بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ معراج

یعنی

نماز

فقہ شافعی کی روشنی میں

مؤلف

مولانا محمد عبدالقادر نوری

باہتمام

امامِ شافعی فاؤنڈیشن ممبئی

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

سلسلۂ اشاعت.......۱۷

کتاب کا نام	:	تحفۂ معراج یعنی نماز
تالیف	:	مولانا محمد عبدالقادر نوری
تقدیم وتصحیح	:	مفتی محمد عصمت بوبیرے شافعی مصباحی
کمپوزنگ وتزئین	:	واجد علی علیمی امام پوری 9224185819
اشاعت اول	:	۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء
صفحات	:	
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
باہتمام	:	امامِ شافعی فاؤنڈیشن ممبئی

کتاب ملنے کے پتے

۱۔دفتر امام شافعی فاؤنڈیشن ۔4/7امیر باغ نمبر ۲، چمبور ممبئی ۔۸۹۔9892204755

۲۔مفتی عصمت بوبیرے، کھاٹی میٹی لین، بوبیرے منزل، کلیان، ضلع تھانہ۔

۳۔نیو سلور بک ایجنسی 14 محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی ۔۳۔

۴۔اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ ۔ممبئی ۔۳، ۵۔ناز بکڈپو، بھنڈی بازار، ممبئی ۔۳

۶۔حیدرآباد

فہرست

عرض ناشر	۴
مقدمہ	۶
نماز کی اہمیت	۱۰
نماز شرطیں	۱۱
وضو	۱۲
قلتین	۱۴
وضو کے فرائض	۱۵
وضو کی سنتیں	۱۷
طریقۂ وضو	۲۰
وضو توڑنے والی چیزیں	۲۴
موجبات غسل	۲۷
تیمم	۳۵
استنجاء کا طریقہ	۴۹
اذان واقامت	۵۷
نماز ملحوظ رکھنے کے لیے چند امور	۸۵
مکروہات نماز	۸۸
نماز کے بعد اذکار ودعا	۸۹
سجدہ سہو	۹۰
سجدۂ تلاوت	۹۴
سنت نمازیں	۱۰۶
باجماعت سنت نمازیں	۱۱۲
عید کی نماز کا طریقہ	۱۱۳
مسافر کی نماز	۱۲۱
جمع	۱۲۸
جمع کی شرائط	۱۲۹
باجماعت نمازیں	۱۳۳
جماعت کے عذرات	۱۳۷
کن کی تقلید کی جاسکتی ہے	۱۳۹
امامت کے لیے زیادہ قابل	۱۴۲
امام سے تاخیر کے عذرات	۱۵۵
امام سے جدا ہونے کے عذرات	۱۵۷
مسبوق	۱۵۸
جمعہ کی نماز	۱۶۰
جمعہ کی شرائط	۱۶۳
خطبہ کی شرائط	۱۶۷
خطبہ کی سنتیں	۱۶۹
جمعہ کی سنتیں	۱۷۰
نماز جنازہ	۱۷۳
نماز جنازہ کا طریقہ	۱۷۴

عرضِ ناشر

اربابِ علم ودانش خصوصاً شوافع حضرات ایک تصنیفی واشاعتی ادارے کی ضرورت کا شدت سے احساس کر رہے تھے کیونکہ مدارس ہوں یا کالج، طلبہ ہوں یا علماء، عوام ہوں یا خواص کتابوں کے بغیر کسی کا علمی کارواں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لیے کتابوں کی اشاعت اور عصری تقاضوں کے تحت نئی کتابوں کی تیاری ایک اہم دینی، علمی قومی ضرورت ہے۔ جس کا احساس ہر ذی شعور اور دردمند کے دل میں ہوتا ہے۔ عصر حاضر کے اس ترقی یافتہ مغربی دور میں تو اسلامک لٹریچر کی اشاعت اور زیادہ ضروری ہے۔

الحمد للہ اس ملی ضرورت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جون ۲۰۰۶ء ۱۴۲۷ھ میں "امام شافعی فاؤنڈیشن" ممبئی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ایک خالص دینی، علمی ادارہ ہے۔ جو بالخصوص شوافع حضرات کے لیے تصنیف واشاعت کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

اب تک فاؤنڈیشن کے طرف سے مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(۱) تفسیر ماہی سورہ بقرہ (۲) تفسیر ماہی سورۂ آلِ عمران (۳) سیرتِ امام شافعی (ہندی اور اردو) (۴) فیض شافعی (مختصر بافضل ہندی) (۵) احکام شافعی (سفینۃ النجا اول دوم) (۶) بیس رکعت تراویح کی صحیح حدیث (۷) باب الخیر (۸) ارکان اسلام (۹) ضمیر انسان (عربی، انگلش) (۱۰) خلاصۂ فقہ شافعی (۱۲) خطبات منبریہ (مع ترجمہ) وغیرہ۔

مندرجہ ذیل کتابیں زیر طبع ہیں:

(۱) تفسیر ماہی سورہ نساء تا مائدہ (۲) انوار شافعی (۳) حج فقہ شافعی کی روشنی میں (۴) جدید مسائل (۵) نکاح (اردو، ہندی) (۶) الحاوی للفتاویٰ (اردو ترجمہ) (۷)

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تقلید واجتہاد (۸) محاسن شریعت وغیرہ۔

آپ کے ہاتھوں میں تحفۂ معراج کتاب ہے جس میں نماز کے متعلق معلومات کو جمع کیا گیا ہے جس کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی آپ حضرات سے گذارش ہے کہ اس کتاب کو گھر گھر پہنچا کر ادارہ کے ساتھ تعاون کریں۔حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب اغلاط سے پاک ہو پھر بھی اہل علم اس میں کہیں کوئی خامی پائیں تو ادارہ کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان خامیوں کی تلافی کی جاسکے ،کسی کتاب کی تحقیق وتصنیف واشاعت کا کام کتنا مشکل اور دشوار ہے اسے وہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں جو اس میدان میں قدم رکھ چکے ہیں۔

’’امام شافعی فاؤنڈیشن‘‘ ممبئی ،وسائل کی کمی کے باوجود مختصر عرصہ میں تصنیفی دنیا میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے جس سے خصوصا شوافع حضرات میں علمی بیداری پیدا ہوئی ہے اور ایک بڑا علمی حلقہ متاثر ہوا ہے۔

طالب دعا

اشفاق احمد ٹھاکر شافعی شریفی

مقدمہ

مفتی محمد عصمت بوبیرے شافعی مصباحی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

نماز اسلام کا اہم رکن ہے۔نماز افضل العبادات ہے۔نماز تحفہ معراج ہے۔نماز مومنین کی معراج ہے۔بلکہ ایمان کے بعد شریعت کا پہلا حکم نماز ہے۔نماز فریضۂ الٰہیہ ہے ،نماز سید عالم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نماز ادائے محبوب رب العالمین کا نام ہے۔نماز مومن کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے،نماز برکتوں کا خزانہ ہے،نماز پریشانیوں کو دور کرنے کا روحانی ذریعہ ہے۔نماز طمانیت قلب کا نسخۂ کیمیا ہے۔نماز برائیوں سے بچا کر نیکیوں سے ہمکنار کرنے کا مضبوط وسیلہ ہے۔نماز ایمان کی جلا اور روح کی غذا ہے۔نماز قبر میں رفیق ہے۔نماز حشر میں مومن کا نور ہے۔غرضیکہ نماز مجموعۂ حسنات وبرکات ہے نماز دینی دنیوی اور اخروی بھلائیوں کا وسیلہ ہے۔جو لوگ نماز کی حقوق کی رعایت کرتے ہوئے اسے ادا کرتے ہیں دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے قریب ہیں۔یہی قربت مومن کو معراج کا شرف عطا کرتی ہے۔’’الصلوٰۃ معراج المومنین‘‘ یہ نماز مومن کے لیے بارگاہ خداوندی کا ایک قیمتی تحفہ ہے جو سید عالم ﷺ کی معراج مقدس کے طفیل مسلمانوں کو عطا کیا گیا ہے۔کاش کہ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

مومن اس عظیم تحفۂ ربانی کی دل وجان سے قدر کرتے اور نماز کی ادائیگی میں پوری پوری کوشش کرتے تو آج بدحالی اور ذلت ورسوائی کا منہ نہ دیکھتے رب العالمین اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے صدقہ وطفیل میں قوم مسلم کو ہدایت کاملہ کی روش پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمارے بہت سے مومن بھائی پابندی سے نماز تو پڑھتے ہیں لیکن نماز کے مسائل سے بالکل واقفیت نہیں رکھتے۔ نماز کے شرائط، فرائض، واجبات، سنن ومستحبات کیا ہیں؟ کن باتوں سے نماز فاسد ہوتی ہے، سجدۂ سہو کرنا کب لازمی ہے، نماز کن باتوں سے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے وغیرہ ضروری اور لازمی احکامات سے یک لخت غافل اور بے خبر ہیں اور اپنے طور سے نماز پڑھتے ہیں۔ کچھ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر جلدی جلدی میں رکوع وسجود وغیرہ کرتے ہیں اور نماز کے ارکان مکمل طور پر ادا نہیں ہوتے لیکن وہ اس کی طرف مطلق توجہ نہیں دیتے اور اپنے گمان میں نماز صحیح ادا ہونے کا خیال کرتے ہیں۔ اس طرح پڑھی جانے والی نماز ناقص، ادھوری اور ناقابل توجہ ہے۔ اس طرح پڑھی جانے والی نماز سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم نماز کو صحیح طریقہ سے پڑھیں اور نماز صحیح طریقہ سے تب ہی پڑھی جائے گی جب نماز کے مسائل سے واقفیت ہوگی۔

لہٰذا ہم نے اس کتاب میں صرف نماز ہی کے مسائل بیان کیے ہیں۔ نماز کے فضائل پر مشتمل کتابیں تو وافر تعداد میں فراہم ہو رہی ہیں لہٰذا ان فضائل کا اعادہ اس کتاب میں ترک کرکے نماز کے ارکان اور اس کے متعلق مسائل بالتفصیل بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے تا کہ ہمارے مومن بھائی نماز کے مسائل کی ضروری اور لازمی واقفیت حاصل کریں اور

اپنی نمازیں صحیح طور پر ادا فرمائیں۔

ایک اہم بات ضرور یاد رکھیں کہ ہر شخص اپنے گمان میں اپنی نماز کو صحیح طور پر ادا کرتا ہے لیکن کیا واقعی اس کی نماز صحیح اور ٹھیک ادا ہوئی ہے؟ اس کا فیصلہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر شخص اپنے طور پر کرلے گا۔

حجۃ الاسلام، ابو حامد حضرت محمد بن محمد بن محمد المعروف امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب مثال پیش فرمائی ہے:

واقعہ: حضرت عطا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کپڑا نہایت ہی اچھا بن کر تیار کیا۔ بڑا خوبصورت اور جاذب النظر کپڑا تیار ہوا۔ آپ اسے لے کر بازار میں فروخت کرنے آئے اور ایک بزاز یعنی کپڑے کے تاجر کو جا کر دکھایا۔ بزاز نے کپڑے کی قیمت بہت ہی کم لگائی اور کہا کہ اس کپڑے میں فلاں فلاں عیب ہیں لہٰذا اس کپڑے کی پوری قیمت نہیں مل سکتی۔ حضرت عطا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کپڑے کو بزار سے واپس لے لیا اور رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ بزاز کو اس پر ندامت ہوئی اور آپ سے معذرت کرنے لگا اور کپڑے کی منہ مانگی قیمت دینے پر رضامند ہوگیا۔ اس پر حضرت عطا سلمی نے فرمایا کہ میں کپڑے کی قیمت کم تعین ہونے پر نہیں روتا بلکہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں کپڑا بننے کا ہنر جانتا ہوں اور اس کپڑے کی مضبوطی، درستی اور خوبصورتی میں بہت کوشش کی یہاں تک کہ میری دانست میں اس میں کوئی عیب نہ تھا لیکن جب یہ کپڑا ایک ماہر کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے کپڑے کے کئی ایسے عیوب کو ظاہر کردیے جن عیوب سے میں بے خبر تھا۔ پھر ہمارے ان اعمال کا کیا ہوگا جب کہ وہ کل قیامت کے دن

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

خداوند تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے۔معلوم نہیں ہمارے ان اعمال میں کتنے عیوب اور نقص ظاہر ہوں گے،جن عیوب سے آج ہم بے خبر ہیں۔(منہاج العابدین، اردو ترجمہ،ازامام غزالی،ص ۲۹۷)

محترم حضرات!مذکورہ واقعہ پر گہری سوچ وفکر فرمائیں کہ جن اعمال کو ہم اپنے گمان میں درست اور صحیح سمجھ رہے ہیں ان میں عیب ونقص کا امکان ہے۔لہٰذا ہم یہ کوشش کریں کہ نماز کے ضروری مسائل کی واقفیت حاصل کریں اور اپنی نمازیں صحیح اور درست ادا کریں۔نماز ہماری اہم ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا ہم پر لازم ہے تا کہ ہمیں برکتوں کے خزائن اور فضائل کے تحائف بھی حاصل ہوں اور ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی حاصل ہو۔

مولانا محمد عبدالقادر نوریؔ صاحب نے کافی جدوجہد سے روزہ مرہ پیش آنے والے بالخصوص نماز کے مسائل کو یکجا کردیا ہے حالانکہ ان کی مادری زبان ملیالم ہے پھر بھی انہوں نے اردو میں اس کتاب کو جمع کر کے شوافع حضرات کے لیے ایک نایاب تحفہ پیش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔نیز قابل مبارک باد ہیں امام شافعی فاؤنڈیشن کے اراکین جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا اللہ تعالیٰ انہیں مزید کام کرنے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اکرم،صاحب معراج ﷺ کے صدقے اور طفیل میں ہر سنی مسلمان کو ایمان کی سلامتی اور درستی کے ساتھ پابندی سے صحیح نماز پڑھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔آمین۔

نماز کی اہمیت

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں دوسرا رکن ہے اور یہ بدنی عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے جو حضور اکرم ﷺ کی معراج کا تحفہ ہے۔سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔اور حق تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتا ہے(کتنی خوش نصیبی کی بات ہے کہ ایک خاکی انسان نہ صرف رحمت للعالمین، محبوب رب العالمین حضور پرنور ﷺ کی اداؤں کی پیروی کرتا ہے بلکہ مالک الملک خالق کائنات سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں زمین پر سر ٹیک کر یہ فخر کرتا ہے کہ اب مجھے کسی اور کے آگے جھکنے کی ضرورت نہیں۔وہ سارے عالم سے اپنے رخ کو موڑ کر رب العالمین کی طرف رجوع ہوجاتا ہے اور یہ اقرار کرتا ہے کہ میری نمازیں، میری قربانیاں اور میری موت وحیات رب العالمین کے لیے ہے۔

نماز کی فرضیت

صلوٰۃ(نماز): عربی میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں اور اصطلاح فقہ میں نماز مخصوص اقوال وافعال کا نام ہے جو نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ سے شروع ہوکر سلام پرختم ہوتی ہے۔

ہر مسلمان عاقل وبالغ مرد وعورت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔

عورتوں کو حالت حیض ونفاس میں نماز فرض نہیں، بلکہ ان ایام میں نماز ان پر حرام ہے۔

نابالغ مگر تمیز رکھنے والے بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز پڑھنے کی مشق

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کروانا چاہئے۔حدیث شریف میں وارد ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا تم اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر سے نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو۔

چنانچہ ماں باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کا پابند بنائیں۔اگر ماں باپ نہ ہوں تو بچوں کے سرپرستوں پر مذکورہ باتیں لازم ہیں۔

بلوغت :لڑکے اور لڑکیوں کی عمر پندرہ سال مکمل ہونے سے یا اس سے پہلے ہی منی نکلنے سے یا (بچیوں کو) حیض کے شروع ہونے سے وہ بالغ ہو جاتے ہیں۔
(عام طور پر سنہ قمری کے حساب سے پندرہ سال مکمل ہونے پر بچے بالغ ہوتے ہیں)
(سنہ قمری ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ کا ایک سال ہوتا ہے)

نماز درست ہونے کے لیے اس کے شرائط و فرائض کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جن کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔ان کے علاوہ نماز کی کچھ سنتیں بھی ہیں جن کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔ذیل میں ہم ہر ایک کو ترتیب سے بیان کرتے ہیں۔

نماز کی شرطیں

شرط اس امر کو کہتے ہیں کہ جو کسی عمل کی درستگی کے لیے لازم ہو۔لیکن اس عمل کے داخلی اجزاء سے نہ ہو۔

نماز کی شرائط پانچ ہیں

۱) حدثِ اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔
۲) نمازی کا بدن لباس اور نماز کی جگہ نجاست سے پاک ہونا۔

۳) ستر عورت (ستر ڈھانکنا)۔
۴) نماز کا وقت داخل ہونا اور اسے جاننا۔
۵) استقبال قبلہ (قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرنا)

وضو

نماز کی شرائط میں پہلی شرط حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہونا ہے۔
حدث اصغر بے وضو کی حالت کو کہتے ہیں۔جس سے پاکی کے لیے وضو کرنا چاہئے۔
اور غسل واجب ہونے کی حالت کو حدث اکبر کہتے ہیں۔جس سے پاکی کے لیے غسل کرنا چاہئے۔نیت کے ساتھ خاص اعضا پر پانی بہانے کا نام وضو ہے۔
وضو کی درستگی کے لیے کچھ شرائط و فرائض ہیں جن کے بغیر وضو صحیح نہیں ہوتا۔

شرائطِ وضو

وضو کی شرائط پانچ ہیں
۱) آب طہور سے وضو کرنا۔
۲) وضو میں دھوئے جانے والے اعضا پر پانی بہنا۔
۳) وضو کے اعضا پر ڈامر، پینٹ جیسے پانی کو روکنے والی چیزیں نہ رہنا۔وضو سے پہلے ہی ان چیزوں کو دور کر کے وضو کرنا چاہیے۔
۴) وضو کے اعضاء پر ایسی چیز نہ رہنا جس پر پانی ڈالنے سے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ بدل جائے جیسے رنگ دوا وغیرہ۔
۵) دائم الحدث کے لیے نماز کا وقت داخل ہونا۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

دائم الحدث: یعنی ایسا شخص جس کو مسلسل پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا پاخانہ کی راہ سے کوئی اور مادہ مسلسل خارج ہونے کی شکایت ہو تو وقت شروع ہونے کے بعد اس کو طہارت سے فارغ ہو کر پاک کپڑا روئی وغیرہ سے لنگوٹ باندھ کر وضو کر لینا چاہئے۔ اس کے بعد کوئی چیز خارج ہوجائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن فوراً نماز ادا کرنا چاہئے۔ ایسے وضو سے فرض نماز صرف ایک ہی ادا کی جاسکتی ہے۔ سنتیں جتنی چاہے ادا کرسکتے ہیں۔

آب طہور: وضو غسل اور نجاست سے پاکی کے لیے آبِ طہور لازم ہے۔
آبِ طہور کے سوا کسی اور پانی سے پاکی حاصل نہیں ہوتی۔

پانی کی تین قسمیں

(۱) آبِ طہور (۲) آبِ طاہر (۳) آبِ متنجس

آبِ طہور: وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسری چیز کو پاک کرسکتا ہو۔ جیسے بارش، چشمہ، کنواں، دریا، تالاب، سمندر کا پانی وغیرہ۔

آبِ طاہر: وہ پانی ہے جو خود تو پاک ہو لیکن دوسری چیز کو پاک نہیں کرسکتا مثلاً ناریل کا پانی، عرق گلاب، میووں کا رس وغیرہ۔ یہ سب خود پاک ہیں لیکن ان سے دوسری چیز پاک نہیں کی جاسکتی۔ وضو غسل جیسے فرض طہارت میں استعمال شدہ پانی آبِ مستعملہ کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ قلتین سے کم ہو اور ایسا پانی دوسری چیز کو پاک نہیں کرسکتا۔ قلتین سے زیادہ پانی استعمال کے باوجود بھی مستعمل نہیں کہلاتا۔ اور دوسری چیز کو پاک بھی کرتا ہے۔

قلتین (دو قلّے)

پانی مقدار کے لحاظ سے دو قسم کا ہے: (۱) آبِ قلیل (۲) آبِ کثیر
قلتین سے کم پانی آبِ قلیل اور اس سے زیادہ پانی آبِ کثیر کہلاتا ہے۔

سوا ہاتھ لمبا چوڑا سوا ہاتھ گہرا حوض یا برتن بھر پانی قلتین کہلاتا ہے۔ ڈھائی ہاتھ گہرا اور ایک ہاتھ چوڑا گول حوض یا برتن بھر پانی بھی دو قلّے ہوتا ہے۔ جو لیٹر کے حساب سے ۱۹۲ لیٹر ہوتا ہے (ساڑھے بائیس انچ کا ہوتا ہے)

آب متنجس: قلتین سے کم پانی میں اگر نجاست گر جائے تو وہ آبِ متنجس کہلاتا ہے۔
ایسے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدلے تو بھی ناقابل استعمال ہے یا دو قلّے سے زائد پانی میں نجاست مل جانے سے پانی کا رنگ بو یا ذائقہ بدل جائے تو وہ پانی متنجس کہلاتا ہے اور اگر نہ بدلے تو وہ پانی استعمال کے قابل ہے۔

پاک چیزوں کی آمیزش کی وجہ سے پانی کا رنگ بو یا مزا ایسا بدل گیا ہو کہ پانی کا لفظ صادق نہ آسکے تو اسے آبِ متغیر کہتے ہیں یہ پانی تو خود تو پاک ہے مگر دوسری چیز کو پاک نہیں کرسکتا لیکن پانی میں ایسی چیز گر کر گھل جائے جس کے گرنے سے پانی کی حفاظت ممکن نہیں تو ایسی چیز کے گھل جانے سے کوئی ضرر نہیں۔ اسی لیے درخت سے پتے گر جائیں اور پانی میں گھل جائیں تو وہ پانی استعمال کے قابل ہے۔ پانی مدت تک رکے رہنے سے یا کائی جم جانے یا گھل جانے سے پانی متغیر ہوجائے تو وہ پانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بعض زمین کی خاصیت کی وجہ سے پانی کے اوصاف بدل جائے تو بھی کوئی ضرر نہیں۔ نمکین زمین کے پانی میں نمکین ذائقہ اور لال مٹی کی زمین

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

میں مٹی کی لالی یا ذائقہ بدل جائے تو کوئی ضرر نہیں۔ ان چیزوں کو روکا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح نہ گھلنے والی چیزیں پانی میں پڑے رہنے سے پانی متغیر ہو جائے جیسے ببول کی لکڑی سے پانی لال ہو جائے یا صندل کی لکڑی سے خوشبودار ہو جائے تو کوئی ضرر نہیں۔

وضو کے فرائض چھ ہیں

(۱) چہرہ دھوتے وقت نیت (۲) چہرہ دھونا (۳) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۴) سر کا مسح کرنا (۵) دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔

۱﴿ **نیت**: دل سے ارادہ کرنے کا نام نیت ہے، نیت کے بغیر چہرہ دھوئیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ چہرہ دھوتے وقت نیت کرنا واجب ہے اگر نیت پہلے کی جائے اور پھر چہرہ دھویا جائے تو وضو نہیں ہوگا کیونکہ فعل اور نیت دونوں کا ایک ساتھ واقع ہونا واجب ہے۔

نیت کے الفاظ: نَوَيْتُ رَفْعَ الْحَدَثِ میں نے ناپاکی دور کرنے کی نیت کی۔ یا نَوَيْتُ الْوُضُوْءَ نیت کی میں نے وضو کی یا نَوَيْتُ اَدَاءَ فَرْضِ الْوُضُوْءِ نیت کی میں نے فرض وضو کی اس طرح کی کوئی بھی نیت درست ہے۔ لیکن مسلسل پیشاب وغیرہ خارج ہونے والا دائم الحدیث کے لیے نَوَيْتُ الْوُضُوْءَ لاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ نیت کی میں نے وضو کی فرض مباح ہونے کے لیے اس طرح کی نیت لازم ہے۔ رفع حدث کی نیت کافی نہیں۔

دل سے نیت فرض ہے زبان سے کہنا فرض نہیں زبان سے کہنا سنت ہے عربی میں کہنے کی بھی ضرورت نہیں مادری زبان میں نیت کافی ہے۔

۲﴿ **چہرہ دھونا**: پیشانی کے اوپری حصہ سے ٹھوڑی کے نچلے حصہ تک

لمبائی میں اور ایک کان کے لو سے دوسرے کان کی لو تک چوڑائی میں جو حصہ ہے چہرہ کہلاتا ہے۔ چہرے کے ظاہری حصوں کو دھونا فرض ہے اندرونی حصے دھونا فرض نہیں۔ اسی لیے آنکھوں کے اندر منہ اور ناک کے اندر دھونا فرض نہیں۔

چہرے کے تمام جلد اور بال میں پانی پہنچانا لازم ہے تمام بالوں کے اندر اور باہر پانی پہنچانا چاہئے۔ البتہ گھنی واڑھی کے اندر دھونا فرض نہیں۔ بیرونی حصہ دھونا کافی ہے۔ گھنی داڑھی کے اندر خلال کرنا سنت ہے۔

۳﴿ **دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا**: ہاتھوں کے تمام جلد اور ناخن اور بال دھونا فرض ہے۔ ناخنوں کے اندر میل ہو تو صاف کر کے پانی پہنچانا لازم ہے۔ کہنیوں سمیت دھلنے کے یقین کے لیے تھوڑا سا بڑھا کر دھونا بھی لازم ہے۔

۴﴿ **سر کا مسح کرنا**: سر میں کسی بھی جگہ کے بال یا جلد کے تھوڑے سے حصہ پر مسح کرنے سے فرض مسح ہو جائے گا البتہ صرف سر کے باہر لٹکے ہوئے بالوں پر مسح کرنے سے مسح نہیں ہوگا جیسے چوٹی وغیرہ۔

۵﴿ **دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا**: دونوں پیروں کے جلد بال اور نکلے ہوئے ناخنوں کے اندر باہر سب دھونا فرض ہے۔ پیر کے تلووں میں اگر کوئی تراش خراش یا شگاف ہوں تو اس کے اندر بھی پانی پہنچانا لازمی ہے۔

۶﴿ **ترتیب**: مذکورہ فرائض یکے بعد دیگرے تسلسل سے ادا کرنا یعنی پہلے نیت کے ساتھ چہرہ دھونا اس کے بعد ہاتھ دھونا اس کے بعد سر کا مسح کرنا اس کے بعد پیر دھونا۔ اس کے برخلاف اگر کسی نے پہلے پیر دھویا اس کے بعد چہرہ دھونا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تو وضو نہیں ہو گا۔

اگر کوئی شخص نیت کے ساتھ پانی میں غوطہ لگایا جس سے تمام بدن بہ یک وقت پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے اس کا وضو ہو جائے گا لیکن یہ ضروری ہے کہ نیت کا اقتران (نزدیک ہونا) چہرے کے گیلا ہونے کے ساتھ ہو۔

وضو کی سنتیں

(۱) قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا (۲) وضو کے درمیان گفتگو نہ کرنا (۳) وضو کے شروع میں ہاتھ دھوتے وقت وضو کی سنت ادا کرنے کی نیت کرنا "نَوَیْتُ سُنَنُ الْوُضُوءِ" نیت کی میں وضو کی سنت ادا کرنے کی (۴) وضو کے شروع میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اشھد ان لاالہ الاالله وحدہ لاشریك له و اشھد ان محمدا عبدہ و رسوله الحمد لله الذی جعل الماء طھورا پڑھنا۔ (۵) دونوں ہاتھ گٹوں سمیت ایک ساتھ دھونا (۶) مسواک کرنا، مسواک کرنے کا مقصد دانت اور زبان صاف کرنا ہے۔ ہر کھردری چیز سے مسواک کیا جاسکتا ہے۔ صرف انگلیوں سے مسواک کریں تو مسواک کی سنت حاصل نہیں ہوگی۔ اراک (پیلو کے درخت) کی ٹہنی سے زیادہ بہتر ہے۔ پھر کھجور، زیتون پھر کسی خوشبودار درخت کی اس کے بعد دوسرے درختوں کی لکڑی مسواک کا محل وضو میں ہاتھ دھونے سے پہلے ہے۔ مسواک کرنے میں نیت سنت ہے نیت کے بغیر مسواک کی جائے تو سنت کی تکمیل نہیں ہوگی اور نہ ہی ثواب حاصل ہوگا۔

مسواک وضو کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی مسنون ہے۔ (۱) نماز میں

داخل ہوتے وقت (ب) قرآن، حدیث دینی علوم کی کتاب کی تلاوت کرنے سے پہلے (ج) بدبودار چیز کھانے سے یا اور کوئی چیز چبانے سے یا نیند سے منہ میں پیدا شدہ بدبو دور کرنے کے لئے (د) سونے سے پہلے (ھ) نیند سے بیدار ہونے کے بعد (و) مسجد یا گھر میں داخل ہونے سے پہلے (ز) جس پر موت کی سکرات طاری ہو جائے اس کو مسواک کرانا ان تمام موقعوں پر مسواک سنت ہے۔ البتہ روزہ دار کے لیے زوال کے بعد سے غروب تک مسواک کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(۷) کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چلو پانی سے منہ میں اور ناک میں پانی لینا، کلی کرنا اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک کے اندر صاف کرنا اس طرح تین بار کرنا۔

(۸) چہرہ دھوتے وقت آنکھوں کے دونوں گوشوں کا میل دور کر کے خاص طور پر دھونا ہاتھ اور پیر کی جھریوں کو بھی توجہ سے دھونا۔

(۹) گھنی داڑھی اور ہاتھ پیر کی انگلیوں میں خلال کرنا۔

(۱۰) چہرہ، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ، اور ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھوتے وقت کچھ بڑھا کر دھونا۔

(۱۱) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ، اور پیر دھوتے وقت بائیں سے پہلے دائیں عضو کو دھونا، لیکن دونوں پنجے اور کان ایک ساتھ دھونا چاہئے۔

(۱۲) ہر عضو رگڑ کے دھونا۔

(۱۳) پورے سر کا مسح کرنا۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

(۱۴) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ کانوں کے اندر اور باہر ایک ساتھ مسح کرنا۔

(۱۵) وضو کا ہر فعل تین تین بار کرنا۔

(۱۶) موالات یعنی پے در پے دھونا وضو کے درمیان دیر کئے بغیر ایک کے بعد دوسرا عضو دھونا۔

(۱۷) ہر عضو دھوتے وقت اشھد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله پڑھنا۔

(۱۸) وضو کے اعضا پونچھنے سے پرہیز کرنا۔

(۱۹) وضو کے بعد دونوں ہاتھ اور آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے وضو کے بعد دعا پڑھنا۔ اگر نماز کا وقت قضا ہونے کے قریب ہے تو صرف فرائض وضو پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اسی طرح پانی اگر کم ہو تو بھی فرائض پر اکتفا کرتے ہوئے سنتوں کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

وضو کے بعد کی دعا: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبدهٗ و رسوله۔ اللهم اجعلنى من التوّابين واجعلنى من المتطهرين واجعلنى من عبادك الصالحين سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك و صلى الله على سيدنا محمد و علىٰ اٰله و صحبه وسلم۔

طریقۂ وضو

وضو کرنے والا اگر قلتین سے زائد پانی والا حوض باؤلی دریا، یا سمندر سے وضو کر رہا ہو تو اس میں ہاتھ ڈال کر وضو کر سکتا ہے۔ لیکن قلتین سے کم پانی سے وضو کرنے والا کسی مگ یا چھوٹے برتن سے پانی لے کر وضو کرنا چاہیے تاکہ وضو کا مستعملہ (استعمال شدہ) پانی برتن میں نہ گر جائے۔

قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں اور وضو کی سنتیں ادا کرنے کی نیت کر لیں اور: اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله الحمد لله الذى جعل الماء طهورا پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ ایک ساتھ پہنچوں تک دھوئیں اور کسی کھردری چیز سے یا اراک یا پیلو سے دانت اور زبان پر مسواک کریں افضل ہے کہ ہاتھ دھونے سے قبل مسواک کی نیت کے ساتھ مسواک کریں پھر وضو کی سنتوں کی نیت کرتے ہوئے وضو شروع کریں۔ اس کے بعد منہ اور ناک صاف کریں ایک چلو پانی سے منہ میں اور ناک میں پانی ڈالیں اور کلی کریں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں اس طرح تین بار کرنے کے بعد وضو کا فرض ادا کر رہا ہوں کہ نیت کے ساتھ چہرے پر پانی ڈالیں اور چہرے کے تمام جلد اور بالوں میں پانی پہنچائیں داڑھی میں خلال کریں سر کی طرف گردن کی طرف کانوں کی طرف کچھ بڑھا کر دھوئیں اس طرح تین مرتبہ دھونے کے بعد دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت بلکہ کچھ بڑھا کر تین بار دھوئیں اس کے بعد بایاں ہاتھ بھی اسی طرح دھوئیں۔

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

اس کے بعد پورے سر کا تین بار مسح کریں۔گردن کا مسح کریں اس کے بعد تین بار کان کا مسح کریں۔کان کے مسح کے لیے الگ پانی لینا چاہئے۔سارے سر کا مسح کرنے کے لیے دونوں انگوٹھے کنپٹیوں پر رکھیں اور دونوں کلمے کی انگلیوں کی سرے ملا کر سر کے آگے سے گدّی تک لے جائیں اگر سر پر بال ہوں تو انگلیاں پیشانی تک واپس لے آئیں۔کان کا مسح کرنے کے لیے کلمے کی انگلیاں کان کی سراخوں میں رکھیں اور شکنوں میں پھیردیں۔انگوٹھے باہری حصے پر پھیرے۔بعد میں گیلی ہتھیلیاں کانوں پر رکھی جائیں۔اس کے بعد دایاں پیر ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں بلکہ کچھ پنڈلی تک بڑھا کر دھوئیں اس کے بعد بایاں پیر بھی اسی طرح دھوئیں۔ایڑیاں اور پیر کی جھریوں کو خاص توجہ سے دھوئیں انگلیوں کا خلال کریں ہر عضو دھوتے وقت کلمۂ شہادت پڑھتا رہے۔وضو کے بعد مذکورہ دعا پڑھ لیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

وضو ٹوٹنے کی وجوہات چار ہیں

۱﴾ پیشاب پاخانہ کی راہوں سے کسی چیز کا نکلنا پیشاب، پاخانہ، ریح، ودی، مذی، خون، کیڑا وغیرہ کوئی بھی چیز نکل جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یہ تمام چیزیں زندہ انسان کے لیے ہے۔میت کے اندر سے یہ چیزیں خارج ہونے سے ان کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔اگر کسی کو پیدائشی طور پر شرمگاہ کا راستہ بند ہو اور نیا سوراخ بنایا جائے اور اس میں سے کوئی چیز خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔اس کی حیثیت اصلی شرمگاہ کی طرح ہوگی اور اگر یہ سوراخ ناف سے اوپر تب بھی یہی حکم ہے۔

اگر اصلی شرمگاہ کا راستہ عارضی طور پر بند ہے اور نیا عارضی سوراخ معدہ کے اوپر ہو اور اس میں سے کوئی چیز خارج ہو جائے وضو نہیں ٹوٹے گا۔لیکن اگر معدہ کے نیچے سوراخ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

اگر اصلی شرم گاہ کا راستہ اور عارضی راستہ دونوں کھلے ہیں اور عارضی راستہ سے کوئی چیز خارج ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔اب یہ راستہ ناف کے نیچے ہو یا اوپر اس سے فرق نہیں پڑتا۔

اصلی شرمگاہ کے متعلق جو احکام ہیں جیسے مس وغیرہ وہ اس عارضی راستہ کی طرف عائد نہ ہوں گے بشرطیکہ اصلی شرمگاہ پیدائشی بند نہ ہو۔

۲﴾ عقل کا زائل ہونا: جنون، بے ہوشی، نشہ آور چیزوں کا استعمال سے یا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

نیند سے عقل کی تمیز زائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، چوتڑ زمین پر ٹکی ہو اور بنا کسی سہارے کے اونگھ سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

۳﴾ غیر محرم بڑے مرد و عورت کی جلد آپس میں مس ہونا۔ اس سے دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ جلد آپس میں مس نہ ہوتے ہوئے کپڑے کے اوپر یا بال یا ناخن یا دانت یا ایک کے جلد سے مس ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ دونوں اگر چھوٹے ہوں یا ایک چھوٹا ہو تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا بڑے سے مراد ایسے مرد یا عورت جن کو دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے بڑوں میں شمار ہوتا ہے۔ اگر چہ مرد یا عورت نہایت ہی ضعیف ہوں وہ عورتیں جن سے شادی جائز ہو غیر محرم کہلاتے ہیں۔ بیوی سے مس ہونے سے شوہر کا وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ بیوی غیر محرم ہے۔ محرم عورتیں جن کے جلد مس ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

۱) ماں: حقیقی ماں، رضاعی ماں (جس نے دودھ پلایا ہو)، سوتیلی ماں (باپ کی دوسری بیوی)۔

۲) دادی (والد کی ماں: حقیقی، رضاعی، سوتیلی اخیر سلسلہ تک)۔

۳) نانی (والدہ کی ماں: حقیقی، رضاعی، سوتیلی اخیر سلسلہ تک)۔

۴) بیٹی: (حقیقی بیٹی، مدخولہ بیوی کی بیٹی، رضاعی بیٹی)۔

۵) پوتی (بیٹے کی بیٹی: اخیر سلسلہ تک)۔

۶) بہن: حقیقی، علاتی (صرف باپ کی رشتہ سے)، اخیافی (صرف ماں کے رشتہ سے)، رضاعی (دودھ کے رشتہ کی بہن)۔

۷) پھوپھی (باپ کی بہن): باپ کی پھوپھی، ماں کی پھوپھی (حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی)

۸) خالہ (ماں کی بہن): باپ کی خالہ، ماں کی خالہ (حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی)

۹) بھتیجی (بھائی کی بیٹی) اور بھائی کی اولاد کی اولاد اخیر سلسلہ تک (حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی)

۱۰) بھانجی (بہن کی بیٹی) اور بہن کی اولاد کی اولاد (حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی)

۱۱) ساس (بیوی کی ماں): بیوی کی نانی، بیوی کی دادی۔

۱۲) بہو (بیٹے کی بیوی): پوتوں، نواسوں کی بیویاں ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا تمام عورتوں کے جلد مس ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ان تمام سے نکاح بھی حرام ہے۔

عورت کے لیے اسی کا ضد سمجھ لینا چاہئے:

(۱) بھائی (۲) دادا (۳) نانا (۴) بیٹا (۵) پوتا (۶) نواسہ (۷) بھائی (۸) چچا (باپ کے بھائی چھوٹے یا بڑے) (۹) ماموں (۱۰) بھتیجہ (۱۱) بھانجہ (۱۲) خسر (۱۳) داماد۔

نوٹ: چچیری، پھپھیری، ممیری، خلیری بہنیں غیر محرم ہیں۔ ان کے مس ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

۴﴾ ہتھیلی سے انسان کی شرم گاہ کو چھونا۔ عورت یا مرد کے اگلی یا پچھلی شرم گاہ کو ہاتھ کے اندرونی حصہ سے چھونے سے وضو ٹوٹ جائے گا اپنی یا دوسروں کی بچوں

کی یا بڑوں کی یا میت کی شرم گاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاتھ کا اندرونی حصہ معلوم کرنے کے لیے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں ایک دوسرے پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں بھی مل جائیں۔ اب انگلیوں اور ہتھیلیوں کا وہ حصہ جو آپس میں ملتا ہے اگر شرمگاہ کو لگ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یعنی ہاتھ کا بیرونی حصہ، انگلیوں کے سرے، اور بدن کا کوئی اور حصہ لگ جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ وضو صرف چھونے والے کا ٹوٹے گا جس کو چھوا جائے اس کا وضو باقی رہے گا۔

محرکات حدثِ اصغر

بے وضو حالت میں حرام ہونے والے امور

(۱) نماز (۲) سجدہ (۳) طواف (۴) خطبہ (۵) قرآن شریف کو چھونا یا اٹھانا۔

۱ **نماز**: وضو یا غسل کی ناپاکی کے ساتھ نماز پڑھنا حرام ہے۔ اور وہ نماز درست نہیں ہوگی۔ فرض نماز یا سنت نماز یا جنازہ کی نماز ناپاک حالت میں درست نہیں۔

۲ **سجدہ**: سجدہ تلاوت ہو یا سجدہ شکر ناپاک حالت میں حرام ہے۔

سجدۂ تلاوت: قرآن میں بعض آیتیں سجدے کی ہیں جو جملہ ۱۴ ہیں جن کے پڑھنے کے بعد سجدہ کرنا چاہئے۔

سجدۂ شکر: کوئی خاص نعمت حاصل ہونے کے بعد شکر کے طور پر کیا جانے والا سجدہ شکر کا سجدہ کہلاتا ہے۔ قرآن پاک میں ۲۳ ویں پارے میں سورہ ص کی ایک آیت پر سجدۂ شکر کیا جاتا ہے جو خارج نماز ہے۔

دونوں سجدوں کے لیے نیت تکبیر تحریمہ، سلام اور سجدے کے شرائط لازم ہیں۔

۳ **طواف**: کعبہ شریف کے طواف کے لیے پاکی ضروری ہے۔ فرض طواف اور مسنون طواف دونوں کے لیے پاکی لازم ہے۔

٤ **خطبہ**: خطیب کے لیے لازم ہے کہ وہ بوقت خطبہ باوضو ہو۔

۵ **قرآن شریف کو چھونا یا اٹھانا**: ناپاک حالت میں قرآن شریف کو چھونا اور قرآن شریف کو اٹھانا حرام ہے۔ قرآن شریف کے سیکھنے اور پڑھنے کے مقصد سے لکھی ہوئی تختی یا کاغذ وغیرہ کا چھونا اور اٹھانا بھی حرام ہے۔ البتہ قرآن سیکھنے کے لیے تمیز رکھنے والے نابالغ بچے چھو سکتے ہیں۔ اور تعلیم کی ضرورتوں کے لیے اٹھا سکتا ہیں۔ مدرسہ لیجایا اور لایا جاسکتا ہے۔ سیکھنے کے علاوہ دوسری ضرورتوں کے لیے بے وضو بچوں سے قرآن شریف اٹھوانا نہیں چاہئے۔

قرآن شریف رکھنے کے لیے بنائے ہوئے صندوق، جزدان وغیرہ کو بھی (قرآن شریف اس میں ہوتے ہوئے) چھونا اور اٹھانا حرام ہے البتہ دوسرے سامانوں کے ساتھ بے وضو اٹھا سکتے ہیں تفسیر یا ترجمہ والے قرآن میں اگر قرآن کے علاوہ حروف یا دوسری زبان کے حروف قرآن شریف کے حروف سے زیادہ ہوں تو اسے بے وضو اٹھانے کی اجازت ہے درہم، دینار کپڑے وغیرہ پر قرآن کا کچھ نقش کیا گیا ہو اسے اٹھانا جائز ہے۔ قرآن شریف کا احترام مسلمان پر فرض ہے۔

اگر زمین پر یا بے حرمت مقام پر قرآن شریف یا کوئی آیت نظر آئے تو فوراً اٹھانا اور اسے حفاظت سے رکھنا مسلمان کا فریضہ ہے۔ بے وضو حالت میں بھی یہ لازم

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

میں خارج ہونے والا خون خونِ حیض کہلاتا ہے۔ تقریباً نو سال کی عمر سے بچیوں کو خون حیض شروع ہوسکتا ہے۔

خون حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ورات یعنی چوبیس گھنٹے ہیں۔ مسلسل چوبیس گھنٹے خون جاری رہنا ضروری نہیں لیکن پندرہ دن کے اندر جملہ خون کے اوقات چوبیس گھنٹوں سے کم نہ رہنا کافی ہے۔ اگر کم ہوجائے تو وہ حیض نہیں کہلائے گا۔

اور خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے پندرہ دن سے زیادہ اگر خون حیض ہوجائے تو زائد دن حیض نہیں کہلائے گا۔ جو کوئی بیماری ہوگی۔ جس کا علاج کرانا چاہئے۔ اور عموماً عورتوں کو حیض چھ یا سات دن آتا ہے۔

ایک بار حیض رکنے کے بعد دوبارہ حیض شروع ہونے کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا وقفہ ہونا چاہئے۔ درمیانی مدت پندرہ دن مکمل ہونے سے پہلے ہی خون نظر آئے تو وہ حیض نہیں کہلائیگا۔ خون حیض مکمل رکتے ہی غسل کرنا فرض ہے۔ اور مدت ختم ہونے کے باوجود خون نظر آئے تو، مدت ختم ہوتے ہی غسل فرض ہوگا۔ اور نماز وغیرہ فرض ہوگی۔

۵ ﴿ انقطاع نفاس (خون نفاس کا رکنا): ولادت کی وجہ سے رحم خالی ہونے کے بعد نکلنے والا خون نفاس کہلاتا ہے۔ رحم میں بچہ کی نشونما کامل ہونے کے بعد یا نشونما مکمل ہونے سے پہلے ہی زچگی ہوجائے ہر دو حالت میں زچگی کے بعد خارج ہونے والا خون نفاس کہلاتا ہے یعنی گوشت یا خون کا لوتھڑا نکلنے کے بعد خارج ہونے والا خون بھی نفاس کہلاتا ہے۔

خون نفاس کی کم سے کم مدت ایک لحظہ ہے۔ اور عام طور پر اس خون کی مدت

چالیس دن ہوتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ خون نفاس کی مدت ساٹھ دن ہوتی ہے۔ اگر ساٹھ دن سے زیادہ خون نظر آئے تو وہ نفاس نہیں ہوگا۔ خون نفاس مکمل رکتے ہی غسل فرض ہوتا ہے۔ اور مدت ختم ہونے کے بعد بھی خون نظر آئے تو مدت کے اختتام پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔ اور نماز وغیرہ فرض ہوجاتی ہے۔

۶ ﴿ موت: موت سے غسل فرض ہوتا ہے۔ یعنی ایک مسلمان کی موت واقع ہوجائے تو اسے غسل دینا فرض ہے۔ لیکن جہاد میں شہید ہونے والے پر غسل فرض نہیں۔ ان کو غسل نہیں دینا چاہئے۔

حدث اکبر سے حرام ہونے والے امور

حدث اصغر سے حرام ہونے والے پانچ امور حدث اکبر سے بھی حرام ہے۔ یعنی نماز، سجدہ، طواف، خطبہ، مس قرآن شریف وحمل قرآن شریف۔ ان کے علاوہ حدث اکبر میں مساجد میں ٹھہرنا، اور قرآن شریف کا پڑھنا بھی حرام ہے۔ اور حیض و نفاس کی حالت میں، عورت سے ناف اور گھٹنوں کے درمیان استمتاع (نفع لینا) حرام ہے خون رکنے کے بعد غسل کے بعد ہی جماع استمتاع جائز ہوگا اور اسی طرح روزہ سے رہنا اور طلاق دینا بھی حرام ہے۔

مسجد میں ٹھہرنا: غسل واجب ہونے کے بعد غسل سے پہلے مسجد میں تھوڑی دیر بھی رکنا حرام ہے۔ مسجد میں ٹہلنا بھی حرام ہے۔ لیکن مسجد کے اندر سے گزرنا حرام نہیں۔ اگر مسجد سے گزرنے سے مسجد میں کوئی گندگی واقع ہونے کا امکان ہے تو گزرنا بھی حرام ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت: غسل واجب ہونے کے بعد غسل سے پہلے قرآن کی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

میں خارج ہونے والا خون خونِ حیض کہلاتا ہے۔تقریباً نو سال کی عمر سے بچیوں کو خون حیض شروع ہوسکتا ہے۔

خونِ حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ورات یعنی چوبیس گھنٹے ہیں۔ مسلسل چوبیس گھنٹے خون جاری رہنا ضروری نہیں لیکن پندرہ دن کے اندر جملہ خون کے اوقات چوبیس گھنٹوں سے کم نہ رہنا کافی ہے۔اگر کم ہوجائے تو وہ حیض نہیں کہلائے گا۔

اور خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے پندرہ دن سے زیادہ اگر خون حیض ہوجائے تو زائد دن حیض نہیں کہلائے گا۔ جوکوئی بیماری ہوگی۔جس کا علاج کرانا چاہئے۔اور عموماً عورتوں کو حیض چھ یا سات دن آتا ہے۔

ایک بار حیض رکنے کے بعد دوبارہ حیض شروع ہونے کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا وقفہ ہونا چاہئے۔درمیانی مدت پندرہ دن مکمل ہونے سے پہلے ہی خون نظر آئے تو وہ حیض نہیں کہلائیگا۔خون حیض مکمل رکتے ہی غسل کرنا فرض ہے۔اور مدت ختم ہونے کے باوجود خون نظر آئے تو، مدت ختم ہوتے ہی غسل فرض ہوگا۔اور نماز وغیرہ فرض ہوگی۔

۵ انقطاع نفاس (خون نفاس کا رکنا): ولادت کی وجہ سے رحم خالی ہونے کے بعد نکلنے والا خون نفاس کہلاتا ہے۔رحم میں بچہ کی نشونما کامل ہونے کے بعد یا نشونما مکمل ہونے سے پہلے ہی زچگی ہوجائے ہر دو حالت میں زچگی کے بعد خارج ہونے والا خون نفاس کہلاتا ہے یعنی گوشت یا خون کا لوتھڑا نکلنے کے بعد خارج ہونے والا خون بھی نفاس کہلاتا ہے۔

خون نفاس کی کم سے کم مدت ایک لحظہ ہے۔اور عام طور پر اس خون کی مدت

چالیس دن ہوتی ہے۔اور زیادہ سے زیادہ خون نفاس کی مدت ساٹھ دن ہوتی ہے۔ اگر ساٹھ دن سے زیادہ خون نظر آئے تو وہ نفاس نہیں ہوگا۔خون نفاس مکمل رکتے ہی غسل فرض ہوتا ہے۔اور مدت ختم ہونے کے بعد بھی خون نظر آئے تو مدت کے اختتام پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔اور نماز وغیرہ فرض ہوجاتی ہے۔

۶ موت: موت سے غسل فرض ہوتا ہے۔یعنی ایک مسلمان کی موت واقع ہوجائے تو اسے غسل دینا فرض ہے۔لیکن جہاد میں شہید ہونے والے پر غسل فرض نہیں۔ان کو غسل نہیں دینا چاہئے۔

حدث اکبر سے حرام ہونے والے امور

حدث اصغر سے حرام ہونے والے پانچ امور حدث اکبر سے بھی حرام ہے۔ یعنی نماز، سجدہ، طواف، خطبہ، مس قرآن شریف وحمل قرآن شریف۔ان کے علاوہ حدث اکبر میں مساجد میں ٹھہرنا، اور قرآن شریف کا پڑھنا بھی حرام ہے۔اور حیض و نفاس کی حالت میں، عورت سے ناف اور گھٹنوں کے درمیان استمتاع (نفع لینا) حرام ہے خون رکنے کے بعد غسل کے بعد ہی جماع استمتاع جائز ہوگا اور اسی طرح روزہ سے رہنا اور طلاق دینا بھی حرام ہے۔

مسجد میں ٹھہرنا: غسل واجب ہونے کے بعد غسل سے پہلے مسجد میں تھوڑی دیر بھی رکنا حرام ہے۔مسجد میں ٹہلنا بھی حرام ہے۔لیکن مسجد کے اندر سے گزرنا حرام نہیں۔اگر مسجد سے گزرنے سے مسجد میں کوئی گندگی واقع ہونے کا امکان ہے تو گزرنا بھی حرام ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت: غسل واجب ہونے کے بعد غسل سے پہلے قرآن کی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تلاوت کرنا حرام ہے۔لیکن کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سواری پر چڑھتے وقت سبحان الذی سخرلنا هذا وما كنّا له مقرنين پڑھنا مصیبت کےوقت انا للّٰہ و انا اليه راجعون پڑھنا اس طرح کی قرآنی آیات پڑھنا حرام نہیں۔لیکن قرآن کی تلاوت کا قصد نہ رہے اسی طرح ذکر دعا وغیرہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

روزہ: حیض ونفاس والی عورت کے لیے روزہ رہنا بھی حرام ہے۔اور اگر وہ روزہ رہی تو روزہ درست نہیں ہوگا۔ان ایام میں چھوٹے ہوئے روزے بعد میں قضا کرنا چاہیے۔

طلاق دینا: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو طلاق حرام ہے۔اگر طلاق دیں تو طلاق ہو جائے گا لیکن حرام کا مرتکب ہوگا۔

غسل واجب ہونے کے بعد غسل سے پہلے روزہ رہ سکتے ہیں۔اور حیض و نفاس رکنے کے بعد غسل سے پہلے بھی روزہ رہ سکتے ہیں۔اور طلاق بھی جائز ہے ان دو کے علاوہ مابقیہ امور غسل سے پہلے جائز نہیں۔

حیض ونفاس کی حالت میں چھوٹی ہوئی نمازیں قضا کرنے کی ضرورت نہیں لیکن نماز کے آخری وقت میں خون رک جائے اور تھوڑی دیر بھی اگر رہ جائے تو وہ نماز قضا پڑھنی چاہیے۔اگر عصر کے (آخری) وقت خون رک جائے تو ظہر عصر دونوں قضا پڑھنا چاہیے اور عشا کے (آخری) وقت خون رک جائے تو عشا اور مغرب دونوں قضا پڑھنا چاہیے۔اس کے برخلاف فجر یا ظہر یا مغرب کے وقت میں پاک ہوجائے تو صرف وہی نمازیں قضا پڑھنا کافی ہے۔خون کسی نماز کے وقت میں شروع ہوجائے لیکن نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس نماز کی قضا ضروری ہے۔

غسل کے شرائط

وضو کے شرائط ہی غسل کے بھی شرائط ہیں جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے (۱) آب طہور سے غسل کرنا (۲) اعضائے غسل پر پانی بہانا (۳) اعضائے غسل پر پانی کو روکنے والی چیز نہ رہنا (۴) اعضائے غسل پر پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ بدلنے والی چیزیں نہ رہنا (۵) دائم الحدث کے لیے وقت داخل ہونا۔

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض دو ہیں: (۱) نیت (۲) تمام جسم پر پانی بہانا۔

۱﴾ نیت: دل سے غسل کا ارادہ کرنے کا نام نیت ہے۔نویت رفع الحدث الاکبر (نیت کی میں نے حدث اکبر رفع کرنے کی) یا نویت فرض الغسل (نیت کی میں نے فرض غسل کی)۔ نویت الغسل لاستباحة الصلوٰة المفروضه نیت کی میں نے غسل کی فرض نماز کو مباح بنانے کے لیے اس طرح کی نیت جسم کا ابتدائی حصہ دھوتے وقت کرنا لازم ہے۔

۲﴾ تمام جسم پر پانی بہانا: جسم کے بیرونی حصہ کے تمام جلد اور بال دھونا لازم ہے کان کا اندرونی حصہ جو نظر آتا ہے اس کا دھونا لازم ہے جن کی ختنہ نہیں ہوئی ہو، اور ختنہ نہ کرنے والے کے حشفہ کی چمڑی کا اندرونی حصہ اور عورت کے فرج کا وہ حصہ جو قضائے حاجت کو بیٹھنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے دھونا فرض ہے اور ان تمام حصوں میں پانی بہانا لازم ہے۔

جسم کے تمام بالوں کے اندر اور باہر دھونا لازم ہے۔ گوندے ہوئے بالوں کے اندر پانی نہ پہنچے تو بال کھول کر اندر پانی پہنچانا لازم ہے۔ گھنی داڑھی کے اندر بھی پانی پہنچانا لازم ہے۔ اگر بدن پر نجاست لگی ہو تو پانی بہانے میں اس نجاست کا دور کرنا بھی فرض ہے۔

غسل کی سنتیں

(۱) غسل سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کرنا (۴) وضو کرنا (۵) جسم سے رینٹ جیسی گندگی غسل سے پہلے صاف کرنا (۶) پیٹ کی جھریاں، کان، ناف، بغل جیسے حصے خاص توجہ سے دھونا (۷) پہلے سر پر پانی ڈالنا اس کے بعد دائیں جانب اور اس کے بعد بائیں جانب پانی ڈالنا (۸) تین تین بار اس طرح پانی ڈالنا۔ (پانی میں غوطہ لگانے والا تین مرتبہ غوطہ لگائے) (۹) گفتگو ترک کرنا (۱۰) موالات پے درپے سارا جسم دھونا کچھ حصہ دھو لئے پھر کچھ دوسرے کاموں کے بعد کچھ حصہ دھو لئے تب بھی غسل ہوگا لیکن موالات کی سنت نہیں ملے گی (۱۱) قبلہ رخ ہونا (۱۲) غسل کے بعد وضو کے بعد کی دعا پڑھنا۔

غسل کا طریقہ

غسل سے پہلے طہارت سے فارغ ہو جائیں اور جسم پر لگی ہوئی نجاست رینٹ جیسی گندگی صاف کریں اس کے بعد وضو کریں اس کے بعد نیت کے ساتھ سر پر پانی ڈالیں اس کے بعد دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پانی ڈال کر رگڑ کر سارا جسم

دھوئیں۔ جسم کے تمام جلد میں اور بالوں کے اندر و باہر پانی پہنچائیں بغل ناف، کان، دبر وغیرہ میں خاص توجہ سے پانی پہنچائیں اس طرح تین مرتبہ پانی ڈال کر سارا جسم دھوئیں۔ غسل کے بعد وضو کے بعد کی دعا پڑھیں۔

غسل کے مسنون اوقات: (۱) جمعہ (۲) میت کو غسل دینے کے بعد غسل (۳) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ (۴) نماز استسقا کے لیے غسل (۵) سورج گہن چاند گہن کے وقت (۶) کافر جب اسلام لائے (۷) مجنون جنون سے افاقہ پانے کے بعد اور بے ہوش ہوش میں آنے کے بعد (۸) حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے (۹) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (۱۰) وقوف عرفات سے پہلے (۱۱) قیام مزدلفہ سے پہلے (۱۲) شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے (۱۳) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وغیرہ غسل مسنون ہے۔

نیت کے ساتھ غسل کریں تو اجر ملے گا ورنہ نہیں۔ نیت کی میں نے غسل جمعہ کی، یا نیت کی میں نے غسل عیدالفطر کی۔ اس طرح نیت کریں۔ چند غسل ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو جس غسل کی کیفیت ہوگی اس کا ثواب ملے گا۔ ایک ساتھ کئی نیتیں بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ایک غسل فرض ہے دوسرا سنت اس وقت سنت کی نیت کریں تو غسل نہیں ہوگا۔ اور دونوں کی نیت کریں تو غسل بھی ہوگا اور دونوں کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

تیمّم

نیت کے ساتھ چہرہ اور دونوں ہاتھ مٹی سے مسح کرنے کا نام تیمّم ہے۔ حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاکی کے طریقہ جو بیان کئے گئے اگر اس طرح کی پاکی ناممکن ہوجائے تو وضو و غسل کے بجائے تیمّم کرنے کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ وضو اور غسل کی طرح تیمّم کے بھی کچھ شرائط ہیں۔

تیمّم کے شرائط

۱ پانی کے استعمال سے عاجز ہونا۔

۲ غیر مستعملہ پاک غبار والی مٹی سے تیمّم کرنا۔

۳ وقت شروع ہونے کے بعد تیمم کرنا۔

۴ تیمّم سے پہلے جسم کی نجاست پاک کرنا۔

۱ پانی کے استعمال سے عاجز ہونا:

اس کے تین وجوہات ہیں (الف) پانی کی غیر موجودگی کی وجہ سے (ب) موجود پانی کی حاجت درپیش ہونے کی وجہ سے (ج) مرض کی وجہ سے۔

(الف) پانی کی غیر موجودگی میں تیمّم کرنا لازم ہے،، پانی موجود ہے لیکن ملنا ناممکن ہے تو ایسی صورت میں بھی تیمّم کرنا چاہئے۔

پانی کی غیر موجودگی کا یقین ہوجائے تو تلاش کئے بغیر تیمّم کیا جاسکتا ہے۔ اگر پانی ملنے کا امکان ہے تو تلاش کرنا چاہئے، تلاش کرنے سے بھی نہ ملنے کی

صورت میں تیمّم کرنا چاہئے زمین مسطح ہے تو چوطرف نظر دوڑاتے ہوئے اور اگر پانی غیر مسطح زمین ہے تو جاکے دیکھتے ہوئے تلاش کرنا لازم ہے، سفر کی حالت میں جاکے آنے کی دوری پانی ملنے کا یقین اگر ہے تو جاکے پانی لانا چاہئے اس طرح جانے سے اس کا کچھ نقصان ہونے کا ڈر ہے تو جانے کی ضرورت نہیں۔ کامل وضو کے لیے اگر پانی نہ رہے تو (موجود) پانی سے ممکنہ فرض اعضاء دھولینا اور باقی کے لیے تیمّم کرنا چاہئے۔ نماز کے آخری وقت میں پانی ملنے کا یقین ہے تو اول وقت تیمم کرکے نماز پڑھنے سے بہتر آخری وقت کے لیے نماز کو تاخیر کرنا چاہئے۔ اور اگر آخری وقت میں پانی ملنے کا صرف گمان ہے تو تاخیر سے بہتر اول وقت تیمّم کرکے نماز پڑھنا چاہئے۔

پانی اگر قیمت دینے ہی سے مل سکتا ہے تو قیمت دے کر خریدنا چاہئے بشرطیکہ قیمت واجبی ہو اور قیمت دینا سفر میں تکلیف کا سبب نہ بنے۔ دام واجبی نہ ہو اور قیمت دے کر خریدنے سے تکلیف پہنچنے کا امکان ہے تو خریدنے کی ضرورت نہیں تیمّم کرکے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(ب) موجود پانی کی حاجت کی وجہ سے: پانی موجود ہے لیکن اس سے ضرورت درپیش ہوجائے تو تیمّم کیا جاسکتا ہے۔ حاجت کی صورت اس طرح کہ ہاتھ میں موجود پانی سے وضو کریں تو پینے کے لیے پانی میسر نہ ہو تو تیمّم کرکے نماز پڑھنا اور پانی پینے کے لیے استعمال کرنا چاہئے۔ پانی کے مالک یا اس کے ساتھیوں کو اس وقت یا بعد میں پینے کی ضرورت درپیش ہے تو پینے کے لیے پانی رکھ کر تیمّم کرنا چاہئے۔ اسی طرح وہ جانور جس کو مارنے کا حکم نہیں کتا، اونٹ، بکری، گھوڑا وغیرہ اور ان کے پینے کے لیے پانی کی ضرورت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہے تو ایسی صورت میں بھی موجود پانی سے وضو نہ کرتے ہوئے تیمم کرنا چاہیے۔

(ج) مرض کی وجہ سے: مرض کی وجہ سے پانی کا استعمال دشوار ہو جائے تو تیمم کرنا چاہیے پانی کا استعمال اس طرح دشوار ہو جائے کہ جان جانے کا یا کسی مرض میں زیادتی کا یا کوئی نئی بیماری شروع ہونے کا یا کسی عضو کے بے کار ہو جانے کا یا مرض کی شفایابی میں تاخیر کا یا کسی ظاہری عضو میں بدنما عیب پیدا ہونے کا خوف لاحق ہو جائے تو تیمم کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (ظاہری عضو سے مراد چہرا اور ہاتھ ہے) سردی کی شدت سے جلد کو خوف لاحق ہو جائے تو پانی گرم کر کے استعمال کرنا چاہیے۔ پانی گرم کرنے کی سہولت بھی نہ ہو تو تیمم کرنا چاہیے۔ یہ تمام چیزیں اپنی ذاتی تجربہ کی بنا پر یا بھروسہ کے قابل اور عادل ڈاکٹر یا طبیب کی رائے کے بنا پر اختیار کی جا سکتی ہیں۔

زخم کے لیے تیمم: زخم وغیرہ کی وجہ سے جسم کے کسی بھی حصہ میں پانی استعمال کرنے میں دشواری پیش آئے اور غسل واجب ہو جائے تو وہ تمام حصے پر جہاں دشواری نہ ہو جہاں تک ہو سکے پانی استعمال کر لیں اور زخم پر دوا یا پٹی وغیرہ لگی ہوئی ہے تو اس کے اوپر سے مسح کر لیں اس کے بعد اس حصہ کے لیے تیمّم کر لینا چاہیے یہ زخم کی وجہ سے پانی کا استعمال دشوار ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ تیمّم غسل سے پہلے یا بعد کیا جا سکتا ہے لیکن پہلے کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر وضو کے کسی عضو پر زخم ہونے کی وجہ سے ایک عضو کامل طور پر دھونا دشوار ہو جائے تو وضو کرنے والا اس عضو کے باقی حصوں کو جہاں تک ممکن ہو دھولے اور زخم پر کوئی پٹی بندھی ہوئی ہے تو پانی سے اس کے اوپر مسح کر لے اور اس عضو کے لیے تیمّم کر لے اور یہ تیمّم وضو کے درمیان اس عضو کے

دھوتے وقت کرنا چاہیے۔ مثلاً چہرہ پر زخم تو وضو سے پہلے یا دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے سے پہلے کرنا چاہیے۔ اور اگر ہاتھ پر زخم ہو تو چہرہ دھونے کے بعد سر کا مسح کرنے سے پہلے تیمّم کرنا چاہیے۔ اور اگر پیر پر زخم ہو تو سر کے مسح کرنے کے بعد تیمّم کرنا چاہیے یعنی زخمی عضو کے باقی حصوں پر پانی کا استعمال ممکن ہو تو ان حصوں کو دھونے سے پہلے یا بعد تیمّم کیا جا سکتا ہے لیکن پہلے تیمّم کرنا بہتر ہے۔ ایک سے زائد اعضا پر زخم ہوں تو تیمم بھی ایک سے زائد مرتبہ کرنا واجب ہے اور یہ تیمّم زخمی عضو دھوتے وقت ہی کرنا چاہیے جیسے کسی کے چہرہ پر اور ہاتھ پر زخم ہے تو چہرہ کے غیر زخمی حصوں کو جہاں تک ہو سکے دھولیں اور زخم کے لیے دوبارہ تیمّم کر لیں اور ہاتھ کے غیر زخمی حصوں کو دھوتے ہوئے بقیہ حصے کے لیے تیمّم کریں۔ اور اگر کسی کے پیر پر بھی زخم ہے تو پیر کے غیر زخمی حصوں کو دھولیں اور پیر کے زخم کے لیے تیمّم کر لیں۔

دونوں ہاتھ ایک عضو میں شمار ہوتا ہے اور دونوں پیر ایک عضو میں شمار ہوتا ہے۔ اس لیے اگر دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں پر زخم ہے تو دونوں کے لیے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔ دونوں کو الگ الگ اعضا سمجھتے ہوئے ہاتھوں کے لیے دو تیمّم اور پیروں کے لیے دو تیمّم کرنا بھی مسنون ہے۔

۲ غیر مستعملہ پاک غبار والی مٹی سے تیمّم کرنا: خالص مٹی سے تیمّم کرنا چاہیے۔ ہر قسم کی مٹی تیمّم کے قابل ہے ہر اس مٹی سے تیمّم کیا جا سکتا ہے جو مٹی کے نام سے موسوم ہے۔ راکھ چونا، آٹا وغیرہ ملی ہوئی مٹی سے تیمّم درست نہیں۔ مٹی کے علاوہ کسی بھی چیز سے تیمّم درست نہیں۔ زمین سے نکلنے والی نمک چونا،

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

گندک کوئلہ وغیرہ سے بھی تیمّم درست نہیں یہ چیزیں مٹی کے اقسام سے نہیں ٹھیکری اینٹ جیسے بھٹی میں جلی ہوئی مٹی سے بھی تیمم درست نہیں۔ پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہئے نجاست لگی ہوئی مٹی سے تیمّم درست نہیں۔ پیشاب جیسی نجاست مٹی میں گل کر سوکھ جائے تو ایسی مٹی سے تیمّم درست نہیں ہوگا تیمم کے لئے سوکھی غبار والی مٹی لازمی ہے۔ گیلی مٹی سے تیمم درست نہیں۔ بالکل باریک آٹا نما مٹی سے تیمم کرنا چاہئے۔ مستعملہ مٹی سے بھی تیمم درست نہیں ہوگا۔ وہ مٹی جو ایک مرتبہ تیمّم میں استعمال کی گئی ہے مستعملہ کہلاتی ہے دوبارہ اس مٹی سے تیمّم درست نہیں تیمّم کے وقت چہرہ اور ہاتھوں پر لگی ہوئی مٹی اور چہرہ اور ہاتھ سے گری ہوئی مٹی مستعملہ کہلاتی ہے۔ کسی جگہ پر مٹی پھیلا کر اس میں ہاتھ مار کر مٹی اٹھانے کے بعد بچی ہوئی مٹی مستعملہ نہیں ہوتی۔ باقی مٹی سے دوبارہ تیمّم کیا جاسکتا ہے۔

۴ وقت شروع ہونے کے بعد تیمّم کرنا: فرض نمازوں کے لیے وقت شروع ہونے کے بعد تیمم کرنا فرض ہے نمازوں کے لیے وقت شروع ہونے سے پہلے اگر تیمّم کریں تو درست نہیں ہوگا نماز ضحیٰ، نماز عیدین جیسے معینہ وقت پر ادا کی جانے والی نمازوں کے لیے بھی وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کریں تو تیمّم نہیں ہوگا۔

جنازہ کی نماز کے لیے تیمّم کا وقت میت کے غسل کے بعد شروع ہوتا ہے

وہ سنت نمازیں جن کے لیے وقت کا تعین نہ ہوں ان کے ادا کرنے سے پہلے جائز اوقات میں جب چاہے تیمّم کر سکتے ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بعد جیسے مکروہ اوقات میں مطلق سنت کے لئے تیمّم کریں تو درست نہیں ہوگا۔

ایک تیمّم سے ایک سے زائد فرض نمازیں ادا نہیں کی جاسکتی۔ سنت نمازیں تنہا یا فرض کے ساتھ جتنی چاہے ادا کی جاسکتی ہیں۔ نذر مانی ہوئی نماز بھی ایک تیمّم سے ایک ہی ادا کی جاسکتی ہے۔ جنازہ کی نماز ایک تیمّم سے سنت نمازوں کی طرح جتنی چاہے ادا کی جاسکتی ہیں۔

۵ تیمّم سے پہلے جسم کی نجاست پاک کرنا: تیمم کرتے وقت غیر معفو نجاست اگر جسم پر ہوں تو تیمم درست نہیں ہوگا۔

تیمّم کے بعد نجاست جسم پر لگنے سے تیمّم فاسد نہیں ہوگا۔ مسافر کو تیمم سے پہلے ہی قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے اجتہاد کرنا لازم ہے۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم کے فرائض پانچ ہیں:

(۱) نقل تراب (۲) نیت (۳) چہرہ کا مسح کرنا (۴) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا (۵) ترتیب۔

۱ نقل تراب: مسح کیے جانے والے عضو میں مٹی منتقل کرنا (مٹی پہنچانا) فرض ہے۔ گرد و غبار اڑتے ہوئے جگہ پر جا ٹھہرنے سے تیمم نہیں ہوتا۔ خود کے عمل سے اعضا میں مٹی پہنچانا چاہئے۔ تیمم کرنے والے کی اجازت سے دوسرا شخص تیمم کروادے تو بھی درست ہوگا۔

۲ نیت: مٹی پر ہاتھ مارتے وقت نیت کرنا چاہئے اور چہرہ پر مسح شروع

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کرنے تک نیت دل میں برقرار رکھنا چاہئے نویت استباحة الصلوٰة (میں نماز کو مباح بنانے کی نیت کی) اس طرح نیت کرنا چاہئے وضو وغسل کے بغیر حرام ہونے والے کسی بھی امر کو مباح بنانے کی نیت کی جاسکتی ہے۔

فرض نماز کے لیے تیمّم کرتے وقت نویت استباحة الصلوٰة المفروضة میں نے فرض نماز کو مباح بنانے کی نیت کی اس طرح کی نیت کرنا واجب ہے۔

اگر فرض نماز کو مباح بنانے کی نیت نہ کریں تو اس تیمم سے فرض نماز نہیں ہوتی۔

صرف وضو کے بغیر حرام ہونے والے امور کو مباح بنانے کی نیت سے تیمّم کریں تو فرض نماز کے سوا تمام امور ادا کئے جاسکتے ہیں۔فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی البتہ فرض نماز کو مباح بنانے کی نیت کرلیں تو فرض نماز نفل اور دوسرے امور بھی اس تیمّم سے ادا کئے جاسکتے ہیں۔

۳ چہرہ کا مسح کرنا: نیت کے ساتھ مٹی پر دونوں ہاتھ مارتے ہوئے مٹی اٹھالینا اور نیت کے ساتھ چہرہ کا مسح کرنا۔ وضو کے باب میں چہرہ کے حدود بیان کئے گئے ہیں۔ان حدود کے اندر کے تمام حصوں پر مسح کرنا چاہئے چہرہ کے تمام جلد اور بال پر مسح واجب ہے گھنی داڑھی کے اندر مٹی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔لمبی ناک کے سامنے کے حصہ کو خاص توجہ سے مسح کرنا چاہئے۔

۴ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت مسح کرنا: دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھ مارتے ہوئے مٹی اٹھالیں اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر کہنیوں سمیت مسح کرلیں اس کے بعد دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرلیں ہاتھوں کے مسح سے پہلے انگوٹھی، گھڑی جیسی چیزوں کو اتار لینا چاہئے۔

۵ ترتیب: نیت کے ساتھ پہلے چہرہ کے لیے مٹی اٹھانا اور چہرہ کا مسح کرنا اس کے بعد دوبارہ ہاتھوں کے لئے مٹی اٹھانا اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔ اس ترتیب سے تیمّم کرنا فرض ہے۔ پہلے ہاتھوں کا اور بعد میں چہرہ کا مسح درست نہیں۔

تیمّم کی سنتیں

(۱) تیمّم کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (۲) چہرہ کا مسح اوپری حصہ سے شروع کرنا (۳) ہاتھوں کا مسح پہلے دائیں ہاتھ سے شروع کرنا (۴) ہاتھوں کا مسح بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت پر رکھتے ہوئے مسح شروع کرنا اور انگلیوں پر لگی ہوئی مٹی سے ہاتھ کی پشت کی طرف سے کہنیوں سمیت مسح کرنا اور ہتھیلی پر لگی ہوئے مٹی سے ہاتھ کے اندرونی حصہ سے پہونچہ کی کہنیوں تک مسح کرنا، اور انگوٹھے پر لگی ہوئی مٹی سے انگوٹھے مسح کرنا اس کے بعد دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر لگی ہوئی مٹی سے بائیں ہاتھ کی پشت انگلیوں کی طرف سے کہنیوں تک اور ہتھیلی پر لگی ہوئی مٹی سے پہونچہ سے کہنی تک ہاتھ کے اندرونی حصہ میں اور انگوٹھے سے انگوٹھا مسح کرنا۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلی آپس میں ملاتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرنا اور انگلیاں آپس میں خلال کرنا (۵) قبلہ رخ ہونا (۶) پے در پے مسح کرنا (۷) وضو کے بعد کی دعا تیمّم کے بعد پڑھنا۔

نوٹ: چہرہ کا اور ہاتھ کا مسح الگ الگ مرتبہ مٹی علیحدہ علیحدہ مٹی پر ہاتھ مارنا فرض ہے۔ ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مسح کرنے سے تیمّم نہیں ہوگا۔ اسی لیے اکثر شوافع علماء نے مٹی پر ہاتھ مارنے کو تیمّم کا ایک فرض شمار کیا ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

مفسدات تیمّم

غسل کے لیے کیا ہوا تیمّم موجبات غسل واقع ہو جائے تو ٹوٹ جائے گا۔

وضو کے لیے کیا ہوا تیمّم وضو ٹوٹنے والے امور سے ٹوٹ جائے گا اس کے علاوہ پانی کی غیر موجودگی کی وجہ سے کیا ہوا تیمّم پانی مل جانے سے ٹوٹ جائے گا۔ پانی مل جائے لیکن اسے پیاس بجھانے کی حاجت درپیش ہو جائے تو ایسے پانی ملنے سے تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ نماز میں داخل ہونے کے بعد اگر پانی مل جائے تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ تیمم کر کے نماز ادا کرنے کے باوجود دوبارہ لوٹائے جانے والی نماز اگر ہے تو اس طرح پانی ملنے سے تیمم ٹوٹ جائے گا۔

تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد لوٹائے جانے والی نمازیں حسب ذیل ہیں:

(۱) مقیم پانی نہ ملنے کی وجہ سے اگر تیمّم کر کے نماز ادا کرے تو پانی ملنے کے بعد اس نماز کو لوٹانا چاہیے مسافر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) ناجائز سفر کرنے والے کو سفر کی حالت میں تیمّم سے ادا کی ہوئی نمازیں لوٹانا چاہیے۔ ماں باپ کی اجازت کے بغیر اولاد کا تفریحی سفر کرنا، شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا سفر کرنا وغیرہ ناجائز سفر میں شمار ہوتا ہے۔

(۳) سردی کی شدت کی وجہ سے تیمّم کر کے پڑھی ہوئی نمازیں لوٹانا چاہیے۔

(۴) زخم کی وجہ سے تیمّم کرنے والے کے زخم میں اگر خون زیادہ ہوں تو اس نماز کو بھی لوٹانا چاہیے۔

(۵) تیمّم کے اعضا کے علاوہ اعضا پر پٹی بندھی ہوئی ہو اور وہ پٹیاں بے وضو حالت میں باندھی گئیں تو ایسی نمازوں کو بھی لوٹانا چاہیے۔ اگر وضو کی حالت میں پٹی باندھی گئی ہے تو ان نمازوں کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تیمّم کے اعضا پر پٹی بندھی ہوئی ہے تو ان نمازوں کو بھی لوٹانا چاہیے۔ بعض علما اس بات کو راجح قرار دیئے ہیں۔

نماز کی دوسری شرط: نجاست سے پاکی

نمازی کا بدن لباس اور نماز کی جگہ نجاست سے پاک ہونا۔

نمازی کے بدن لباس یا نماز کی جگہ پر نجاست ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ غفلت سے یا انجانے سے نجاست کے ساتھ نماز ادا کی گئی تو وہ نماز صحیح نہیں ہوگی نماز کو لوٹانا لازم ہوگا۔

نجاست: انسان اور ہر جاندار کا پاخانہ، شراب جیسا نشہ آور مائعات، غیر ماکولہ جانوروں کا دودھ، غیر ماکولہ جانور سے جدا ہونے والی چیز کتا، سور، جاندار کی لاش، یہ سب نجاست ہیں البتہ انسان ٹڈی اور مچھلی مرنے کے بعد بھی پاک ہوتے ہیں۔ اور ماکولہ جانور کو حلال جانور کو حلال طریقہ سے ذبح کریں تو وہ بھی پاک ہوتا ہے یہ نجاست نہیں ہوگی۔

خون: ہر جاندار کا خون نجس ہے۔ کھائے جانے والے گوشت مچھلی کے اندر کا خون بھی نجس ہے اسے دھو کر صاف کرتے وقت نجاست پاک ہونے تک دھونا چاہیے جس کی تفصیل آگے آئیگی۔

پیپ: خون کی ایک بدلی ہوئی صورت پیپ ہے زخم سے بہتا ہوا پانی، پھوڑے کے اندر کا پانی بھی نجس ہے۔ اگر زخم یا پھوڑے کے اندر سے بہتے ہوئے پانی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سور سے کوئی چیز متنجس ہوجائے یعنی کتا اور سور کے پاخانہ، پیشاب، پسینہ منہ سے بہتا ہوا رال جسم کے تمام نم چیزیں وغیرہ کسی بھی چیز پر لگ جائے تو وہ چیز متنجس ہوجائے گی۔ جس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس چیز کو سات مرتبہ پانی سے دھولیں اس طرح کہ ایک مرتبہ پاک مٹی ملائے ہوئے پانی سے دھونا چاہئے۔ اور مٹی ملائے ہوئے پانی سے دھونے کو پہلے کرنا بہتر ہے۔ مٹی کی زمین پر ایسی نجاست لگ جائے تو اسے مٹی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔ دودھ کے سوا کوئی اور غذا نہ کھانے والا دو سال سے کم عمر لڑکے کا پیشاب کپڑا جسم یا کسی جگہ پر لگ جائے تو اس پر پانی چھڑکنے سے وہ پاک ہوجائے گا کپڑے وغیرہ پر یہ پیشاب اگر گیلا ہے تو اسے نچوڑنے کے بعد اور زمین پر سے پونچھنے کے بعد پانی چھڑکنا چاہئے پانی ڈال کر دھونے کی ضرورت نہیں۔

ان دو کے علاوہ نجاستوں سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے تو نجاست دور ہونے تک پانی سے دھونا لازم ہے، اگر کسی جگہ پر پیشاب جیسی نجاست لگ جائے اور سوکھ جائے اور نجاست دکھائی نہیں دے رہی ہے نجاست کی بو رنگ بھی محسوس نہیں ہورہا ہے تو اس جگہ پر پانی بہانے سے وہ پاک ہوجائے گا۔ اگر نجاست دکھائی دے رہی ہے تو اسے رنگ بو اور ذائقہ دور ہونے تک پانی سے دھونا لازم ہے۔ اگر خوب دھونے کے باوجود رنگ یا بو دونوں میں کوئی ایک دور نہ ہوں تو بھی وہ پاک ہوجائے گا اگر ذائقہ دور نہ ہوا یا رنگ اور بو دونوں باقی رہ جائے تو وہ پاک نہیں ہوگا۔ ذائقہ کسی بھی طرح دور کرنا چاہئے۔ اگر باوجود کوشش کے ذائقہ باقی رہے تو مقام نجس رہے گا مگر معفو عنہا ہوگا۔ نماز ادا ہوجائے گی اور نہ ہی نماز کا اعادہ ہوگا۔

اگر پیشاب شراب جیسی سیال نجاست زمین پر لگ جائے اور سوکھ جائے تو اس جگہ پر پانی بہادیں تو وہ پاک ہوجائے گی۔ اگر سوکھا ہوا نہ ہوں تو پانی ڈالنے سے پہلے کپڑا وغیرہ سے پونچھ کر نجاست دور کرنا چاہئے اس کے بعد پانی بہانے سے وہ پاک ہوگا۔ اگر مٹی میں پاخانہ جیسی ٹھوس نجاست مل جائے تو وہ مٹی پاک نہیں ہوگی۔ اس مٹی کو نکال کر پھینکنا چاہئے یا اس پر دوسری پاک مٹی ڈال کر اسے چھپانا چاہئے۔

قلتین سے کم پانی میں نجاست لگی ہوئی چیز ڈال کر صاف نہیں کیا جاسکتی۔ نجاست پر پانی ڈال کر صاف کرنا چاہئے۔ قلتین سے زیادہ پانی میں نجاست لگی ہوئی چیز ڈال کر صاف کرنے سے وہ پاک ہوجائے گی۔ جسم یا کپڑے کے کسی حصہ پر نجاست لگ جائے اور نجاست کی جگہ کا تعین نہ ہوسکا تو سارا جسم اور پورا کپڑا دھولینا چاہئے۔

نمازی کا بدن کپڑا یا نماز کی جگہ پر نجاست لگ جائے تو اس سے پاک کرکے نماز پڑھنا چاہئے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

نجاست کو اٹھاتے ہوئے نماز پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی پہنے ہوئے کپڑے کا کوئی حصہ نجاست پر پڑ جائے تو نجاست اٹھانے کے مماثل ہے۔ اس طرح نماز نہیں ہوگی نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی سوکھی نجاست گر جائے تو فوراً ہٹالینا چاہئے۔ اگر گیلی نجاست گر جائے تو دھو کر نماز پڑھنا چاہئے۔

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ معلوم ہوجائے کہ نجاست کے ساتھ نماز ادا کی گئی ہے۔ تو نماز کو پلٹانا لازم ہے اگر کوئی شخص نجاست اٹھاتے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے تو دیکھنے والے کو چاہئے کہ اسے مطلع کردے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سور سے کوئی چیز متنجس ہوجائے یعنی کتا اور سور کے پاخانہ، پیشاب، پسینہ منہ سے بہتا ہوا رال جسم کے تمام نم چیزیں وغیرہ کسی بھی چیز پر لگ جائے تو وہ چیز متنجس ہوجائے گی ۔جس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس چیز کو سات مرتبہ پانی سے دھولیں اس طرح کہ ایک مرتبہ پاک مٹی ملائے ہوئے پانی سے دھونا چاہئے ۔اور مٹی ملائے ہوئے پانی سے دھونے کو پہلے کرنا بہتر ہے ۔مٹی کی زمین پر ایسی نجاست لگ جائے تو اسے مٹی سے دھونے کی ضرورت نہیں ۔دودھ کے سوا کوئی اور غذا نہ کھانے والا دو سال سے کم عمر لڑکے کا پیشاب کپڑا جسم یا کسی جگہ پر لگ جائے تو اس پر پانی چھڑکنے سے وہ پاک ہوجائے گا کپڑے وغیرہ پر یہ پیشاب اگر گیلا ہے تو اسے نچوڑنے کے بعد اور زمین پر سے پونچھنے کے بعد پانی چھڑکنا چاہئے پانی ڈال کر دھونے کی ضرورت نہیں ۔

ان دو کے علاوہ نجاستوں سے کوئی چیز ناپاک ہوجائے تو نجاست دور ہونے تک پانی سے دھونا لازم ہے، اگر کسی جگہ پر پیشاب جیسی نجاست لگ جائے اور سوکھ جائے اور نجاست دکھائی نہیں دے رہی ہے نجاست کی بو رنگ بھی محسوس نہیں ہورہا ہے تو اس جگہ پر پانی بہانے سے وہ پاک ہوجائے گا ۔اگر نجاست دکھائی دے رہی ہے تو اسے رنگ بو اور ذائقہ دور ہونے تک پانی سے دھونا لازم ہے ۔اگر خوب دھونے کے باوجود رنگ یا بو دونوں میں کوئی ایک دور نہ ہوں تو بھی وہ پاک ہوجائے گا اگر ذائقہ دور نہ ہوا یا رنگ اور بو دونوں باقی رہ جائے تو وہ پاک نہیں ہوگا ۔ذائقہ کسی بھی طرح دور کرنا چاہئے ۔اگر باوجود کوشش کے ذائقہ باقی رہے تو مقام نجس رہے گا مگر معفو عنہا ہوگا ۔نماز ادا ہوجائے گی اور نہ ہی نماز کا اعادہ ہوگا ۔

اگر پیشاب شراب جیسی سیال نجاست زمین پر لگ جائے اور سوکھ جائے تو اس جگہ پر پانی بہادیں تو وہ پاک ہوجائے گی ۔اگر سوکھا ہوا نہ ہوں تو پانی ڈالنے سے پہلے کپڑا وغیرہ سے پونچھ کر نجاست دور کرنا چاہئے اس کے بعد پانی بہانے سے وہ پاک ہوگا ۔اگر مٹی میں پاخانہ جیسی ٹھوس نجاست مل جائے تو وہ مٹی پاک نہیں ہوگی ۔اس مٹی کو نکال کر پھینکنا چاہئے یا اس پر دوسری پاک مٹی ڈال کر اسے چھپانا چاہئے ۔

قلتین سے کم پانی میں نجاست لگی ہوئی چیز ڈال کر صاف نہیں کیا جاسکتی ۔ نجاست پر پانی ڈال کر صاف کرنا چاہئے ۔قلتین سے زیادہ پانی میں نجاست لگی ہوئی چیز ڈال کر صاف کرنے سے وہ پاک ہوجائے گی ۔جسم یا کپڑے کے کسی حصہ پر نجاست لگ جائے اور نجاست کی جگہ کا تعین نہ ہوسکا تو سارا جسم اور پورا کپڑا دھو لینا چاہئے ۔

نمازی کا بدن کپڑا یا نماز کی جگہ پر نجاست لگ جائے تو اس سے پاک کر کے نماز پڑھنا چاہئے ورنہ نماز نہیں ہوگی ۔

نجاست کو اٹھاتے ہوئے نماز پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی پہنے ہوئے کپڑے کا کوئی حصہ نجاست پر پڑ جائے تو نجاست اٹھانے کے مماثل ہے ۔اس طرح نماز نہیں ہوگی نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی سوکھی نجاست گر جائے تو فوراً ہٹا لینا چاہئے ۔ اگر گیلی نجاست گر جائے تو دھو کر نماز پڑھنا چاہئے ۔

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ معلوم ہوجائے کہ نجاست کے ساتھ نماز ادا کی گئی ہے ۔تو نماز کو پلٹانا لازم ہے اگر کوئی شخص نجاست اٹھاتے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے تو دیکھنے والے کو چاہئے کہ اسے مطلع کردے ۔

استنجاء کا طریقہ اور اس کے آداب

شرمگاہ کی نجاست پانی یا ڈھیلہ سے صاف کرنے کا نام استنجا ہے۔ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہونے کے کچھ آداب ہیں اسلام انسان کی زندگی میں حیا، نفاست، پاکی اور آداب واحترام سکھاتا ہے۔ پیشاب، پاخانہ سے فارغ ہوتے وقت بھی بے حیائی سے اسلام روکتا ہے۔ ضرورت کی خاطر ستر کھولنا لازم ہے لیکن دوسروں کے سامنے ستر دکھانا حرام ہے۔ خالی میدان جیسے جگہوں پر پیشاب پاخانہ کے لیے بیٹھنے کی ضرورت پیش آجائے تو لوگوں کی نظروں سے حتی الامکان چھپانا چاہیے۔ کسی بھی حال میں بلا مجبوری ستر دوسروں کو دکھانا جائز نہیں۔ بیٹھتے وقت زمین تک پہنچنے سے عین قبل کپڑا اٹھانا اور کھڑے ہونے تک ستر چھپانا چاہیے۔ پیر میں چپل یا جوتا پہننا اور سر ڈھانکنا سنت ہے۔ طہارت خانہ میں بایاں پیر آگے بڑھاتے ہوئے داخل ہونا اور دایاں پیر آگے بڑھاتے ہوئے باہر آنا چاہیے۔

طہارت کا ارادہ کرتے ہی جسم سے خدا و رسول کے اسماء یا کوئی مقدس نام یا دینی علوم لکھی ہوئی چیز ہو تو جدا کرنا چاہیے، کھلی جگہ میں پیشاب، پاخانہ کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹ کرنا حرام ہے، طہارت کے لیے خاص تیار کردہ جگہوں میں اگر تین ہاتھ سے کم دوری پر دیوار جیسے ساتر ہوں تو اس طرح جائز ہے۔ اس ساتر کی اونچائی کم سے کم ایک ہاتھ کا دوتہائی حصہ ہونا چاہیے۔ بیت الخلاء میں قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ کھانے کی چیزوں پر، ہڈی پر، قبر کے اوپر، معظمات لکھی ہوئی چیزوں پر، مسجد میں (اگرچہ کہ برتن میں کیوں نہ ہو) پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔ طہارت کے

لیے بیٹھتے وقت بایاں پیر پر زور دیتے ہوئے بیٹھنا اور گفتگو نہ کرنا سنت ہے۔

مندرجہ ذیل مقامات پر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے:(۱) غار میں (۲) بل میں (۳) ہوا چلنے کی جگہ پر (۵) باؤلی کنواں نل جیسے پانی نکالنے کی جگہ پر (۶) پھل دار درخت کے نیچے (۷) لوگوں کے چلنے کے راستہ پر (۸) قبر کے نزدیک (۹) رکے ہوا یا کم بہتے پانی میں (۱۰) لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ پر (۱۱) سورج یا چاند کی طرف رخ کرتے ہوئے (۱۲) بیت المقدس کی طرف رخ کرتے ہوئے پیشاب پاخانہ نہیں کرنا چاہیے (۱۳) سخت زمین پر جہاں چھینٹے اچھلنے کا امکان ہو پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔ پیشاب کی ہوئی جگہ پر پانی سے طہارت لیتے وقت چھینٹے اچھلنے کا امکان ہو تو طہارت کے لیے جگہ بدلنا چاہیے۔

طہارت خانہ میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اللہ کے نام سے میں گندگی دور کرتا ہوں، اے اللہ! مرد شیطان اور عورت شیطان سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں) کہنا سنت ہے۔ اور فارغ ہونے کے بعد غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ (اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور عافیت مجھے عنایت فرمائی) کہنا بھی سنت ہے۔

پیشاب کرنے کے بعد استنجا سے پہلے استبرا کرنا چاہیے۔ پیشاب کی نلی میں رکا ہوا پیشاب خارج کرنے کا نام استبرا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ پچھلی شرمگاہ سے پیشاب کے عضو کے سرے تک بایاں ہاتھ کی انگلیوں سے مسح کرنا اور تین مرتبہ عضو کو آہستہ جھٹکنا جس سے نلی کے اندر رکا ہوا پیشاب خارج ہو جائے گا۔ اگر ایسا کرنے سے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

بھی رکا ہوا پیشاب خارج نہ ہو جائے تو کھنکارتے ہوئے یا آہستہ کھانستے ہوئے یا کھڑا ہوتے ہوئے یا دو قدم چلتے ہوئے استبرا کرنا چاہئے۔ ورنہ طہارت لینے کے بعد دوبارہ پیشاب خارج ہوگا۔ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد شرمگاہ کو صاف کرنا واجب ہے۔

اگلی یا پچھلی شرمگاہ سے کوئی ملوث شی (یعنی ایسی ملایم نجاست جو خشک نہ ہو اور جس میں رطوبت ہو) خارج ہو جائے تو اسے ڈھیلہ یا پانی سے صاف کرنا واجب ہے۔ کوئی سخت نجاست خارج ہو جائے تو صاف کرنا واجب نہیں کیونکہ سخت نجاست خارج ہونے سے شرمگاہ پر کوئی نجاست نہیں لگتی۔ لیکن ایسے وقت بھی صاف کرنا بہتر ہے۔ منی ملوث کے حکم سے مستثنیٰ ہے اس لیے صاف کرنا واجب نہیں لیکن اسے بھی صاف کرنا بہتر ہے۔

استنجا پانی یا ڈھیلہ سے کیا جاسکتا ہے پہلے ڈھیلہ سے اس کے بعد پانی سے اس طرح دونوں کو جمع کرنا افضل ہے۔ اگر صرف ایک ہی سے صاف کرنا ہو تو پانی سے استنجا افضل ہے۔ استنجا کے لیے وضو میں استعمال کیا جانے والا آب طہور لازم ہے۔ نجاست زائل ہونے تک پانی سے دھونا چاہئے۔ مرد آدمی دھوتے وقت ملائم پن (چکنا پن) دور ہوکر کھردرا پن آنے تک اور عورت دھوتے وقت کھردرا پن دور ہوکر ملائم پن آنے تک دھونا چاہئے۔ اس کے بعد ہاتھ کو مٹی یا دوسری شئی سے دھونا بہتر ہے۔

ڈھیلہ سے استنجا

ڈھیلہ سے استنجا کرتے وقت کم سے کم تین ڈھیلہ سے استنجا کرنا لازم ہے۔
اگر بڑا ڈھیلہ ہے تو ایک ڈھیلہ کے تین حصوں سے بھی استنجا کیا جاسکتا ہے۔ اگر تین

سے کم ڈھیلوں سے پاک ہو جائے تو بھی تین ڈھیلے مکمل کرنا اور نجاست زائل ہونے تک ڈھیلہ لینا لازم ہے۔ ڈھیلوں کی تعداد طاق ہونا سنت ہے۔ طہارت کے لیے ڈھیلے پہلے ہی تیار کرنا بھی سنت ہے۔

نجاست کو جذب کرنے کی صلاحیت والی پاک غیر محترم چیزوں سے استنجاء کیا جاسکتا ہے مگر (۱) کانچ جیسی چکنی چیزوں سے (۲) گوبر جیسی نجاست سے (۳) ہڈی سے (۴) کھانے کی چیزوں سے (۵) انسانی اعضا سے استنجا جائز نہیں۔

مندرجہ ذیل وجوہات میں ڈھیلہ سے استنجا درست نہیں:

(۱) خارج شدہ نجاست اگر سوراخ کے اطراف سے پھیل جائے (۲) یا حشفہ سے باہر پھیل جائے (۳) یا کوئی دوسری نجاست شرمگاہ پر لگ جائے تو ڈھیلہ سے استنجا درست نہیں۔ ایسی حالتوں میں پانی سے صاف کرنا لازم ہے۔

نجاست پاک کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ حَسِّنْ فَرْجِیْ مَنَ الْفَوَاحِشُ (اے اللہ! میرے قلب کو نفاق سے پاک فرما اور میری شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ فرما)

نماز کی تیسری شرط

ستر عورت (ستر ڈھانکنا)

نماز کی تیسری شرط ستر عورت یعنی ستر ڈھانکنا ہے۔ نماز میں مرد ہو یا عورت ستر ڈھانکنا لازم ہے مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک کی جگہ ہے۔ گھٹنے اور ناف کے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کچھ حصے بھی چھپانا لازم ہے۔

باندی (قدیم زمانہ میں انسانوں کی بھی خرید وفروخت ہوا کرتی تھی اس طرح زرخرید مرد کو غلام اور عورت کو باندی کہا جاتا ہے) کا ستر بھی مردوں کی طرح ناف سے گھٹنوں تک کی جگہ ہے۔

آزاد عورت کا ستر: چہرہ اور ہاتھوں کے پنجوں کے سوا تمام جسم ہے۔ حتیٰ کہ پاؤں اور تلوا بھی چھپانا لازم ہے۔ سر کے بال بالکل ڈھکنا لازم ہے۔ چہرہ اور پنجوں کے سوا تمام جسم ایسے گاڑھے کپڑے سے چھپانا چاہئے کہ جلد اور بال کا رنگ نظر نہ آئے اگر نظر آئے تو نماز فاسد ہوگی۔

ستر کے اوپری حصہ سے اور اطراف سے ڈھانکنا لازم ہے۔ نیچے کی جانب سے ڈھانکنا لازم نہیں۔ یعنی اگر کوئی اوپری حصہ سے یا اطراف سے دیکھے تو نظر آئے۔ اس طرح چھپانا چاہئے ایسا چھپانا ضروری نہیں کہ نیچے سے بھی کچھ دکھائی نہ دے۔ لیکن عورتیں سجدہ کرتے جب قدم کھڑا کرتی ہیں اور تلوا دکھ جائے تو نماز نہیں ہوگی اسی طرح اگر قمیص کرتہ وغیرہ کے گریبان سے (اوپری جانب سے) دیکھیں اور ستر کا کوئی حصہ نظر آجائے تو ایسی حالت میں نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح مردوں کا لنگی پائجامہ وغیرہ ناف کے نیچے باندھنے کی وجہ سے قمیص کے اوپری جانب سے ناف کے نیچے کا تھوڑا سا حصہ بھی نظر آسکتا ہے تو نماز نہیں ہوگی۔

عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ نماز کے واسطے لمبا قمیص (میکسی) سلوالیں جس کا نچلا حصہ جائے نماز پر گرتا ہوتا کہ سجدہ کی حالت میں تلوے بھی چھپ جائے اور سارا جسم

بھی جائے اور ڈھک جائے آستین ہاتھوں کے پنجوں تک ہو کف پر بٹن بھی لگا ہوا ہوتا کہ ہاتھ اٹھاتے وقت کلائی نہ دِکھے پائتابوں کے ذریعہ بھی قدم اور تلوا چھپایا جاسکتا ہے اور سر پر دوپٹہ یا اوڑھنی اس طرح باندھ لیں کہ چہرہ کے علاوہ کوئی حصہ نظر نہ آئے ایک بال بھی نظر آتا ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

اگر کپڑے میں کوئی سوراخ ہو تو اسے بھی چھپانا لازم ہے اتنے پتلے کپڑے سے نماز نہیں ہوگی جس سے جلد یا بال کا رنگ دکھائی دینے لگے۔ آپس میں گفتگو کے وقت جتنا قریب ٹھہرتے ہیں اتنا قریب ٹھہرنے والے کی نظر سے جلد کا رنگ نظر آئے جیسے پتلے کپڑے سے نماز نہیں ہوتی۔ موٹا اور پاک کسی بھی چیز سے ستر ڈھانکا جاسکتا ہے ڈھیلہ اور سادہ لباس پہنتے ہوئے ستر کی ساخت بھی چھپانا سنت ہے۔ اگر تمام ستر ڈھانکنے کے لیے لباس میسر نہ ہو تو جتنا لباس میسر ہو اس سے ستر ڈھانک کر نماز پڑھنا چاہئے اگر لباس بالکل نہ ہو تو گیلی مٹی سے ستر ڈھانک کر نماز پڑھنا چاہئے۔ اگر وہ بھی ممکن نہ ہو تو برہنہ نماز ادا کرنا لازم ہے اس طرح ادا کی ہوئی نمازوں کو کپڑا ملنے کے بعد لوٹانا ضروری نہیں۔ ستر ڈھانکنے کے علاوہ مرد کے لیے عمامہ باندھنا اور قمیص پہننا بھی سنت ہے۔

اگر مرد کے پاس دو ہی چادر ہوں تو ایک کو تہبند بنانا چاہئے اور اگر نمازی کے سامنے دیوار یا پردہ جیسے ساتر نہ ہوں تو دوسری چادر سے جانماز بنانا چاہئے مرد حضرات کا استطاعت کے مطابق بہتر لباس پہن کر نماز پڑھنا خاص سنت ہے۔

مرد کے لیے خالص ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ کھجلی، سفید جوں یا کوئی اور تکلیف ہو یا ریشم کے علاوہ دوسرا کپڑا موجود نہ ہو تو ایسی صورتوں میں ریشم پہننے کی اجازت ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کرنا لازم نہیں۔گاڑی وغیرہ میں سفر کرتے وقت قبلہ رخ ہونے کے لیے اگر گاڑی سے اتر جائیں تو جان یا مال کے نقصان یا ساتھیوں سے بچھڑ جانے سے تکلیف کا خوف لاحق ہوجائے تو ان کے لیے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔ان تمام لوگوں کو جس طرح ہو سکے وقت پر نماز پڑھ لینا چاہئے اور بعد میں سہولت سے ان نمازوں کو لوٹانا چاہئے۔

شدت خوف کی حالت میں بھی قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔حلال جہاد کی حالت میں اور جہاد سے جائز طریقہ پر پلٹ کے بھاگتے وقت پڑھی جانے والی نماز شدت خوف کی نماز ہے۔آگ سے بچنے کے لیے بھاگتے وقت کی نماز بہتے ہوئے سیلاب سے بھاگتے وقت کی نماز شیر یا سانپ جیسے موذی جانور کے خوف سے بھاگتے وقت کی نماز یہ سب شدت خوف کی نماز کی مثال ہے۔ان حالات میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں اور ان نمازوں کو لوٹانے کی بھی ضرورت نہیں۔اسی طرح مباح سفر میں سنت نمازوں کے لیے بھی قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔

اذان اور اقامت

اذان اور اقامت نماز میں داخل ہونے سے پہلے کی جانے والی سنتوں میں سے ایک ہے۔پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتے وقت مرد حضرات کے لیے اذان و اقامت سنت ہے۔چاہے وہ تنہا نماز پڑھنے والا ہو یا با جماعت یا قضا نماز پڑھنے والا ہو یا ادا ہر ایک کے لیے اذان و اقامت سنت ہے۔اگر کئی قضا نمازیں ایک ساتھ کوئی ادا کر رہا ہے تو پہلی نماز کے لیے اذان و اقامت اور دوسری نمازوں کے لیے صرف اقامت سنت ہے۔دو نمازیں جمع کرنے والے مسافروں کے لیے بھی سنت ہے کہ

پہلی نماز کے لیے اذان و اقامت دونوں کہیں مگر دوسری کے لیے صرف اقامت کہے۔عورتوں کے لیے ہر حالت میں صرف اقامت سنت ہے۔ان کو تنہا نماز اور با جماعت نماز کسی میں بھی اذان سنت نہیں۔

اذان دینے والا مسلمان ہونا، عاقل ہونا، اور تمیز رکھنے والا ہونا شرط ہے۔اذان و اقامت میں ترتیب شرط ہے۔اذان کے کلمات کو آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا۔کلمات کو کھلے الفاظ میں کہنا چاہئے۔ان میں موالات یعنی پے در پے کہنا بھی شرط ہے اذان و اقامت کے کلمات کے درمیان گفتگو یا طویل خاموشی جائز نہیں۔ اذان بلند آواز سے دینا خاص سنت ہے۔مساجد میں ایک جماعت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دیتے وقت بلند آواز سے نہیں دینا چاہے۔سامعین کو لطف اندوز کرنے والی آواز اور بلند آواز والا اذان دینا مسنون ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اتنی آواز میں اذان و اقامت کافی ہے جس کو وہ خود سن لے۔البتہ جماعت کے لیے بلند آواز سے کہنا چاہئے۔جماعت کے لیے کہی جانے والی اذان اونچے مقام پر چڑھ کر دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں لگا کر دینا سنت ہے۔

نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے نماز کے لیے اذان دینا حرام ہے۔لیکن فجر کی اذان وقت شروع ہونے سے پہلے بھی دی جا سکتی ہے۔فجر کے لیے دو اذان سنت ہے۔ پہلی اذان آدھی رات کے بعد طلوع فجر صادق سے پہلے اور دوسری اذان فجر صادق طلوع ہونے کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے دینا چاہئے۔آدھی رات سے پہلے فجر کی اذان نہیں دی جا سکتی۔ایک ہی اذان دینا ہو تو فجر صادق کے بعد دینا بہتر ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کرنا لازم نہیں۔ گاڑی وغیرہ میں سفر کرتے وقت قبلہ رخ ہونے کے لیے اگر گاڑی سے اتر جائیں تو جان یا مال کے نقصان یا ساتھیوں سے بچھڑ جانے سے تکلیف کا خوف لاحق ہو جائے تو ان کے لیے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔ ان تمام لوگوں کو جس طرح ہو سکے وقت پر نماز پڑھ لینا چاہئے اور بعد میں سہولت سے ان نمازوں کو لوٹانا چاہئے۔

شدت خوف کی حالت میں بھی قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔ حلال جہاد کی حالت میں اور جہاد سے جائز طریقہ پر پلٹ کے بھاگتے وقت پڑھی جانے والی نماز شدت خوف کی نماز ہے۔ آگ سے بچنے کے لیے بھاگتے وقت کی نماز بہتے ہوئے سیلاب سے بھاگتے وقت کی نماز شیر یا سانپ جیسے موذی جانور کے خوف سے بھاگتے وقت کی نماز یہ سب شدت خوف کی نماز کی مثال ہے۔ ان حالات میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں اور ان نمازوں کو لوٹانے کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی طرح مباح سفر میں سنت نمازوں کے لیے بھی قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔

اذان اور اقامت

اذان اور اقامت نماز میں داخل ہونے سے پہلے کی جانے والی سنتوں میں سے ایک ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتے وقت مرد حضرات کے لیے اذان واقامت سنت ہے۔ چاہے وہ تنہا نماز پڑھنے والا ہو یا با جماعت یا قضا نماز پڑھنے والا ہو یا ادا ہر ایک کے لیے اذان واقامت سنت ہے۔ اگر کئی قضا نمازیں ایک ساتھ کوئی ادا کر رہا ہے تو پہلی نماز کے لیے اذان واقامت اور دوسری نمازوں کے لیے صرف اقامت سنت ہے۔ دو نمازیں جمع کرنے والے مسافروں کے لیے بھی سنت ہے کہ

پہلی نماز کے لیے اذان واقامت دونوں کہیں مگر دوسری کے لیے صرف اقامت کہے۔ عورتوں کے لیے ہر حالت میں صرف اقامت سنت ہے۔ ان کو تنہا نماز اور با جماعت نماز کسی میں بھی اذان سنت نہیں۔

اذان دینے والا مسلمان ہونا، عاقل ہونا، اور تمیز رکھنے والا ہونا شرط ہے۔ اذان واقامت میں ترتیب شرط ہے۔ اذان کے کلمات کو آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا۔ کلمات کو کھلے الفاظ میں کہنا چاہئے۔ ان میں موالات یعنی پے در پے کہنا بھی شرط ہے اذان واقامت کے کلمات کے درمیان گفتگو یا طویل خاموشی جائز نہیں۔ اذان بلند آواز سے دینا خاص سنت ہے۔ مساجد میں ایک جماعت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دیتے وقت بلند آواز سے نہیں دینا چاہے۔ سامعین کو لطف اندوز کرنے والی آواز اور بلند آواز والا اذان دینا مسنون ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اتنی آواز میں اذان واقامت کافی ہے جس کو وہ خود سن لے۔ البتہ جماعت کے لیے بلند آواز سے کہنا چاہئے۔ جماعت کے لیے کہی جانے والی اذان اونچے مقام پر چڑھ کر دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں لگا کر دینا سنت ہے۔

نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے نماز کے لیے اذان دینا حرام ہے۔ لیکن فجر کی اذان وقت شروع ہونے سے پہلے بھی دی جا سکتی ہے۔ فجر کے لیے دو اذان سنت ہے۔ پہلی اذان آدھی رات کے بعد طلوع فجر صادق سے پہلے اور دوسری اذان فجر صادق طلوع ہونے کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے دینا چاہئے۔ آدھی رات سے پہلے فجر کی اذان نہیں دی جا سکتی۔ ایک ہی اذان دینا ہو تو فجر صادق کے بعد دینا بہتر ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ٥اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ٥اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ٥اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ٥حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ٥حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ٥ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ٥اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اقامت کے کلمات

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ٥اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ٥حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ٥حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ٥قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ٥قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ٥اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو بلند آواز سے کہنے سے قبل دوبارآہستہ کہنا سنت ہے اذان واقامت میں حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب چہرہ پلٹانا سنت ہے۔ اذان کے تمام کلمات کو رک رک کر خوش الحانی سے کہنا سنت ہے۔ فجر کی اذان میں دومرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہنے کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دومرتبہ کہنا سنت ہے۔ فجر کی نماز قضا پڑھنے کے لیے دی جانے والی اذان میں بھی اس طرح کہنا سنت ہے۔

اذان واقامت سننے والے ہر کلمے کو سن کر وہی الفاظ جواباً دہرانا سنت ہے۔ لیکن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سننے کے بعد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہنا چاہئے اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سننے کے بعد

صدقت و بررت کہنا اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة سننے کے بعد اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا کہنا سنت ہے۔

اذان سننے والے کو گفتگو ترک کرنا چاہئے۔ اذان کا جواب دینے کے لیے قرآن کی تلاوت، ذکر اور دعا کو روکنا چاہئے۔ طہارت لینے والا جماع کرنے والا جواب نہیں دے سکتا۔ فارغ ہونے کے بعد جواب دیا جاسکتا ہے۔ اذان واقامت سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔ اذان واقامت کے درمیان آیۃ الکرسی پڑھنا بھی مسنون ہے۔ اذان واقامت کے بعد اذان واقامت کہنے والا اور سننے والا ہر ایک کا سرکار دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور دعا پڑھنا سنت ہے۔

اذان کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. اس پوری دعوت اور کامل نماز کے مالک اے اللہ! عطا فرما محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلہ (کے اعلی مراتب) اور بلند مدارج اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت ہمیں عنایت فرما بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

نماز کے علاوہ بعض دوسرے امور کے لیے بھی اذان واقامت سنت ہے:

سخت غم میں مبتلا ہونے والے کے کان میں، شیطانی تسلط جس کی عقل زائل ہو چکی ہو اس کے کان میں، شدید غصہ میں مبتلا شخص کے کان میں، سرکش جانور کے کان میں

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وغیرہ اذان واقامت کہنا سنت ہے۔

اسی طرح آگ بھڑک اٹھنے کی حالت میں شیطانی شرارت بڑھ جانے کی حالت میں فوج کے حملہ آور ہونے کے وقت، مرگی کی بیماری سے اور بے ہوشی پر اذان دینا سنت ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے فوری بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔ بچوں کے کان میں اذان واقامت عورت بھی دے سکتی ہے اور مسافر کے پیچھے اذان واقامت کہنا بھی سنت ہے۔

فرض نماز کی رکعتیں

دن ورات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں:

(۱) ظہر (۲) عصر (۳) مغرب (۴) عشا (۵) فجر

جن میں فرض نمازوں کی رکعتیں

ظہر: چار رکعت، عصر: چار رکعت، مغرب: تین رکعت، عشا، چار رکعت، فجر: دو رکعت جملہ سترہ رکعت ہیں فرض نمازوں سے پہلے اور بعد پڑھی جانے والی سنت نمازیں جن کو سنت رواتب کہتے ہیں جملہ بائیس رکعت ہیں جن میں دس رکعت مؤکدہ اور بارہ رکعت غیر مؤکدہ ہیں۔

نماز کی رکعتوں کا جدول

نماز کا نام	فرض سے پہلے		فرض	فرض کے بعد		وتر
	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ		سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	
فجر	۲		۲			
ظہر	۲	۲	۴	۲	۲	
عصر		۲+۲	۴			
مغرب		۲	۳	۲		
عشا		۲	۴	۲		۲+۱=۳
جمعہ	۲	۲	۲	۲	۲	

نماز کے فرائض

فرض وہ ہے جو نماز کے داخلی افعال سے ہے جن کے چھوڑنے سے نماز درست نہیں ہوتی۔

نماز کے فرائض چودہ ہیں:

(۱) نیت (۲) تکبیر تحریمہ کہنا (۳) قیام (۴) سورہ فاتحہ کی تلاوت (۵) رکوع (۶) اعتدال (۷) دو سجدے کرنا (۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۹) طمانیت: رکوع، اعتدال، سجدے اور جلوس (دو سجدوں کے درمیان) میں حرکت تھمنے تک

رکنا(۱۰) آخری التحیات اور صلاۃ وسلام کے لیے بیٹھنا(۱۱) آخری قعدہ میں التحیات پڑھنا(۱۲) آخری قعدہ میں التحیات کے بعد سرکارِ دوعالم ﷺ پر درود پڑھنا(۱۳) پہلا سلام کہنا(۱۴) ترتیب۔

نوٹ: رکوع، اعتدال، سجدے اور جلوس میں طمانیت کو الگ الگ ارکان شمار کرتے ہوئے بعض علما نماز کے فرائض سترہ بھی بتاتے ہیں دونوں درست ہے۔

نماز کے فرائض تین طرح کے ہیں: (۱) معنوی (۲) قولی (۳) فعلی۔

۱﴾ معنوی: دل سے ادا کیا جانے والا فرض ایک ہے وہ نیت ہے۔

۲﴾ قولی: زبان سے ادا کیے جانے والے فرض پانچ ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) سورہ فاتحہ کی تلاوت (۳) آخری قعدہ میں التحیات پڑھنا (۴) آخری تشہد کے بعد درود شریف (۵) پہلا سلام کہنا۔

۳﴾ فعلی: باقی ارکان فعلی ہیں۔

نماز کے مذکورہ فرائض کو ضروری تفصیلات کے ساتھ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہر فرض کے ساتھ کچھ متعلقہ سنتیں بھی درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ نیت: دل سے ارادہ کرنے کا نام نیت ہے نیت درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں: (۱) فعل نماز کی نیت (۲) فرض نمازوں میں فرضیت کی نیت (۳) فلاں نماز کا تعین۔ یہ چیزیں لازم ہیں یعنی نماز پڑھ رہا ہوں کی نیت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز اگر فرض ہے تو فرض پڑھ رہا ہوں کی نیت اور ظہر، عصر، مغرب وغیرہ جو نماز پڑھی جارہی ہے اس کا تعین لازم ہے۔ ان تین امور میں کوئی ایک چھوٹ

جائے تو نیت درست نہیں ہوگی۔ اگر نیت درست نہیں تو نماز بھی درست نہیں ہوگی مثلاً فجر کی نماز کی نیت میں اُصلّی فرض الصبح (میں فجر کی فرض نماز پڑھ رہا ہوں) یہ نیت لازم ہے۔ ظہر کی نماز میں اُصلی فرض الظُّہر (ظہر کی فرض نماز میں پڑھ رہا ہوں) اسی طرح ہر نماز کی نیت کر لینا چاہئے۔ جنازہ کی نماز میں اصلی فرض علی ھذا المیت (اس جنازہ کی فرض نماز میں پڑھ رہا ہوں) یہ نیت کرنا چاہئے۔ معینہ وقت پر ادا کی جانے والی سنت نمازوں کی نیت میں اور خاص سبب کی وجہ سے پڑھی جانے والی نماز کی نیت میں۔ نماز پڑھنے کی نیت کے ساتھ فلاں نماز کا تعین اور خاص وجہ کا تعین کرنا لازم ہے۔ مثلاً فجر سے پہلے سنت نماز کی نیت کے الفاظ کچھ ایسے ہوں نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت فجر کی۔ اور جس فرض نماز سے پہلے اور بعد میں سنت نمازیں ہوں ان میں فرض سے پہلے کی سنت نماز یا بعد کی سنت نماز اس کا تعین بھی لازم ہے۔ اسی طرح عیدین کی نمازوں میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا تعین لازم ہے۔ اسی طرح سورج گہن کی نماز چاند گہن کی نماز وتر کی نماز کا تعین نیت میں لازم ہے ان سنت نمازوں میں جن کا کوئی خاص وقت یا خاص سبب نہ ہو تو صرف میں نماز پڑھ رہا ہوں کی نیت کافی ہے۔ مذکورہ امور کے علاوہ جمعہ کی نماز کی نیت میں، میں امامت کر رہا ہوں کی نیت امام کے لیے لازم ہے۔ جمعہ کی نماز اور جماعت والی دوسری نمازوں میں مقتدی کا اپنی نیت میں امام کی اقتدا کر رہا ہوں کی نیت کرنا لازم ہے۔ اسی طرح مسافر کا چار رکعت والی نمازوں کو قصر کر کے دو رکعت پڑھتے وقت میں قصر پڑھ رہا ہوں کی نیت کرنا بھی واجب ہے۔ مسافر عصر کو ظہر کے وقت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

میں اور مغرب کو عشا کے وقت میں جمع کر کے اک ساتھ پڑھتے وقت جمع کی نیت پہلی نماز میں ہی کرنا لازم ہے۔ یہ تمام باتیں نیت میں واجب ہیں۔

ان کے علاوہ نماز اگر ان کے معینہ وقت میں ادا ہو رہی ہو تو میں ادا پڑھ رہا ہوں کی نیت اور اگر وقت گزرنے کے بعد ادا ہو رہی ہے تو میں قضا پڑھ رہا ہوں کی نیت سنت ہے۔ اللہ کے لیے پڑھ رہا ہوں کی نیت اور رکعتوں کی تعداد قبلہ رخ ہونے کی نیت بھی سنت ہے۔ دل سے ارادہ کی جانے والی تمام باتوں کو زبان سے کہنا خاص سنت ہے۔ دل سے نیت کئے بغیر صرف زبان سے نیت کے الفاظ کہہ کر تکبیر باندھ لیں تو نیت درست نہیں ہوگی۔ اس کے برخلاف دل میں ارادہ کرتے ہوئے زبان سے نہ بھی کہیں تو نیت درست ہوگی۔ اپنی مادری زبان (یا کسی بھی زبان) میں نیت کے الفاظ کہنا کافی ہے۔

فجر کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز فجر کی دو رکعت منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر سے پہلے کی سنت نماز کی نیت: اُصَلِّی سُنَّةَ الظُّهْرِ الْقَبْلِیَّةِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت ظہر سے پہلے کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت ظہر کے بعد کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر کے بعد کی سنت نماز کی نیت: اُصَلِّی سُنَّةَ الظُّهْرِ الْبَعْدِیَّةِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت ظہر سے بعد کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

عصر کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز عصر چار رکعت کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

مغرب کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز تین رکعت مغرب کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

عشا کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز چار رکعت عشاء کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

اسی طرح تمام سنت نمازوں کی نیت کی جا سکتی ہے۔

جمعہ کی نماز میں امام کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً اِمَاماً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز جمعہ کی دو رکعت امام بن کر منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

جمعہ کی نماز میں مقتدی کی نیت: اُصَلِّی فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ مَعَ الْاِمَامِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز جمعہ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کی دو رکعت امام کی اقتداء میں منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)

اسی طرح ہر وہ نماز جو باجماعت پڑھی جائے اس کی نیت میں مقتدی مَعَ الْاِمَامِ لِلّٰهِ تَعَالیٰ (امام کی اقتدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے واسطے) کا اضافہ کرے۔

۲﴾ **تکبیر تحریمہ:** نماز کی ابتدا میں اللہ اکبر کہنے کا نام تکبیر تحریمہ ہے۔ جو نماز کا دوسرا رکن ہے۔ (۱) نیت میں کہی جانے والی باتوں کا دل سے ارادہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا لازم ہے (۲) اتنی آواز میں تکبیر کہنا لازم ہے کہ کم از کم کہنے والا سن سکے (۳) تکبیر میں اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اللہ کبیر یا اللہ عظیم کہے تو تکبیر ادا نہ ہوگی۔ تلفظ سے معذور گونگا شخص حتی المقدور ہونٹ اور جبڑے کو حرکت دے اور دل میں اللہ اکبر کہے۔ وہ بھی ہو تو اللہ اکبر دل سے کہنا چاہئے۔ نماز میں زبان سے کہی جانے والی تمام باتوں کا یہی حکم ہے۔ اللہ اکبر کو عربی میں تلفظ کرنا چاہئے۔ نہ جاننے والے کا سیکھنا لازم ہے۔ اگر سیکھنے کے لیے وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جانا پڑے اور جانا ممکن ہے تو جانا لازم ہے۔ نو مسلم کے لیے اسلام قبول کرتے ہی سیکھنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور موروثی مسلمان کے لیے (جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہو) تمیز ہونے کے بعد سے پڑھنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایسی چیزیں سکھانے کی ذمہ داری ان کے سرپرستوں پر ہے۔ سیکھنے کا موقعہ ملنے کے باوجود نہ سیکھنے والا گنہگار ہے۔ عربی میں اللہ اکبر کا تلفظ نہ جاننے والا بھی وقت پر نماز پڑھے۔ وہ عربی میں نہ جاننے والا دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کہتے ہوئے نماز پڑھے۔ اردو میں اللہ اکبر کا ترجمہ: ''اللہ سب سے بڑا ہے'' نماز قضا ہونے سے پہلے اللہ اکبر کا عربی تلفظ

سیکھنا اگر ممکن ہے تو سیکھنے کے لیے نماز کی تاخیر لازم ہے۔ ایسے شخص کو ترجمہ کہتے ہوئے وقت کی ابتدا میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔ سیکھنے کا موقع ملنے کے باوجود نہ سیکھ کر ترجمہ کہتے ہوئے جو نماز میں پڑھی گئیں ہیں انہیں سیکھنے کے بعد لوٹانا لازم ہے۔

تکبیر شروع کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھانا سنت ہے۔ دونوں پنجے کھلے رکھتے ہوئے انگلیاں کھلی رکھتے ہوئے انگلیوں کے سرے کان کے اوپری حصہ کے برابر اور انگوٹھوں کو کان کے لو کے برابر اٹھانا سنت ہے۔

تکبیر ختم ہوتے ہی دونوں ہاتھ نیچے کریں اور سینہ اور ناف کے درمیان بائیں ہاتھ کے پہونچے کی ہڈی کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے ہوئے رکھنا سنت ہے۔ امام کے لیے سنت ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال اتنی بلند آواز سے کہے کہ مقتدی سن سکیں۔ امام کی آواز اگر مقتدیوں کو سنائی نہ دے تو ایک یا زائد تیار مکبّرین بلند آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے۔

۳﴾ **قیام:** کھڑے رہنے کی طاقت رکھنے والے کے لیے فرض نمازوں میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ یہ نماز کا تیسرا فرض ہے۔ نماز کا پہلا اور دوسرا فرض نیت و تکبیر تحریمہ کھڑے رہ کر ہی کرنا لازم ہے۔ ورنہ یہ دونوں درست نہیں ہوں گے۔ کیوں کہ کھڑے رہنا ان دونوں کی شرائط میں داخل ہے۔ کمر سیدھی رکھتے ہوئے کھڑے رہنا چاہئے۔ استطاعت رکھنے والا آگے، پیچھے، دائیں یا بائیں جانب جھکنا نہیں چاہئے۔ اگر کوئی اتنا جھک گیا کہ عرف عام میں جس کو کھڑے رہنا نہ کہہ سکیں تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ سیدھا کھڑے رہنے کی استطاعت نہ رکھنے والا جس طرح ممکن ہو کھڑا ہو جائے۔ بالکل کھڑے رہنے کی استطاعت نہ رکھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اس کی بھی طاقت نہ رکھنے والا چہرہ اور سینہ قبلہ رخ کرتے ہوئے کروٹ لیٹ کر نماز پڑھے۔ اس کی بھی طاقت نہ رکھنے والا پیر کے تلوے اور تکیہ وغیرہ کی مدد سے سر کو بلند رکھ کر چہرہ قبلہ رخ کرتے ہوئے چت لیٹ کر نماز پڑھے۔ اگر یہ تمام لوگ رکوع اور سجدوں کی استطاعت رکھتے ہوں تو کرنا لازم ہے۔ اگر رکوع اور سجدوں کی طاقت نہ ہو تو سر سے اشارہ کرتے ہوئے رکوع اور سجدے کرنا چاہئے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو آنکھوں کے پلکوں سے رکوع اور سجدوں کے لئے اشارہ کرنا چاہئے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو نماز کے ارکان کو دل میں جاری کرنا چاہئے۔ سنت نمازیں کھڑے رہنے کی طاقت رکھنے والے بھی بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتے ہیں مگر ثواب آدھا ہو جاتا ہے اور یہ تخفیف عذر کی صورت میں ہے بغیر عذر کے لیٹ کر نماز پڑھنے والا رکوع اور سجدے بیٹھ کر ادا کرے۔ قیام میں دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رکھنا سنت ہے۔ دونوں قدموں کو ملا کر رکھنا یا ایک قدم آگے رکھنا مکروہ ہے۔ نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنا سنت ہے (قیام، رکوع، جلوس، سجدہ، قعدہ ہر حالت میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا سنت ہے۔ البتہ تشہد میں الا اللہ کہنے کے بعد شہادت کی انگلی کی طرف نظر رکھنا چاہئے)

۴﴿ **قرأت فاتحہ:** سورہ فاتحہ کی تلاوت نماز کا چوتھا فرض ہے۔ ہر رکعت میں کامل سورہ فاتحہ کی تلاوت لازم ہے۔ لیکن مسبوق کے لیے فرض نہیں با جماعت نماز کے دوران جب کوئی شخص اس حالت میں نماز میں شامل ہو جب امام قرات ختم کر کے رکوع میں جا رہا ہوں تو ایسے شخص کو مسبوق کہا جاتا ہے۔ مسبوق کو سورہ فاتحہ سے کچھ

حصے پڑھنے کا وقت مل جائے تو جتنا پڑھنا ممکن ہو پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہئے۔ سورہ فاتحہ میں جملہ سات آیتیں ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی ان سات آیتوں میں ایک ہے۔ فاتحہ کے تمام حروف کے مخارج کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا چاہئے۔ ایک حرف بھی چھوٹ جائے یا مخرج بدل کر دوسرے حرف کے تلفظ میں بدل جائے تو نماز فاسد ہوگی۔ سیکھنے کا موقع ملنے کے باوجود نہ سیکھ کر اس طرح پڑھنے والے کی نماز بھی فاسد ہوگی۔ سورہ فاتحہ میں جملہ ۱۴ تشدیدات ہیں ان کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا لازم ہے ایک تشدید اگر چھوٹ جائے تو ایک حرف چھوڑنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ تشدید والا حرف درحقیقت دو حروف ہوتے ہیں اس لیے تشدید چھوٹنے سے فاتحہ مکمل نہیں ہوگا۔ قرآن مجید کی ترتیب سے ہر آیت پڑھنا چاہئے اور ہر ایک کے بعد دوسری فوری پڑھنا چاہئے۔ ہر آیت پر سانس لینے کی دیری سے زیادہ نہیں رکنا چاہئے البتہ لکنت کی وجہ سے یا یاد نہ ہونے کی وجہ سے باقی حصہ یاد کرتے ہوئے رک رک کر پڑھیں تو کوئی ضرر نہیں۔ اس طرح کی وجوہات کے علاوہ اگر فاتحہ کے درمیان طویل وقفہ کریں تو دوبارہ لوٹانا لازم ہے۔ اسی طرح نماز سے غیر متعلق کوئی ذکر درمیان میں پڑھیں تو سوہ فاتحہ کو لوٹانا لازم ہے۔ مثلاً سورہ فاتحہ کی تلاوت کے درمیان چھینک آئے اور الحمد للہ کہہ دیں تو فاتحہ لوٹانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ذکر نماز سے متعلق نہیں۔ نماز سے متعلق ذکر اگر سورہ فاتحہ کے درمیان کہیں تو باقی حصہ فوراً پڑھ لینا کافی ہے۔ شروع سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً امام کے سورہ فاتحہ ختم ہونے کے بعد ان کے ساتھ آمین کہیں یا امام کے ساتھ سجدہ تلاوت کریں یا امام کسی آیت پر رک

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

جائے تو ان کو یاد دلائیں یہ سب نماز سے متعلق اذکار ہیں۔ جن کو فاتحہ کے درمیان کہیں تو فوراً باقی حصہ پڑھ لینا کافی ہے شروع سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ سورہ فاتحہ نہ جاننے والے کا فوراً سیکھ لینا لازم ہے۔ کم از کم اتنا تو سیکھنا ہی چاہئے کہ دیکھ کر پڑھ سکیں۔ نماز کا وقت قضا ہونے سے پہلے سیکھ سکتا ہے تو سیکھنا لازم ہے اگر کہیں اور سے قرآن پڑھ سکتا ہے تو سات آیتیں پڑھنا چاہئے۔ یا سورہ فاتحہ کی کچھ آیتیں اگر یاد ہیں تو انہیں دہرانا چاہئے۔ یہ بھی نہیں جانتے تو سات طرح کا ذکر یا دعا پڑھنا چاہئے۔ اگر ذکر یا دعا عربی میں نہیں جانتے ہیں تو اس کا دوسری زبان میں ترجمہ جاننے والا ترجمہ پڑھنا چاہئے لیکن قرآن کا ترجمہ یا سورہ فاتحہ کا ترجمہ پڑھنا جائز نہیں۔ سورہ فاتحہ کے بجائے پڑھی جانے والی دعائیں یا اذکار کے حروف (۱۵۵) حروف سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ سورہ فاتحہ کے حروف کی تعداد (۱۵۵) ہے۔ کچھ بھی نہ جاننے والا اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں فاتحہ پڑھی جاتی ہو۔

تکبیر تحریمہ کے فوری بعد توجیہہ پڑھنا سنت ہے۔

توجیہہ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً مُسْلِماً وَّمَآاَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلاَتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو ہو کر، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم

ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں)۔ توجیہ فرض نماز اور سنت نماز دونوں میں پڑھنا سنت ہے جنازہ کی نماز میں سنت نہیں۔ توجیہ کا وقت تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے ہے۔ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم پڑھنا شروع کریں تو توجیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ مقتدی کو تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً بیٹھنا پڑے تو توجیہہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے مقتدی اسی وقت توجیہہ پڑھ سکتا ہے جبکہ مکمل سورہ فاتحہ پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا اس کے لیے ممکن ہو۔ توجیہہ اتنی آواز میں پڑھنا چاہئے کہ خود کو سنائی دے سکے۔ سورہ فاتحہ سے پہلے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے۔ اس کو ہر نماز میں ہر رکعت میں حتی کہ جنازہ کی نماز میں بھی پڑھنا مسنون ہے۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کریں تو توجیہہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ سری نماز اور جہری نماز دونوں میں اسے آہستہ پڑھنا چاہئے۔ سورہ فاتحہ کی ہر آیت کے آخر میں وقف کرنا مسنون ہے۔ جس کی آیتیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، سات ہیں۔ ان سات میں بسم اللہ بھی شامل ہے۔ فاتحہ کے آخر میں آمین کہنا سنت ہے۔ خارج نماز میں بھی مسنون ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری چیز اگر پڑھیں تو آمین کہنے کا وقت گزر جائے گا۔ لیکن رب اغفرلی کہنے سے وقت ختم نہیں ہوتا بلکہ اس طرح کہنا سنت ہے۔ جہری نمازوں میں آمین بھی جہری کہنا مسنون ہے امام کے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد مقتدی کو آمین کہنا سنت ہے۔ مقتدی کو امام کے آمین کہنے کے ساتھ آمین کہنا چاہئے۔ اگر امام نہ کہیں تو بھی مقتدی آواز سے آمین کہنا چاہئے یہ حکم امام کی تلاوت سننے والے مقتدیوں کے لیے ہے تلاوت نہ سننے والے مقتدی کو یہ سنت نہیں۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سری تلاوت والی نمازوں میں آمین بھی سری کہنا چاہیے۔
فرض نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں کسی سورہ کی تلاوت سنت ہے۔ جس کو فاتحہ کے بعد پڑھنا چاہیے۔ پہلی رکعت میں بڑا سورہ اور دوسری رکعت اس کی بہ نسبت چھوٹا سورہ پڑھنا سنت ہے۔ قرآن کی ترتیب کے مطابق پہلی رکعت میں پڑھے جانے والے سورہ کے بعد کا سورہ دوسری رکعت میں پڑھنا مسنون ہے۔ بعد کی سورۃ اگر بڑی بھی ہے تب بھی ترتیب کے مطابق بعد کی ہی سورہ پڑھیں۔

امام کی قرأت اگر مقتدی کو سنائی دے رہی ہے تو مقتدی کو امام کی قرأت سننا چاہیے، سنائی نہ دے رہی ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ضم سورۃ پڑھنا سنت نہیں ہے۔

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ''سورہ سجدہ'' (۳۲ ویں سورہ) اور ''سورہ دہر (ھل اتی علی الانسان) (۷۶ ویں سورہ) پڑھنا اور جمعہ کی شب کی عشا میں اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ (۶۲ ویں سورہ) اور سورہ منافقون (۶۳ ویں سورہ) یا سورہ اعلی (۸۷ ویں سورہ) اور سورہ غاشیہ (۸۸ ویں سورہ) پڑھنا اور شب جمعہ کی مغرب میں سورہ کافرون (۱۰۹ ویں سورہ) اور سورہ اخلاص (۱۱۲ ویں سورہ) پڑھنا خاص سنت ہے۔ جمعہ کی نماز میں کافرون اور اخلاص پڑھنا بھی سنت ہے۔

تکبیر تحریمہ اور توجیہہ پڑھنے کے درمیان توجیہہ اور اعوذ باللہ کے درمیان تعوذ اور بسم اللہ کے درمیان فاتحہ کے بعد اور آمین کہنے سے پہلے آمین اور ضمہ سورہ کے درمیان اور رکوع سے پہلے یا رکوع کی تکبیر کے درمیان سبحان اللہ کہنے کی مقدار رکنا سنت ہے۔ تنہا نماز پڑھنے والا اور امام مغرب وعشا کے ابتدائی دو رکعتوں میں اور فجر

کی نماز میں سورہ فاتحہ اور ضمہ سورہ جہری پڑھنا چاہیے مابقیہ تمام فرض نمازوں مین سری قرات پڑھنا چاہیے۔ جمعہ کی نماز، رمضان کی وتر غروب آفتاب سے طلوع آفتاب کے درمیان پڑھی جانے والی فرض قضا نمازوں میں اور رات کے طواف کی سنت نماز میں جہری قرات سنت ہے۔ عیدین کی نماز، نماز استسقاء، چاند گہن کی نماز، تراویح کی نماز میں بھی قرأت جہر سے کریں۔

مقتدی اور عورت کو ہر نماز میں سری قرأت پڑھنا چاہیے

۵﴾ رکوع: کمر سامنے کی طرف جھکا کر کھڑا رہنے کا نام رکوع ہے۔ یہ نماز کا پانچواں فرض ہے۔ دونوں پنجے گھٹنوں تک پہنچنے کی حد جھکنا چاہیے۔ اس طرح جھکنے سے رکوع کی فرضیت حاصل ہوگی۔ لیکن پیٹھ اور گردن ایک مسطح تختہ کی طرح ہموار رکھتے ہوئے کمر جھکائے رکھنا کامل رکوع ہے۔ یہ سیدھا رہنے کی طاقت رکھنے والے کے رکوع کی کیفیت ہے۔ جو شخص اگر ضعیفی کی وجہ سے یا جسم جھکا ہونے کی وجہ سے سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا ہے تو جتنا ہوسکے رکوع کے لیے جھکے۔ جھک نہ سکے تو سر سے اشارہ کرے اور سر سے اشارہ نہ کرسکے تو آنکھوں سے کرے۔ کھڑے رہنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اپنی پیشانی گھٹنوں کے برابر کرتے ہوئے بیٹھ کر جھکنا چاہیے۔ یہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کے لیے کم سے کم رکوع ہے۔ کامل رکوع یہ ہے کہ پیشانی سجدہ کی جگہ کے برابر کرتے ہوئے آگے کی طرف جھکنا چاہیے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین (دونوں ہاتھ کاندھوں کے برابر اٹھانا) سنت ہے۔ نماز کے ایک فعل سے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

دوسرے فعل کی طرف منتقل ہوتے وقت اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔لیکن رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے بجائے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہئے۔

ایک فعل سے دوسرے فعل میں داخل ہوتے وقت کہی جانے والی تکبیر اس فعل میں داخل ہونے تک کھینچنا سنت ہے۔یہ امام مقتدی تنہا نماز پڑھنے والا سبھی کے لیے سنت ہے۔امام ان کو جہری کہے مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والا سری کہے۔انگلیاں کھلی رکھ کر دونوں پنجوں سے گھٹنوں کو رکوع میں پکڑنا سنت ہے۔رکوع میں ہر سبحان ربی العظیم وبحمدہ تین بار کہنا بھی سنت ہے۔تنہا نماز پڑھنے والے اور صرف طویل نماز سے خوش ہونے والے مقتدیوں کے امام کے لیے گیارہ مرتبہ تک بڑھانا سنت ہے اس کے علاوہ ذیل کی دعا پڑھنا بھی ایسے لوگوں کے لیے سنت ہے۔

رکوع کی دعا: اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

پیٹ کو ران سے اٹھائے رکھتے ہوئے رکوع کرنا چاہئے۔عورت ہاتھوں کو بازؤوں سے سمیٹ کر پیٹ کو پیروں سے لگا کر رکوع کرے۔

۶﴾ **اعتدال**: رکوع میں جانے کے بعد پہلے کی حالت میں پلٹ آنے کا نام اعتدال ہے یہ نماز کا چھٹا فرض ہے۔یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا قیام کی طرف اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا بیٹھک کی طرف پلٹنا۔

رکوع سے اعتدال میں آتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا سنت ہے۔سیدھا

کھڑے ہونے کے بعد امام مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے کو تسمیع رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ بھی کہنا سنت ہے اس کے علاوہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اور اگر مقتدی راضی ہوں تو امام اور مقتدیوں کو بھی ذیل کی دعا پڑھنا سنت ہے۔

اعتدال کی دعا: اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔اعتدال میں مسنون ذکر وتسبیح کے بعد فجر کی نماز میں اور پندرہ رمضان کے بعد کے دنوں کے وتر کی نماز میں آخری رکعت کے اعتدال میں قنوت پڑھنا سنت ہے۔

قحط، دشمن کا خوف، وبا، جیسی عام ہلاکت کا خوف مسلمانوں کو لاحق ہو جائے تو ہر فرض نماز کے آخری رکعت کے اعتدال میں قنوت پڑھنا سنت ہے۔

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَاقَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَاقَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

اے اللہ تو نے جنہیں ہدایت دی ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے۔اور جنہیں تو نے عافیت دی ان کے ساتھ مجھے عافیت عطا فرما۔اور جن کی تو نے حفاظت فرمائی ہے ان کے ساتھ میری بھی حفاظت فرما۔اور برکت عطا فرما اس چیز میں جو تو نے دی ہے۔

اس چیز کے برے اثر سے مجھے بچا جو تو نے مقرر فرمایا ہے۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ بے شک تو حکم دیتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ اور وہ شخص بے عزت نہیں ہوا جس کا تو دوست بنا اور وہ شخص عزت نہیں پاتا جس نے تجھ سے دشمنی کی۔ تو برکت والا ہے اے ہمارے رب اور تو بلند و بالا ہے۔ پس تمام تعریف تیرے لیے ہے اس چیز پر جو تو نے قضا فرمایا ہے۔

قنوت کے بعد سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھنا بھی سنت ہے۔

درود شریف: وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

درود کے بعد: اِغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ کہنا بھی بہتر ہے۔

قنوت دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کاندھوں کے برابر اٹھا کر پڑھنا چاہئے۔ خوف کی حالت میں پڑھی جانے والی قنوت میں الٹا ہاتھ پھیلانا سنت ہے۔ عام دعاؤں کی طرح قنوت کے بعد ہاتھوں کو چہرہ پر ملنا مکروہ ہے امام کو قنوت جہری اور مقتدی کو سری پڑھنا چاہئے۔ جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ تک امام بلند آواز سے قنوت پڑھے اور مقتدی بلند آواز سے آمین کہے۔ اور فَاِنَّكَ تَقْضِيْ سے آخر تک آہستہ امام کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ امام قنوت میں جمع کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اهدنی وعافنی وغیرہ کے بجائے اِهْدِنَا وَعَافِنَا وَتَوَلَّنَا وَبَارِكْ لَنَا وَقِنَا پڑھنا چاہئے۔

۷﴾ **دو سجدے کرنا:** نماز کا ساتواں فرض ہر رکعت میں دو سجدے کرنا ہے۔ سات اعضا زمین پر ٹیک کر سجدہ کرنا لازم ہے۔ پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پیر کی انگلیوں کے نچلے حصے زمین پر ٹیکانا لازم ہے۔ اگر پیشانی پر کپڑا یا کوئی اور چیز ہے تو ہٹا کر سجدہ کرنا واجب ہے۔ نماز پڑھنے والا کسی چیز کو اٹھا کر اس پر پیشانی رکھے یا اپنی حرکت کے ساتھ حرکت کرنے والی چیز پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرلے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ آستین وغیرہ۔ پیشانی کے بجائے عمامہ یا ٹوپی اوڑھنی یا پیشانی پر لٹکے ہوئے بال زمین پر لگا کر سجدہ کریں تو سجدہ نہیں ہوگا۔ زخم وغیرہ کی وجہ سے پیشانی پر اگر پٹی باندھی ہوئی ہے اور اس کا نکالنا تکلیف کا باعث ہے تو اسی پر سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ سر کا وزن پیشانی پر کرتے ہوئے سجدہ کرنا چاہئے۔ پیٹھ اور سرین سر سے اونچے رکھتے ہوئے سجدہ کرنا چاہئے۔ بیماری یا کسی تکلیف کی وجہ سے اونچا نہ رکھ سکیں تو جیسا ہو سکے سجدہ کر لینا چاہئے۔ قدموں کو اور ہتھیلیوں کو برہنہ زمین پر ٹیکنا سنت ہے۔ یعنی دستانے یا پاتابے پہنے بغیر رکھنا سنت ہے۔ ناک ٹیکنا بھی سنت ہے۔ پہلے دونوں گھٹنے اس کے بعد دونوں ہتھیلیاں اسکے بعد پیشانی اور ناک ایک ساتھ زمین پر ٹیکنا سنت ہے۔ دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت فاصلہ رکھنا بھی سنت ہے۔ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی قبلہ رخ کرتے ہوئے کاندھوں کے برابر زمین پر ٹیکنا مسنون ہے۔ پیروں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ کرتے ہوئے قدموں کو کھڑا رکھنا سنت ہے۔ مرد کا دونوں ہاتھوں کو بازوؤں سے جدا رکھتے ہوئے پیٹ کو رانوں سے اٹھاتے ہوئے سجدہ کرنا مسنون ہے۔ عورت کو ہاتھوں کو بازوؤں سے لگا کر پیٹ کو ران سے چمٹا کر سجدہ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کرنا چاہئے۔

سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ تین بار کہنا سنت ہے۔ تنہا نماز پڑھنے والے اور صرف طویل نماز کو پسند کرنے والے مقتدیوں کے امام کے لیے گیارہ مرتبہ تک بڑھانا مسنون ہے۔ ان کے لیے ذیل کی دعا بھی سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

۸﴾ **دونوں سجدوں کے درمیان جلوس:** دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا نماز کا آٹھواں فرض ہے۔ اس جلوس کو اور اعتدال کو ان کے محل پر پڑھنے کی دعا اذکار کی بقدر دیر سے زیادہ طویل نہیں کرنا چاہئے۔ اس بیٹھک میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ ۔ پڑھنا سنت ہے۔ جلسہ میں حالت افتراش بیٹھنا سنت ہے۔ افتراش بائیں ٹخنے پر اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ ٹخنے کی پشت زمین پر اور داہنا پاؤں اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے کنارے زمین پر قبلہ کی طرف مڑے ہوئے ہوں ۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں کھلی ہوئی قبلہ رخ ہوں۔ دونوں سجدوں کے بعد قیام کی طرف لوٹتے وقت تھوڑا سا بیٹھ کر اٹھنا سنت ہے۔ یہ بیٹھک بھی سجدوں کے درمیان کی بیٹھک کی طرح یعنی افتراش کی ہیئت میں بیٹھے ۔ اٹھتے وقت دونوں ہتھیلیاں زمین پر ٹیکتے ہوئے اٹھنا چاہئے۔

۹﴾ **طمانیت:** حرکت تھمنے تک رکنا یہ نواں فرض ہے۔ رکوع میں اعتدال میں دونوں سجدوں میں سجدوں کی درمیانی بیٹھک میں حرکت تھمنے تک رکنا فرض ہے۔ اگر بغیر رکے جلدی میں یہ ارکان ادا کرلیں تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۰﴾ **آخری تشہد پڑھنا:** یہ نماز کا گیارہواں فرض ہے تشہد کی کامل صورت درج ذیل ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: جملہ تحیتیں، برکت والی چیزیں تمام نمازیں اور نیک اعمال اللہ کے لیے ہے۔ سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں اے نبی! آپ پر ہو۔ اور سلامتی ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نماز میں آخری تشہد پڑھنا فرض ہے۔ تین یا چار رکعت والی نمازوں میں دوسری رکعت میں تشہد پڑھنا فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ دونوں میں بھی تشہد کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

فرض تشہد میں ایک حرف بھی چھوٹنا نہیں چاہئے۔ کسی بھی حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا نہیں چاہئے۔ کلمات کے درمیان طویل وقفہ کے بغیر ترتیب سے پڑھنا چاہئے۔ اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔

۱۲﴾ **آخری تشہد کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا:** یہ نماز کا بارہواں فرض ہے۔ سنت تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے آل پر درود

شریف پڑھنا سنت نہیں۔ دونوں درودوں میں کم سے کم اللھم صلی علی محمد کہنا کافی ہے۔ لیکن فرض تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا سنت اور زیادہ بہتر ہے۔ آخری تشہد میں حضور اکرم ﷺ کی آل پر درود پڑھنا بھی سنت ہے جو درود ابراہیمی میں شامل ہے۔

درود ابراہیمی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (فتح المبین ص ۳٦) نام محمد اور ابراہیم سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔

آخری تشہد اور درود پڑھنے کے بعد دعا بھی سنت ہے۔ یہ دعا دینی و دنیاوی دونوں کی جا سکتی ہے۔ لیکن نماز میں پڑھنے کے لیے حضور اکرم ﷺ سے روایت کردہ دعا پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ جن میں سے ذیل کی یہ دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (فتح المعین ص ۳۸،۳۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔ (رواہ مسلم) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (رواہ البخاری، فتح المبین ۳۸)

امام کے لیے سنت ہے کہ دعا کو تشہد اور درود شریف کی مقدار سے زیادہ طویل نہ کرے۔ پہلے تشہد کے بعد دعا کرنا امام اور تنہا نماز پڑھنے والے دونوں کے

لیے مکروہ ہے۔ امام سے پہلے التحیات اور درود پڑھ چکے تو ایسے مقتدی کے لیے دعا میں کراہت نہیں بلکہ ان کے لیے سنت ہے۔

مسبوق یعنی بعد میں آ کے جماعت میں شامل ہونے والے مقتدی کے لیے امام کے آخری تشہد کے بعد دعا پڑھنا سنت ہے۔ التحیات، درود شریف اور دعا وغیرہ عربی میں پڑھنا چاہئے۔ اگر نہیں جانتے ہیں تو سیکھنا چاہئے۔ عربی میں نہ جاننے والا عارضی طور پر ہو سکے تو ان کا ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ فرض کا ترجمہ پڑھنا فرض اور سنت کا ترجمہ پڑھنا سنت ہے۔ نماز میں پڑھنے کے لیے روایت کردہ تمام ذکر و دعا کا یہی حکم ہے۔

عربی نہ جاننے والا دوسری زبانوں میں ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن عربی جاننے والے کو دوسری زبانوں میں ترجمہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگر وہ ترجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی۔ نماز میں پڑھنے کے لیے حدیث میں روایت شدہ ذکر و دعا کے علاوہ اذکار و دعا کے ترجمے نماز میں نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگر پڑھیں تو عربی نہ جاننے والے کی نماز بھی فاسد ہوگی۔

۱۰) قعدہ اخیرہ: آخری تشہد اور درود شریف اور سلام کے لیے بیٹھنا یہ نماز کا دسواں فرض ہے۔ جس میں فرض کے لیے بیٹھنا فرض اور سنت کے لیے بیٹھنا سنت ہے۔ کسی بھی طرح بیٹھنا جائز ہے۔ لیکن آخری تشہد کے لیے دایاں قدم کھڑا رکھنا اور بایاں قدم دائیں قدم کے نیچے سے باہر نکالتے ہوئے بائیں سرین زمین پر ٹیک کر بیٹھنا سنت ہے۔ اس طرح کی بیٹھک کو تورک کہتے ہیں۔ اس کے سوا تمام بیٹھک میں افتراش سنت ہے۔ اگر سجدہ سہو کرنا ہے تو آخری قعدہ میں بھی افتراش سنت ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تشہد کے لیے بیٹھتے وقت بائیں ہاتھ کا پنجہ انگلیوں کو کھلی رکھ کر گھٹنے کے برابر رکھنا سنت ہے۔ اور دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کے علاوہ انگلیوں کو موڑ کر انگوٹھے کو شہادت کی انگلی کے جڑ سے لگا کر ہتھیلی ران پر گھٹنے کے برابر رکھنا سنت ہے۔ شہادت کی انگلی جھکائے رکھنا اور الا اللہ کہتے وقت اٹھانا سنت ہے۔ نماز ختم ہونے تک یا قیام کے لیے اٹھنے تک اسی طرح رکھنا سنت ہے۔

۱۳﴾ سلام: پہلا سلام کہنا نماز کا تیرہواں فرض ہے۔ جس کے الفاظ "السلام علیکم" ہیں یہی الفاظ کہنا فرض ہے اس کے اخیر میں ورحمۃ اللہ کہنا سنت ہے یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا سنت دوسرا سلام کہنا بھی سنت ہے لیکن اگر پہلے سلام کے بعد وضو ٹوٹ جائے یا نماز فاسد ہوجانے والی کوئی حرکت سرزد ہوجائے تو دوسرا سلام کہنا حرام ہے۔ پہلے سلام میں دائیں جانب اور دوسرے سلام میں بائیں جانب پلٹ کر دیکھنا (سر کو پھیرنا) سنت ہے۔ قبلہ کی طرف چہرہ کرتے ہوئے سلام شروع کرنا اور چہرہ پلٹنا ختم ہونے تک سلام کے الفاظ مکمل کرنا سنت ہے۔ امام اپنے دونوں سلام ختم کرنے کے بعد مقتدی سلام شروع کرے۔

۱۴﴾ ترتیب: مذکورہ چیزوں کو اپنے اپنے محل پر سلسلہ سے بجالانا چاہئے۔ یہ نماز کا آخری فرض ہے۔ کسی رکن فعلی کو جان بوجھ کر کے محل سے پہلے ادا کیا تو نماز فاسد ہوگی۔ مثلاً رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا تو نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح ارکان قولی میں سلام کو اس کے محل سے پہلے عمداً کہہ لیں تو نماز فاسد ہوگی۔ سلام کے علاوہ ارکان قولی کو ان کے محل سے پہلے کہہ لیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن پہلے کہا گیا رکن بے محل ہوگا۔ اس کو دوبارہ اس کے محل پر کہنا لازم ہوگا مثلاً التحیات پڑھنے سے پہلے اگر کسی نے درود

پڑھ لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی لیکن پھر التحیات پڑھنا اور اس کے بعد دوبارہ درود شریف پڑھنا لازم ہے۔ اگر ایسا نہ پڑھیں تو نماز درست نہیں ہوگی۔ مذکورہ احکام عمداً فرائض کو بے محل ادا کرنے کے ہیں۔ بھول کر اگر ارکان بے محل ادا کریں تو اس کا حکم اس طرح ہے۔ اگر ایک رکن ادا کرنا بھول جائے اور بعد کے ارکان ادا کرلیں تو چھوٹے ہوئے فرض کے بعد ادا کیے ہوئے ارکان بے محل ہوں گے۔ جن کا شمار نہیں کیا جائے گا تنہا نماز پڑھنے والے یا امام سے اس طرح بھول ہوجائے اور دوسری رکعت میں وہی فرض ادا کرنے سے پہلے یاد آجائے تو فوراً چھوٹا ہوا فرض ادا کریں۔ اس کے بعد ترتیب سے باقی فرائض ادا کرنا لازم ہے۔ بھول ہونے کے بعد سے یاد آنے تک کیے ہوئے ارکان بے فائدہ ہوں گے۔ مثلاً رکوع سے پہلے کوئی سجدہ کیا اور آئندہ رکعت مین رکوع کرنے سے پہلے یاد آجائے تو فوراً رکوع کرنا چاہئے۔ اس کے بعد اعتدال سجدہ درمیانی جلوس دوسرا سجدہ کرنا چاہئے یاد آنے تک کیے ہوئے کسی عمل کا شمار نہیں ہوگا۔

اگر چھوٹا ہوا فرض دوسری رکعت میں وہی فرض ادا کرنے کے بعد یاد آجائے تو اس رکعت میں کیے ہوئے اعمال کا اس پہلی رکعت کے اعمال میں شمار ہوگا چھوٹے ہوئے رکن سے دوبارہ وہی رکن ادا کرنے تک کیے ہوئے تمام اعمال بے فائدہ ہوں گے مثلاً رکوع کرنا تھا بھول کر سجدہ کرلیا اور بعد کے امور ادا کر کے دوسری رکعت میں رکوع کرنے کے بعد یاد آگیا کہ رکوع بھول گیا تھا تو اب کیا ہوا رکوع اس بھولے ہوئے رکوع کے قائم مقام شمار ہوگا رکوع کے بغیر کیے ہوئے سجدے جلوس وغیرہ بے فائدہ ہوں گے جس کی وجہ سے آخر میں ایک رکعت کم ہوگی جس کی تکمیل کرنی ہوگی۔ اگر مقتدی ایک فرض بھول کر

دوسرے فرض میں داخل ہوا تو پھر بھولے ہوئے فرض کی طرف لوٹنا نہیں چاہئے۔ بلکہ امام کے ساتھ ارکان میں شامل ہونا چاہئے۔ اس ایک رکن چھوٹنے کی وجہ سے اس کی تکمیل کے لیے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ادا کرنا چاہئے۔ مثلاً ایک مقتدی رکوع کرنا بھول کر امام کے ساتھ سجدہ میں چلا گیا تو وہ پھر سجدہ سے رکوع کی طرف نہ لوٹے۔ امام ہی کے ساتھ تمام ارکان ادا کرے اور امام سلام پھیرنے کے بعد اس چھوٹے ہوئے رکوع کے بدلہ میں مکمل ایک رکعت ادا کرے۔

نماز ملحوظ رکھنے کے لئے چند امور

دل کو تمام دیگر چیزوں سے خالی رکھ کر بھر پور ہوش اور چستی کے ساتھ نماز میں داخل ہونا چاہئے سستی و کاہلی کے ساتھ نماز میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ جو سنت کے خلاف ہے۔ نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہئے نماز میں ہر موقع پر ادا کرنے کے امور کے سوا کسی اور کا خیال دل میں نہ لانے کا نام قلبی خشوع ہے۔ اسی طرح نماز میں ہر عضو کو ان کے رکھنے کی جگہ رکھنا اور کوئی ایسا کام اعضا سے نہیں کرنا جس کا کرنا نماز میں مناسب نہیں۔ اس طرح خشوع و خضوع کے بغیر نماز پڑھیں تو نماز کی ظاہری صورت تو درست ہوگی لیکن نماز کی خاص فضیلتیں حاصل نہیں ہوں گی۔ ہمارے ظاہر باطن علانیہ پوشیدہ ہر چیز کو جاننے والے ہر چیز پر قدرت رکھنے والے مالک الملک کی بارگاہ میں اس سے ہم کلام ہو رہا ہو اور اس سے میرا آمنا سامنا ہو رہا ہے کا احساس اگر دل میں پیدا کرتے ہوئے نماز پڑھیں تو خشوع و خضوع پیدا ہوگا۔ زبان سے کہے جانتے ہوئے کلمات کا ترجمہ جانتے ہوئے ان میں فکر کرتے ہوئے نماز پڑھنا سنت ہے۔ نماز میں نظر

سجدہ کی جگہ کرنا سنت ہے۔ لیکن التحیات میں الا اللہ کہتے وقت دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھانا اور اس کی طرف نظر رکھنا سنت ہے۔ نماز میں آنکھیں میچنا سنت کے خلاف ہے صرف چہرا پلٹاتے ہوئے بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا اور اوپر کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔ بعض علماء نماز میں پلٹ کر دیکھنا حرام قرار دیتے ہیں صرف چہرہ پلٹانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی سینہ قبلہ کی طرف پلٹانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن کھیل تماشہ کرتے ہوئے صرف چہرہ پلٹائیں تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی نماز پڑھنے والے کے سامنے دیوار، ستون جیسے ساتر کا ہونا سنت ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو کوئی عصا یا چھڑی کو سامنے گاڑھنا چاہئے۔ اس ساتر کی اونچائی دو تہائی ہاتھ یا اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اگر اتنی اونچائی نہ ہو تو وہ ساتر نہیں کہلائیگا۔ اگر کوئی مرد قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھا ہوا ہے تو اس کو بھی ساتر بنایا جاسکتا ہے۔ نمازی کے چہرہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنے والے کو ساتر نہیں بنایا جاسکتا۔ ہر سامنے کی صف پیچھے والوں کے لیے ساتر شمار ہوگی۔ اگر ایسی چیزیں ساتر بنانے کے لیے نہ ملیں تو ایک جانماز بچھانا چاہئے اگر وہ بھی نہ ملے تو ایک لکیر کھنچنا چاہئے۔

ستون، دیوار، عصا جیسے ساتر اور نمازی کے درمیانی فاصلہ تین ہاتھ یا اس سے کم ہونا چاہئے۔ اگر درمیان فاصلہ تین ہاتھ سے زیادہ ہو جائے تو وہ ساتر میں شمار نہیں ہوگا۔ نمازی اور ساتر کے درمیان سے گزرنا کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اگر کوئی گزر جائے تو اسے روکنا نمازی کے لیے سنت ہے۔ لیکن نمازی سے سرزد ہونے والی بعض غلطیوں کی وجہ سے اس طرح گزرنا حرام نہیں ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ گزرنا حرام نہیں کوئی گزر جائے تو انہیں روکنا حرام ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

نمازی کی وہ غلطیاں جن کی وجہ سے نمازی کے سامنے سے گزرنا حرام نہیں ہوتا

۱﴾ کسی سے ناجائز قبضہ کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا: غیر سے قبضہ کی ہوئی زمین پر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اگر نماز پڑھیں تو ایسے وقت نمازی اور ساتر کے درمیان سے گزرنا حرام نہیں۔ گزرنے والے کو حالت نماز میں روکنا حرام ہے۔ کیونکہ زبردستی سے یا کسی ناجائز طریقہ سے چھینی ہوئی زمین پر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نماز نہیں پڑھنا چاہیے اس طرح کی نماز تو درست ہوگی۔ لیکن نماز کی خاص فضیلت اور اجر نہیں ملے گا۔ اسی طرح سامنے لگایا ہوا ساتر اگر کسی کا چرایا ہوا یا چھینا ہوا ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ اس کے سامنے سے گزرنا بھی حرام نہیں۔

۲﴾ راستہ میں نماز پڑھنا: جس راستہ پر لوگ عموماً چلا کرتے ہیں وہاں یا مسجد کے دروازہ کے سامنے نماز پڑھنا نمازی کی غلطی ہے۔ ایسی جگہوں پر نماز پڑھنے والوں کے سامنے سے گزرنا حرام نہیں۔ سامنے کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کی صف میں نماز پڑھنے والے کا یہی حکم ہے ان کے سامنے سے آگے کے صف میں جایا جاسکتا ہے۔

۳﴾ بیل بوٹے تراشے ہوئے یا مزین بنائے ہوئے ساتر کے سامنے نماز پڑھنا: خوش نما بنایا ہوا ستون دیوار جیسے چیزوں کے سامنے اس کی خوش نمائی کو دیکھتے ہوئے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا حرام نہیں۔

مکروہات نماز

پیشاب پاخانہ کی ضرورت یا ریح خارج کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو نماز سے پہلے ان ضروریات سے فارغ ہونا سنت ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت اس طرح کی ضرورت پیش آئے تو فارغ ہوئے بغیر نماز میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ تکبیر تحریمہ سے پہلے اس طرح کی ضرورت پیش آجائے اور نماز کے دوران دوبارہ اس طرح کی ضرورت پیش ہونے کا امکان ہے تو نماز میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ کھانا کھانے کی ضرورت ہو تو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نماز میں داخل ہونا سنت ہے۔ یہ ایسے وقت سنت ہے جبکہ ان ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے کی وسعت وقت میں ہو۔ اگر وقت تنگ ہو تو ضروریات سے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھنا چاہئے۔ اس طرح نماز پڑھنے سے ناقابل برداشت تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو ضرورت رفع کرنے کے لیے نماز کو توڑنا جائز ہے۔

بلا کسی عذر کے کمر میں ہاتھ دے کر نماز میں کھڑا رہنا اور ایک پیر پر کھڑا رہنا بھی مکروہ ہے۔ رکوع میں حد سے زیادہ جھکنے میں بھی کراہت ہے۔ نماز میں مردوں کا سر اور کاندھا کھلا رکھنا بھی مکروہ ہے۔ نماز میں سر اور کاندھا چھپانا مردوں کے لیے سنت ہے عورت کو چونکہ تمام جسم ستر ہے لہٰذا چھپانا واجب ہے۔ عام راستے پر جہاں لوگ چلا کرتے ہیں نماز پڑھنے میں کراہت ہے۔ جوا کھیلنے کی جگہ پر اور راستہ پر ٹیکس وصول کرنے کی جگہ جیسے حرام کام کی جگہ نماز پڑھنے میں کراہت ہے۔ نماز کے وقت یہ حرام کام نہیں ہو رہا ہے ہیں تو بھی ایسی جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ نجاست کی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

طرف رخ کر کے نماز نہیں پڑھنا چاہئے نجاست کے اوپر جانماز یا حصیر وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ اس میں بتا چکے کہ نجاست جسم سے مس کرتے ہوئے نماز پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی۔ کچرا ڈالنے کی جگہ پر اور حمام میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔ یہ بھی کراہت ہے۔ قبرستان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر پرانی قبر کھود کر اس میں دوبارہ تدفین ہوئی ہے تو جانماز بچھا کر پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ اگر دوبارہ نہ کھودی ہو یا شک ہو تو نماز صحیح ہوگی۔ قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

نماز کے بعد اذکار و دعا

فرض نماز کے بعد اذکار و دعا پڑھنا سنت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ خَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَتَوْفِیْقِ طَاعَتِکَ وَاِیْمَانِکَ یَااَللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳ مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳ مرتبہ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۳ مرتبہ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱ مرتبہ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۱۰ مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

وَلَایَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

ان کے علاوہ فجر کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بیٹھک بدلنے سے پہلے (پیروں کو ہٹانے سے پہلے) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ کہنا اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ اذکار و دعا کو سرّی پڑھنا چاہئے۔ جہری نہیں، لیکن باجماعت نماز پڑھتے وقت مقتدیوں کو سکھانے کا ارادہ ہے تو امام کو جہری پڑھنا چاہئے۔ امام کی دعا پر آمین کہنے والے مقتدی اگر ہیں تو امام کو جہری دعا کرنا چاہئے۔ امام دعا کرتے وقت مقتدی کو آمین کہتے رہنا چاہئے۔ امام جگہ چھوڑنے سے پہلے مقتدی جگہ نہیں چھوڑنا چاہئے امام کے بعد جگہ چھوڑنا مقتدیوں کے لیے سنت ہے۔

سجدہ سہو

نماز میں بھول چوک ہونے سے سجدہ سہو مسنون ہوتا ہے۔ دو سجدے اور درمیانی جلوس کے ساتھ سجدہ سہو کرنا چاہئے، سلام سے عین قبل اس کا وقت ہے۔ نماز کے فرض دو سجدے اور جلوس ہی کی طرح یہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ جو کچھ ان میں واجب ہے ان میں بھی واجب اور جو کچھ ان میں سنت ہے ان میں بھی سنت ہے۔ جن کی تفصیل پچھلے صفحات میں بیان ہو چکی ہے۔ سجدہ شروع کرتے وقت سجدہ سہو کی نیت واجب ہے۔ مختلف وجوہات سے یہ سجدہ سہو کرنا سنت ہو جاتا ہے۔ واجب نہیں۔ ان وجوہات کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ سنت ابعاض کا چھوٹ جانا۔

سنت ابعاض سات ہیں: نماز کی سنتوں میں ان سات کے علاوہ تمام سنتیں سنت

ہیات کہلاتے ہیں۔سنت ابعاض چھوٹ جانے سے سجدہ سہو سنت ہوتا ہے،سنت ہیآت چھوٹ جانے سے سجدہ سہو سنت نہیں ہوتا۔

سنت ابعاض: (۱) تشہد اولیٰ یعنی التحیات (۲) تشہد اولیٰ کے بعد سرکار دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھنا (۳) تشہد اولیٰ اور اس کے بعد درود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھنا (۴) فجر کی فرض نماز میں دوسری رکعت کے اعتدال میں اور رمضان کے آخری نصف (پندرہ رمضان کے بعد) کی وتر کی نماز میں آخری رکعت کے اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنا (۵) دعائے قنوت کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنا (۶) قنوت اور اس کے بعد درود کے لیے کھڑا رہنا۔(۷) آخری تشہد (التحیات) کے بعد اور قنوت کے بعد سرکار دو عالم ﷺ کے آل پر درود پڑھنا۔ان میں سے کوئی ایک چھوٹ جائے تو سجدہ سہو مسنون ہے۔بھول کی وجہ سے چھوٹ جائے یا بالعمد ترک کریں، ہر دونوں حالت میں سجدہ سہو مسنون ہوتا ہے۔ان میں کسی ایک کے چھوٹ جانے کا شبہ ہو جائے تو بھی سجدہ سہو مسنون ہو جاتا ہے۔

۲ نماز میں پڑھی جانے والی باتوں کو بے محل پڑھنا:

نماز میں پڑھی جانے والی باتوں کو اگر بے محل پڑھیں تو سجدہ سہو مسنون ہو جاتا ہے۔بعض باتیں بالعمد غیر محل پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائیگی۔جن میں ایک سلام ہے دوسرا احرام کی نیت کے ساتھ تکبیر کہنا۔ان کو اگر غفلت سے بے محل کہیں یا ان کے علاوہ دیگر پڑھنے کی باتیں بالعمد یا سہواً (بھول سے) بے محل پڑھ لیں تو سجدہ سہو مسنون ہو جاتا ہے۔یہ باتیں فرض ہوں یا سنت اگر بے محل کہیں تو سجدہ سہو مسنون ہو جائے گا۔

مثلاً سورہ فاتحہ اور ضمہ سورہ پڑھنے کا محل رکوع سے پہلے قیام ہے۔ان دونوں میں کسی ایک کو رکوع میں یا سجدہ میں یا قعدہ میں اگر پڑھ لیں تو سجدہ سہو مسنون ہو جائے گا۔اسی طرح قنوت کا محل آخری اعتدال ہے۔اس اعتدال کے بجائے رکوع سے پہلے قیام میں یا رکوع یا سجدے میں یا جلوس میں پڑھ لیا یا قنوت پڑھنا سنت نہیں تھا اور نماز کے آخری اعتدال میں قنوت کے ارادہ سے کوئی دعا پڑھ لیا۔ان تمام حالتوں میں سجدہ سہو مسنون ہو جاتا ہے۔ اسی طرح التحیات کی بیٹھک کے علاوہ کسی دوسری حالت میں التحیات یا درود شریف پڑھ لیا ۔ان تمام حالتوں میں سجدہ ہو مسنون ہو جاتا ہے۔ہر محل پر پڑھنے کے اذکار کو دوسرے محل میں اگر پڑھ لیں تو سجدہ سہو مسنون ہو جائے گا۔اگر رمضان کے مہینے کے آخری نصف کے سوائے کسی دوسرے تاریخ جیسے گیارہویں یا بارہویں رات کی وتر میں قنوت پڑھا جائے تو سجدہ سہو مسنون ہے۔

۳ بالعمد کرنے سے نماز فاسد ہو جانے والے امور بھول کر کرنا:

کسی ارکان فعلی کو بڑھانا یا کوئی چیز کھا لینا اعتدال یا سجدوں کے درمیانی بیٹھک کو بے ترتیب طویل کرنا یہ سب چیزیں بالعمد کرنے سے نماز فاسد ہوگی لیکن بھول کر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔سجدہ سہو مسنون ہو جائے گا۔

۴ رکعتوں کی تعداد میں شک واقع ہونا۔

شک کی بنیاد پر پڑھی گئی وہ رکعت جس کے زیادہ ہونے کا امکان ہے تو سجدہ سہو مسنون ہو جاتا ہے۔مثلاً چار رکعت والی نماز میں یہ رکعت تیسری ہے یا چوتھی کا شک واقع ہو جائے تو تیسری رکعت کا فیصلہ کرتے ہوئے مزید ایک رکعت پڑھ لینا چاہئے۔اسی لیے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

یہ پڑھی گئی رکعت پانچویں ہونے کا بھی امکان ہے۔ ایسی حالت میں سجدہ سہو مسنون ہوجائے گا۔ سلام سے پہلے شک دور ہوگیا اور اداشدہ رکعت کے چوتھی ہونے کا یقین ہوگیا تو بھی سجدہ سہو مسنون ہے۔ کیونکہ آخری رکعت شک کے ساتھ پڑھی گئی ہے۔ اور اگر تیسری رکعت یا چوتھی رکعت کا شک واقع ہوا رکعت مکمل ہونے سے پہلے ہی تیسری ہونے کا یقین ہوگیا تو ایسی حالت میں سجدہ سہو سنت نہیں۔ اور یہاں شک کے ساتھ پڑھی گئی رکعت پانچویں ہونے کا امکان نہیں۔ کیونکہ تیسری ہو یا چوتھی دونوں صورتوں میں پڑھنا ہی ہے۔ چوتھی رکعت میں داخل ہونے کے بعد شک دور ہوا تو سجدہ سہو سنت ہوجائے گا۔

یہ سجدہ سہو مسنون ہونے کی وجوہات کا بیان تھا۔ یہ تمام چیزیں تنہا نماز پڑھنے والے اور امام دونوں کے لیے مسنون ہے۔ صرف مقتدی کو اگر اس طرح کے وجوہات پیش آجائیں تو سجدہ سہو سنت نہیں۔ کیونکہ مقتدی کی ایسی بھول امام اٹھائے گا۔ لیکن آخری رکعت کے سجدے یا نیت یا تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی فرض کے چھوٹنے کا مقتدی کو آخری قعدہ میں شک واقع ہوجائے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو مزید ایک رکعت پڑھنا چاہئے۔ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز ادا کرتے وقت مسبوق سے مذکورہ وجوہات پیش آئے تو سجدہ سہو مسنون ہوجاتا ہے۔

امام کی بھول کی وجہ سے سجدہ سہو سنت ہوجائے تو مقتدی سے بھی وہ متعلق ہوجاتا ہے۔ امام اگر سجدہ سہو کرے تو مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہے۔ اگر امام سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی مقتدی کا سجدہ کرنا سنت ہے۔ امام کے ساتھ بعد میں آکے ملنے والا مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ اس کے علاوہ مسبوق کا اپنی نماز مکمل کرتے وقت سلام

سے پہلے سجدہ سہو کرنا سنت ہے (جو کہ امام کے سہو کے لیے ہے) سجدہ سہو کے وجوہات سرزد ہونے کے باوجود اگر امام سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی مسبوق کا اپنی نماز کے اختتام میں سجدہ سہو کرنا سنت ہے۔ سجدہ سہو کے وجوہات ایک سے زائد واقع ہوجائیں تب بھی دو ہی سجدہ سنت ہے۔ سجدہ سہو کئے بغیر اگر سلام پھیرلیں تو سجدہ سہو کا موقع فوت ہوجائے گا۔ اگر سلام پھیرنے کے بعد طویل وقت گزر جائے تو سجدہ سہو نہیں کیا جاسکتا۔ اگر طویل وقت گزرنے سے پہلے سجدہ سہو یاد آجائے تو کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سجدہ سہو کرنے کا مطلب نماز کی طرف لوٹ آنا ہے اس لیے سجدہ سہو کے بعد دوبارہ سلام پھیرنا فرض ہے۔ اگر سلام نہ پھیریں تو نماز فاسد ہوگی۔ سجدہ سہو کے وجوہات سرزد ہونے کے گمان سے اگر کوئی سجدہ کیا لیکن سجدہ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ گمان غلط تھا تو اس صورت میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا سنت ہے۔ حنفی امام کی اتباع میں سنت پڑھنے اور ترک کرنے میں دونوں صورتوں میں سجدہ سہو مسنون ہے۔ قنوت نازلہ ترک ہونے پر سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔

سجدہ سہو میں سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُوْ کہنا سنت ہے۔

سجدۂ تلاوت

قرآن میں بعض سجدہ کی آیتیں ہیں۔ جن کی تلاوت کے فوری بعد ایک سجدہ کرنا سنت ہے جس کو سجدہ تلاوت کہا جاتا ہے۔ قرآن میں اس طرح سجدہ کی چودہ (۱۴) آیتیں ہیں جن کی تفصیل یوں ہے:

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

شمار	سورہ نمبر	سورہ کا نام	آیت نمبر	پارہ
۱	۷	اعراف	۲۰۶	۹
۲	۱۳	رعد	۱۵	۱۳
۳	۱۶	نحل	۴۹	۱۴
۴	۱۷	اسراء	۱۰۹	۱۵
۵	۱۹	مریم	۵۸	۱۶
۶	۲۲	حج	۱۸	۱۷
۷	۲۲	حج	۷۷	۱۷
۸	۲۵	فرقان	۶۰	۱۹
۹	۲۷	نمل	۲۶	۱۹
۱۰	۳۲	الم سجدہ	۱۵	۲۱
۱۱	۴۱	حم سجدہ	۳۸	۲۴
۱۲	۵۳	نجم	۶۲	۲۷
۱۳	۸۴	انشقاق	۲۱	۳۰
۱۴	۹۶	علق	۱۹	۳۰

یہ آیتیں قرآن شریف میں خاص طور پر سجدہ کے نام سے نشاندہی کی گئیں ہیں جن میں کسی ایک آیت پڑھنے سے ایک سجدہ سنت ہوجاتا ہے۔نماز کے اندر پڑھیں تو نماز میں

اور نماز سے باہر پڑھیں تو باہر سجدہ سنت ہے۔

نماز میں تلاوت کا وقت قیام ہے(جو رکوع سے پہلے ہوتا ہے)اس قیام میں سجدہ کی آیت اگر تلاوت کریں تو سجدہ سنت ہوجائے گا۔اگر امام سجدہ کرے تو مقتدی بھی کرے اگر امام آیتِ سجدہ پڑھنے کے بعد بھی سجدہ نہ کرے تو مقتدی بھی سجدہ نہ کرے ورنہ نماز فاسد ہوگی یعنی سجدہ کرنے اور چھوڑنے دونوں میں امام کی اتباع کرے۔سجدہ کی آیت مکمل ہونے کے بعد ہی سجدہ کرے۔سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔نماز کے فرض سجدوں کی طرح یہ سجدہ کرنا چاہئے۔سجدہ کرنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے قیام میں لوٹ آنا چاہئے۔سجدہ سے اٹھتے وقت بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔بیٹھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن کراہت ہے۔

غیر نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کریں تو بھی سجدہ تلاوت کرنا سنت ہے۔غیر نماز میں سجدہ تلاوت ایسی حالت میں مسنون ہوتا ہے۔جبکہ تلاوت شرعی اور جائز طریقہ پر ہو۔غیر مرد کے سامنے عورت کے لیے آواز سے تلاوت کرنا حرام ہے،بیت الخلاء میں تلاوت کرنا حرام ہے۔اس طرح کے حرام یا مکروہ طریقوں کے علاوہ جس تلاوت کی شریعت میں اجازت ہے اس تلاوت میں سجدہ کی آیت پڑھیں تو تلاوت کرنے والے پر اور سننے والے پر سجدہ تلاوت مسنون ہے۔نماز کی حالت میں اگر دوسروں کی تلاوت سنیں تو سجدہ نہیں کرنا چاہئے۔اگر(سجدہ تلاوت)کریں تو نماز فاسد ہوگی۔

سجدہ تلاوت اگر خارج نماز کریں تو اس کے کچھ شرائط وواجبات ہے۔نماز کی تمام شرائط اس سجدہ کی بھی شرائط ہیں۔یعنی پاکی،ستر عورت،قبلہ رخ ہونا،وقت داخل ہونا نماز کی یہ تمام شرائط سجدہ کے لیے بھی شرط ہیں وقت داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ کی آیت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

مکمل پڑھنے سے پڑھنے والے کے لیے سجدہ کا وقت شروع ہوتا ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے سننے والے کے لیے سجدہ کا وقت شروع ہوتا ہے۔اسی لیے سجدہ کی آیت مکمل پڑھنا یا سننا بھی سجدہ تلاوت کی ایک شرط ہے۔

سجدہ سے پہلے نیت اور تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے۔''میں سجدہ تلاوت کر رہا ہوں'' اس طرح کی نیت کرنا چاہیۓ۔نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت جس طرح ہاتھ اٹھانا سنت ہے اسی طرح یہاں بھی سنت ہے۔اس کے بعد دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جانا چاہیۓ۔ حالتِ نماز میں نیت دل میں کریں نماز کے سجدوں میں جو کچھ واجب ہے اس سجدہ میں بھی واجب ہے۔سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھانا سنت ہے۔سجدہ سے اٹھ کے بیٹھنے کے بعد جیسے نماز سے سلام پھیرتے ہیں ویسے سلام کہنا بھی واجب ہے۔

ایک ہی مجلس میں سجدہ کی آیت بار بار تلاوت کریں تو ان تمام کے لئے الگ الگ سجدے کرنا بھی سنت ہے۔نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد مرتبہ سجدہ کی آیت تلاوت کریں تو نماز میں بھی ایک سے زائد سجدے کرنا سنت ہے۔تلاوت کے بعد زیادہ دیر ہو جائے تو سجدہ کا موقع فوت ہو جائے گا۔سجدۂ شکر نماز میں جائز نہیں۔اسے بیرون نماز ہی ادا کرنا چاہیۓ،سجدۂ شکر نماز میں جان بوجھ کر ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اگر غلطی سے کرے تو سجدۂ سہو سے تلافی کر لے۔

۲۳ ویں پارہ میں سورۂ ص کا سجدہ حنفیہ میں سجدہ تلاوت ہے۔جبکہ شافعیہ میں سجدۂ شکر ہے لہٰذا حنفی امام کی اتباع میں اس آیت پر سجدہ نہ کریں بلکہ امام سے جدائی کی نیت کرتے ہوئے اپنی نماز تنہا مکمل کر لے یا قیام میں رہتے ہوئے امام کا انتظار کرے۔انتظار

کرنا زیادہ بہتر ہے۔

نماز میں اور نماز کے مکروہ اوقات میں سجدہ تلاوت کے لیے خاص طور پر سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرنا حرام ہے۔اس طرح کرنے سے نماز فاسد ہوگی۔سجدہ تلاوت میں پڑھنے کی دعا:سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

مبطلات الصلوٰۃ (مفسدات نماز): نماز جن چیزوں سے باطل (فاسد) ہوتی ہے ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

(۱) گفتگو کرنا (۲) فعل کثیر واقع ہونا (۳) کسی رکن فعلی کو بڑھانا (۴) روزہ ٹوٹنے والے امور سرزد ہونا (۵) کسی فرض کو سنت جاننا (۶) کسی فرض یا شرط کو ترک کرنا۔

۱۔ گفتگو کرنا: نماز میں فرض کے طور پر اور سنت کے طور پر جو قرآن ،اذکار، اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ان کے علاوہ دوسرے الفاظ نماز میں کہنا نہیں چاہیۓ۔اگر کہیں تو نماز فاسد ہوگی۔جن کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

معنی دار ایک حرف یا بے معنی دو حروف کہنے سے نماز فاسد ہوگی مثلاً سر، پس، مَن، اِن وغیرہ دو حرفی الفاظ ہیں۔کسی حرف کو مد دے کر کھینچنا بھی دو حرف کہنے کے مماثل ہے۔ جس سے نماز فاسد ہوگی۔مثلاً لا، جا، آ وغیرہ۔الغرض نماز کے اذکار، دعا، تلاوت قرآن کے علاوہ کوئی دوسری گفتگو نماز میں کریں تو نماز فاسد ہوگی۔دو حروف با معنی ہو یا بے معنی اگر کہہ لیں تو نماز فاسد ہوگی۔اور با معنی ایک حرف کہیں تو بھی نماز فاسد ہوگی مثلاً ف، ق، وغیرہ عربی میں فِ کے معنی ''پورا کر'' کا ہے۔ق کے معنی ''پرہیز کر'' کے ہے ایسے

معنی دار ایک حرف کہنے سے بھی نماز فاسد ہوگی۔

کھکھارنا، ہنسنا، رونا، پھونکنا، کھانسنا، چھینکنا وغیرہ سے بھی نماز فاسد ہوگی۔ کیوں کہ ان میں دو یا زائد حروف کا تلفظ ہوتا ہے لیکن روکنا دشوار ہوجائے تو اس طرح مختصر طور پر آنے سے نماز میں چھوٹ ہے۔ کھانسی وغیرہ کی بیماری ہو تو معاف ہے ان کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

حلق میں بلغم جمنے کی وجہ سے بعض وقت تلفظ میں دشواری ہوتی ہے۔ اگر سورہ فاتحہ اور التحیات جیسے فرض پڑھنے میں دشواری آجائے تو کھکھارتے ہوئے پڑھا جاسکتا ہے۔ نماز میں جو کچھ پڑھنا فرض ہے اس کو خود سن سکے اتنی آواز میں پڑھنا واجب ہے اس واجب طریقہ پر پڑھنے میں دشواری ہو تو کھکھارا جاسکتا ہے۔ جن کے لیے تلفظ ناممکن ہوجائے تو بھی کھکھارنا نہیں چاہیے۔ ان کے لیے کھکھارنے سے نماز فاسد ہوگی۔

ذکر اور دعا کا خطاب اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے خطاب ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مختصر گفتگو یا طویل گفتگو دونوں سے نماز فاسد ہوگی۔ دو تین لفظ والی گفتگو کو عرف عام میں مختصر گفتگو کہا جاتا ہے۔ ایسی مختصر گفتگو غفلت سے اچانک زبان سے نکل جائے یا حالتِ نماز میں بھول کر کرلیں تو چھوٹ ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر نماز ختم ہوچکی ہے اس خیال سے کوئی سلام پھیرلے۔ زیادہ دیر گزرنے سے پہلے یاد آگیا کہ نماز مکمل نہیں ہوئی۔ تو ایسی حالت میں نماز کی طرف فوراً لوٹنا چاہیے اور نماز مکمل کرنا چاہیے۔ اس طرح غفلت سے سلام پھیرنے کے بعد اگر مختصر گفتگو واقع ہوجائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیونکہ نماز میں مشغول ہونے کا خیال نہ رکھتے ہوئے گفتگو کی گئی ہے۔ جو بھول کر گفتگو کرنے کے مماثل ہے۔ اس لیے نماز کے

لیے کوئی گناہ نہیں اسی طرح کسی علاقہ میں نماز میں گفتگو جائز نہیں کا علم رکھنے والا نہ ہونے کی وجہ سے اگر وہاں کے لوگ نماز میں مختصر گفتگو کرلیں تو ان کے لیے بھی چھوٹ ہے۔ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ نو مسلم جسے مسائل سیکھنے کا موقع نہ ملا اگر مختصر گفتگو کرلے تو معاف ہے۔

وہ علاقہ جہاں پر مفسدات نماز جاننے والا عالم موجود ہو ایسی جگہ کے لوگ نماز میں گفتگو کے ناجائز ہونے کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اگر نماز میں مختصر گفتگو کرلیں تو ان کی نماز فاسد ہوگی کیونکہ سیکھنے کا موقع ملنے کے باوجود نہ سیکھنے کی وجہ سے ان کی نماز فاسد ہوگی۔ اسی لیے بعض لوگ نادانی سے نماز میں پھونکتے ہیں۔ احتیاط کرنا چاہیے۔

کسی خاص وجہ سے ذکر کے اقسام میں اگر کسی ذکر کا تلفظ کریں تو کوئی ممانعت نہیں۔ امام سے کوئی غلطی سرزد ہونا اسی طرح کے خاص وجوہات سے ہے یعنی نماز کے اداؤں میں امام سے کچھ غلطی واقع ہوجائیں تو سبحان اللہ کہتے ہوئے امام کو تنبیہ کرنا مقتدی کے لیے سنت ہے اسی طرح قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے امام باقی یاد نہ آنے کی وجہ سے رک جائے تو ان کو یاد دلانے کے لیے پڑھنا مقتدی کے لیے سنت ہے۔ امام کی تکبیر مقتدیوں کو سنانے کے لیے ضرورت کے مطابق ایک یا زائد مقتدی آواز سے کہنا سنت ہے۔ یہ سب خاص وجہ سے ذکر کرنے کے اقسام ہیں۔ ان تمام موقعوں پر ذکر کی نیت کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ سنانے کی نیت بھی شامل کی جاسکتی ہے۔ کچھ نیت کیے بغیر یا صرف سنانے کی نیت سے اس طرح اگر کہیں تو نماز فاسد ہوگی۔

۲﴿ فعل کثیر واقع ہونا: نماز میں نماز کے افعال کے علاوہ کوئی فعل مسلسل کریں تو نماز فاسد ہوگی۔

حرکت کثیر اور حرکت قلیل دو قسم کے افعال ہیں فعل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔فعل کثیر سے نماز فاسد ہوگی فعل کثیر اور فعل قلیل کا تعین عرف عام کے حساب سے کیا جائے گا۔ فعل عرف عام میں اگر کثیر میں شمار کیا جانے والا ہے تو اسے فعل کثیر اور عرف عام میں جس کو فعل کثیر نہیں کہا جائے تو اسے فعل قلیل کہا جاتا ہے۔تین حرکت مسلسل اگر ہو جائیں تو وہ فعل کثیر ہوگا جس سے نماز فاسد ہوگی۔وقفہ کے بعد اگر ہوں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔نماز کے افعال کے سوا تین بار ہاتھ یا پیر یا جسم کا کوئی حصہ مسلسل حرکت میں لائیں تو نماز فاسد ہوگی۔

پیر آگے یا پیچھے مسلسل تین بار رکھنا یا تین قدم چلنا، اعتدال میں چھوڑا ہوا ہاتھ تین بار مسلسل ہلانا وغیرہ حرکت کثیر کی مثالیں ہیں۔ایک سے زائد اعضا ایک ساتھ حرکت دینے سے تین حرکت واقع ہو جائیں تو نماز فاسد ہوگی۔سر، ہاتھ، اور پیر ایک ساتھ ہلائیں تو وہ تین حرکت میں شمار ہوگا جس سے نماز فاسد ہوگی۔حرکت کثیر کے ارادہ سے کسی فعل میں داخل ہو گئے اگر چہ کہ تین حرکت سرزد نہیں ہوئیں تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ایسے افعال بھول کر یا بالعمد دونوں طرح کرنے سے نماز فاسد ہوگی۔

شدت کی کھجلی برداشت نہ ہونے کی وجہ سے تین یا زائد مرتبہ کھجلانے پر مجبور ہو جائیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔بے قابو طور پر لرزہ طاری ہو جائے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

افعال قلیل (ہلکی حرکتیں) زیادہ بھی ہو جائیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔پنجہ ہلائے بغیر انگلیاں حرکت دینا ہلکی حرکت شمار ہوتا ہے۔آنکھوں کی پلک ہونٹ یا زبان حرکت دینا بھی ہلکی حرکت میں شمار ہوتا ہے۔ان حرکتوں سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

دشمنوں سے جہاد کے موقع پر بھی نماز معاف نہیں۔بعض وقت ان نمازوں میں ادھر ادھر دوڑنا بھی لازم آئے گا۔ظاہر ہے کہ ایسے وقت حرکت کثیر واقع ہوں گے ایسی حالت میں اس طرح حرکت کثیر واقع ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مباح سفر میں سنت نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ان نمازوں میں قیام اور جلوس کے موقع پر چلنا روا ہے۔لیکن منزل مقصود کی سمت سے پلٹ کر چلنا نہیں چاہئے۔الغرض شدت خوف کی نمازوں میں اور مباح سفر کرنے والے مسافر کی سنت نمازوں میں حرکت کثیر واقع ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۳﴾ کسی رکن فعلی کو بڑھانا: قیام، رکوع، سجدہ، جیسے کسی ایک رکن فعلی کو بڑھائیں تو نماز فاسد ہوگی۔تنہا نماز پڑھنے والا نماز کے افعال کو ان کے معینہ محل کے علاوہ غیر محل ادا کریں یہ تو رکن فعلی کو بڑھانے میں شمار ہوگا۔جس سے نماز فاسد ہوگی۔

لیکن باجماعت نماز ادا کرتے وقت بعض ارکان کو اقتدا کے خاطر غیر محل ادا کرنا پڑتا ہے۔اس طرح ادا کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔مثلاً امام کے قعدہ تشہد میں اگر کوئی اقتدا کر لیا تو تکبیر تحریمہ کہنے کے فوری بعد بیٹھنا چاہئے۔اگر اس وقت نہ بیٹھیں تو نماز فاسد ہوگی اسی طرح امام رکوع سے اٹھنے سے پہلے اگر مقتدی اٹھ گیا تو امام کے ساتھ متابعت کے لیے دوبارہ رکوع میں لوٹ آنا لازم ہے یہ سب اقتدا کے خاطر رکن فعلی کو بڑھانے کی مثال ہے ان کے علاوہ عمداً کسی رکن فعلی کو غیر محل ادا کریں تو نماز فاسد ہوگی۔

(التحیات) تشہد کے لیے بیٹھنے کے بعد بیٹھک سدھارنے کے لیے سامنے کی طرف جھک جائیں اور اس وقت سر گھٹنوں کے برابر جھکائیں تو نماز فاسد ہوگی کیوں کہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا رکوع اس طرح واقع ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ایک رکن فعلی کو بڑھانے میں شمار ہوتا ہے اس لیے نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح کھردری جگہ پر سجدہ کرنے کے بعد سہولت کے خاطر نرم جگہ سجدہ کرنے کے لیے سر اٹھا کر جگہ بدلیں تو نماز فاسد ہوگی۔ کیونکہ جگہ بدلنے کے لیے سر اٹھا کر رکھنا ایک سجدہ کو بڑھانے میں شمار ہوتا ہے۔

اس کے برخلاف سجدہ کسی کانٹے پر ہونے کی وجہ سے مجبوری سے تڑپ کر سر اٹھالیا تو دوبارہ سجدہ کی طرف لوٹنا چاہیے۔ سامنے کوئی سانپ وغیرہ نظر آنے سے خوف کی حالت میں سجدہ یا رکوع سے سر اٹھالیا تو بھی دوبارہ سجدہ اور رکوع کی طرف لوٹنا چاہیے۔ اگر نہ لوٹیں تو نماز فاسد ہوگی۔ مجبوری کی وجہ سے رکوع وسجدہ سے سر اٹھانا فرض کو بڑھانے میں شمار نہیں ہوتا۔ ادا کیے جانے والے رکن سے بذات خود علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ رکن مکمل نہیں ہوا۔ دوبارہ اس رکن کی طرف لوٹنے ہی سے وہ مکمل ہوگا۔ اسی لیے یہ دوبارہ ادا کردہ فعل پہلے کا تکملہ ہے زیادتی نہیں۔

۴﴾ روزہ ٹوٹنے والے امور سرزد ہونا: روزہ توڑنے والے کئی امور ہیں۔ جس میں ایک جسم کے کھلے سوراخوں سے کوئی جرم (جسم والی چیز) داخل ہونا۔ اسی وجہ سے نماز مین اگر کسی چیز کو کھالیں یا پی لیں تو نماز فاسد ہوگی۔ لیکن خالص منہ کا لعاب نگلنے سے روزہ اور نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مسوڑوں سے نکلنے والا خون یا پان کی لالی تھوک میں مل جائے ایسا تھوک نگلنے سے نماز فاسد ہوگی۔ اس کے علاوہ کوئی چیز نگل جائیں تو نماز فاسد ہوگی۔ دوسری چیز ملا ہوا تھوک نگلنے سے نماز فاسد ہوگی۔ بیڑی یا سگریٹ نوشی کی وجہ سے منہ کا رنگ بدل جائے اور تھوک کا رنگ بدل جائے تو اس طرح کا تھوک نگلنے سے روزہ بھی

ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد ہوگی۔ یہ سب عمداً کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے۔ تھوک میں گھل جانے والی کوئی چیز منہ میں رکھ لینے سے اگر وہ گھل جائے اور تھوک کے ساتھ نگل جائے تو نماز فاسد ہوگی۔ عمداً نہیں نگلا مگر عمداً کیے ہوئے عمل سے تھوک میں ملی ہوئی چیز نگل چکا ہے۔ اس لیے نماز فاسد ہوگی۔

نماز میں ہونا بھول کر اگر کوئی زیادہ کھالیا تو نماز فاسد ہوگی۔ زیادہ کا مقدار عرف عام میں جس کو زیادہ کہا جاتا ہے اتنا کھالینا ہے جس سے نماز فاسد ہوگی۔ اس طرح کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن نماز فاسد ہوگی۔

بھول کر تھوڑا سا کھالیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی عمداً منہ سے نگلنے سے نماز فاسد ہونے والے امور جو اوپر بیان کیے گئے اگر بھول کر واقع ہو جائیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ نماز فاسد ہونے والے امور نہ جاننے کی وجہ سے کریں تو بھی یہی حکم ہے۔ یعنی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن نہ جاننے سے نماز ان کی فاسد نہیں ہوتی جن کو نماز فاسد ہونے والے امور سیکھنے کا موقع نہیں ملا جیسے اسلام قبول کرنے کے بعد ان چیزوں کو سیکھنے کا وقت نہیں ملا یا ایسی جگہ پر رہتے ہیں جہاں پر جاننے والے کوئی نہیں۔ جو شخص مسلمان گھرانہ میں پیدا ہوا اور اسی ماحول میں بڑا ہوا۔ ان کے لیے یہ عذر نہیں۔ یا ایسی جگہ رہتا ہے جہاں ان امور کے جاننے والے کئی لوگ رہتے ہیں ان کے لیے اس طرح کا عذر قابل قبول نہیں۔ ایسے لوگ نہ جان کر کریں تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ کیونکہ مسائل نہ سیکھنا ان کا قصور ہے۔

۵﴾ کسی فرض کو سنت سمجھنا: نماز کے چودہ ارکان پہلے بیان کیے گئے ہیں ان میں سے کسی ایک رکن کے متعلق اگر وہ صرف سنت ہے سمجھیں تو نماز فاسد ہوگی۔ یہ

نماز سے مذاق کرنے کے مماثل ہے۔ اگر عوام نماز کے تمام امور فرض جان لیں تو کوئی خرابی نہیں۔ یا نماز کے تمام اداؤں کے متعلق یہ سمجھیں کہ ان میں بعض فرض ہیں بعض سنت ہیں دونوں کا تعین نہیں کیا تو اس سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی کیوں اس نے کسی خاص فرض کو سنت نہیں سمجھا۔

٦﴾ نماز کے کسی فرض یا شرط کا ترک کرنا: نماز کے لیے مذکورہ فرائض میں سے کسی ایک فرض کو عمداً اگر چھوڑ دیں تو نماز فاسد ہوگی۔ نیت کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق شک واقع ہوجائے تو بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔ نیت کی شرائط میں کسی شرط کے متعلق شک واقع ہوجائے تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ نیت کی شرائط یہ ہیں۔ نماز ادا کرنے کی نیت، فلاں نماز کا تعلین، فرض اگر ہے تو فرضیت کی نیت۔ ان میں کسی ایک کے متعلق یا نیت کے متعلق شک رکھتے ہوئے کوئی ایک رکن ادا کریں تو نماز فاسد ہوگی یا کچھ دیر تک یہ شک باقی رہا تو نماز فاسد ہوگی۔ اس کے برخلاف شک پیدا ہوا اور فوراً دور ہوگیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ تکبیر تحریمہ کے متعلق شک ہوا تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ دوسرے ارکان کے متعلق شک واقع ہوجائے تو ان کے کرلینے سے نماز درست ہوتی ہے۔

نماز کے شرائط میں کوئی ایک شرط چھوٹ جائے یا خامی پیدا ہوجائے تو نماز فاسد ہوگی۔ مثلاً نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نماز فاسد ہوگی۔ چمٹ جانے والی کوئی نجاست جسم یا کپڑے پر گر جائے تو نماز فاسد ہوگی۔ نہ چمٹنے والی سوکھی نجاست اگر گر جائے تو فوراً ہٹادینا چاہئے۔ اس طرح ہٹادیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ہوا وغیرہ سے اگر ستر کھل جائے تو فوراً ڈھانک لینا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کریں تو نماز فاسد ہوگی۔ نماز میں جسم یا کپڑے پر نجاست

گرنے کی اطلاع یا ستر کھلنے کی اطلاع کوئی قابل اعتماد شخص دے تو اسے ماننا لازم ہے۔ نماز کو ختم کروں یا نہ کروں کا پس و پیش واقع ہوجائے تو نماز فاسد ہوگی۔ کسی بھی نماز فاسد ہونے والے امور سرزد ہونے کے بعد نماز کو جاری نہیں رکھنا چاہئے۔ دوبارہ نماز پڑھ لینا چاہئے۔

سنت نمازیں

وہ نمازیں جن کے پڑھنے کا اسلام میں حکم ہے۔ لیکن چھوڑنے سے سزا نہیں ہوتی سنت نماز کہلاتی ہیں۔

سنت نمازیں مختلف ہیں جن کے جملہ دو اقسام ہیں (ا) وہ سنت نمازیں جن کے لیے جماعت سنت نہیں (۲) وہ سنت نمازیں جن کے لیے جماعت سنت ہے۔

بغیر جماعت سے پڑھی جانے والی سنت نمازیں:

(الف) فرض نمازوں سے پہلے اور بعد پڑھی جانے والی سنت نمازیں سنت رواتب کہلاتی ہیں۔

سنت رواتب جملہ بائیس (۲۲) رکعت ہیں جن کے بارے میں تفصیلی چارٹ گذشتہ صفحات مین دیا گیا ہے۔

ظہر سے پہلے چار رکعت، ظہر کے بعد چار رکعت، عصر سے پہلے چار رکعت، مغرب سے پہلے دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشا سے پہلے دو رکعت، عشا کے بعد دو رکعت، فجر سے پہلے دو رکعت۔

اس طرح ۲۲ رکعت ہیں جن میں سنت مؤکدہ دس رکعت ہیں اور غیر مؤکدہ بارہ رکعت ہیں۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سنت مؤکدہ: ظہر سے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاکے بعد دو رکعت، فجر سے پہلے دو رکعت، جملہ دس رکعت ہیں۔

سنت نمازوں کے فرائض وشرائط فرض نمازوں کی ہی طرح ہیں کچھ تبدیلیاں جو ہیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

سنت رواتب کے اوقات فرض نمازوں کے اوقات ہی ہیں فرض کے بعد پڑھنے کے رواتب کے اوقات فرض ادا کرنے کے بعد شروع ہوتے ہیں۔ فرض سے پہلے پڑھنے کے رواتب فرض سے پہلے پڑھنا چاہئے۔ لیکن فرض کے بعد بھی پڑھے جا سکتے ہیں فرض نماز کی جماعت شروع ہوجائے یا اقامت کا وقت قریب ہوجائے تو پہلے پڑھنے کے رواتب بعد کے لیے تاخیر کرنا چاہئے اس وقت رواتب شروع کرنے میں کراہت ہے۔ پہلے پڑھنے کے رواتب بعد پڑھنے سے وہ قضا نہیں ہوتے۔

فجر سے پہلے کی سنت نماز میں پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔ فجر سے پہلے کی سنت نماز اور فجر کی فرض نماز کے درمیان قبلہ کی طرف چہرہ کرتے ہوئے دائیں جانب کروٹ لیٹنا سنت ہے۔ اگر اس طرح نہیں لیٹ رہے ہیں تو فرض اور سنت کے درمیان کچھ گفتگو کرتے ہوئے یا جگہ بدلتے ہوئے جدائی لانا سنت ہے۔ ظہر اور عصر کی رواتب چار چار رکعت ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے لیکن دو دو رکعت الگ الگ پڑھنا بہتر ہے۔

(ب) صلوۃ الوتر (نماز وتر): وتر کی نماز بھی سنت نمازوں سے ہے۔ اس کے واجب ہونے کی بھی ایک رائے ہونے کی وجہ سے اس کو سنت رواتب سے زیادہ افضل کہا گیا ہے۔

عشا کی نماز پڑھنے کے بعد فجر تک اس کا وقت ہے۔ اس کی کم سے کم ایک رکعت ہے زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ ایک سے زائد رکعت پڑھتے وقت تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اس طرح طاق رکعتیں پڑھنا چاہئے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہوئے آخر میں ایک رکعت الگ پڑھنا چاہئے۔ اس طرح توڑ توڑ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اگر ایک ساتھ پڑھیں تو دو التحیات سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ مغرب کی فرض نماز کی طرح تین رکعت ایک ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ تین رکعت وتر پڑھتے وقت پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ قل یا یھا الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس تینوں سورہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر تین سے زائد رکعت پڑھ رہے ہیں تو آخری تین رکعتوں میں مذکورہ سورہ پڑھنا سنت ہے۔ وتر کی نماز باجماعت پڑھنا سنت نہیں لیکن رمضان میں باجماعت پڑھنا سنت ہے۔

(ج) صلوۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز): ضحیٰ کی نماز بھی ان سنت نمازوں سے ہے جن کے لیے جماعت سنت نہیں۔ اس کی کم سے کم دو رکعت ہے۔ اور زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل آٹھ رکعت ہیں۔ دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنے کا ارادہ ہے تو ہر دو دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا افضل ہے۔ سورج طلوع ہوکے اونچا ہونے کے بعد سے استوا (سورج بیچ آسمان پر پہنچے) تک اس کا وقت ہے۔ دن کا چوتھائی حصہ گزرنے کے فوری بعد پڑھنا سب سے افضل ہے۔ یہ نماز مسجد میں پڑھنا خاص سنت ہے۔

(د) صلوۃ التہجد (تہجد کی نماز): یہ نماز رات میں کچھ دیر سونے کے بعد اٹھ کے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

پڑھی جانے والی سنت نماز ہے۔ اس کے لیے بھی جماعت سنت نہیں۔ اس کی رکعتوں کی کوئی حد نہیں۔ کم سے کم دو رکعت ہے۔ بعض روایتوں میں زیادہ بارہ رکعت بیان کی گئی ہیں۔ فجر کا وقت شروع ہونے سے اس کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔ رات کے آخری وقت میں پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ توبہ اور دعا کی کثرت بھی اس میں افضل ہے۔ تہجد پڑھنے والوں کو نیند سے بیدار کرنا بھی نیکی ہے۔ تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھنے کی عادت رکھنے والے کے لیے اسے ترک کرنا مکروہ ہے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہونے کی وجہ سے سو کے اٹھ کر کم سے کم دو رکعت تو ضرور پڑھنا چاہئے۔

(ھ) صلواۃ التحیۃ المسجد (نماز تحیۃ المسجد): جب بھی مسجد میں داخل ہوجائے دو رکعت نماز سنت ہے، جس کو نماز تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے کے فوری بعد کوئی فرض نماز یا سنت نماز پڑھیں تو وہ سنت تحیۃ پڑھنے میں شمار ہوجاتی ہے۔ لیکن دوسری نمازوں سے نماز تحیۃ کا اجر حاصل ہونے کے لیے نیت میں تحیۃ کی بھی نیت کو شامل کرنا ہوگا۔

مسجد میں داخل ہونے والا اگر بیٹھ جائے تو نماز تحیۃ کا وقت گزر جائے گا۔ یعنی بیٹھنے سے پہلے یہ نماز ادا کرنا چاہئے۔ اس نماز کی نیت میں دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرتا ہوں واسطے اللہ کے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ کسی نماز کے ساتھ شامل کرتے ہوئے اگر پڑھیں تو یہ نیت کریں مثلاً ظہر سے پہلے کی سنت نماز کی ساتھ شامل کرتے ہوئے پڑھیں تو یہ نیت کریں۔ ظہر سے پہلے کی سنت اور تحیۃ المسجد دو رکعت میں ادا کرتا ہوں واسطے اللہ کے منہ کعبہ شریف کی طرف۔

(و) صلواۃ الوضو (وضو کی سنت نماز): ہر وضو کرنے والے کے لیے وضو کے بعد دو

رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو صلواۃ الوضو کہتے ہیں وضو کے بعد کوئی فرض نماز یا سنت نماز پڑھ لیں تو نماز تحیۃ المسجد کی طرح صلواۃ الوضو بھی ادا ہوگی۔ وضو کے بعد زیادہ وقت گزرنے سے قبل تک اس کا وقت ہے۔

(ز) صلواۃ الاحرام (احرام کی سنت نماز): حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو صلواۃ الاحرام کہتے ہیں۔

صلواۃ الطواف (طواف کی سنت نماز): کعبہ شریف کے طواف کرنے کے فوری بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ کعبہ شریف اور نمازی کے درمیان مقام ابرہیم کو کرتے ہوئے یہ نماز پڑھنا چاہئے۔

صلواۃ الاستخارۃ (استخارہ کی نماز): کوئی کام یا کوئی مہم شروع کرنے کا ارادہ کر لیے لیکن اس کا انجام خیر ہے یا شر ہے معلوم ہوجائے تو ایسے وقت صلواۃ الاستخارہ پڑھنا سنت ہے۔ اس کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ کافرون (قل یا ایہا الکافرون) اور دوسری رکعت میں سورہ قل ھواللہ احد پڑھنا سنت ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذیل کی دعا استخارہ پڑھنا خاص سنت ہے۔

دعا استخارہ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرًا لِیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةُ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اِنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةُ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وَاَقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

اس دعا میں اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ کے بعد دونوں جگہوں پر اپنا معین مقصد بیان کرنا چاہئے۔اس دعا کے بعد ارادہ کردہ کام شروع کرنے کا خیال پیدا ہوجائے تو اس کام میں داخل ہونا چاہئے۔اگر وہ کام نہ کرنے کا خیال پیدا ہوجائے تو اسے ترک کرنا چاہئے۔

اگر کچھ بھی خیال پیدا نہ ہو تو دونوں میں کسی ایک ارادہ کے پختہ ہونے تک دعا کو دہرانا چاہئے۔

(ط) **صلوٰۃ التسبیح:** تسبیح کی نماز بھی ان نمازوں میں سے ہے جن کے لیے جماعت سنت نہیں۔جس کی چار رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہوئے ادا کی جاسکتی ہے اور ایک ساتھ چار رکعت ملاکر بھی ادا کی جاسکتی ہے۔اگر رات میں پڑھیں تو دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہوئے پڑھنا بہتر ہے۔تسبیح کی نماز کے لیے کوئی خاص وقت کا تعین نہیں ہے۔روزانہ یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں تو ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا زندگی میں ایک بار پڑھنا چاہئے۔اس نماز کی ہر رکعت میں ۷۵ تسبیح کے حساب سے چار رکعتوں میں جملہ تین سو بار تسبیح پڑھنا چاہئے۔

تسبیح کے الفاظ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

تسبیح پڑھنے کے طریقے: قیام میں پندرہ، رکوع میں دس، اعتدال میں دس، سجدہ اولیٰ میں دس، دو سجدوں کے درمیان بیٹھک میں دس، سجدہ ثانیہ میں دس، قعدہ استراحہ (دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھ کر) دس اس طرح جملہ ۷۵ مرتبہ ایک رکعت میں تسبیح پڑھنا چاہئے۔التحیات کے لیے بیٹھتے وقت پہلے تسبیح اور بعد میں التحیات پڑھنا چاہئے۔مابقیہ تمام

جگہوں پر پہلے اس جگہ کی تسبیح یا ذکر کریں اس کے بعد مذکورہ تسبیح پڑھ لینا چاہئے۔اس طرح چاروں رکعت میں پڑھنا چاہئے۔اگر کسی جگہ کی تسبیح چھوٹ جائے تو اس کو اس کے بعد کی جگہ ملاکر پڑھنا چاہئے لیکن رکوع یا سجدہ اولیٰ میں تسبیح چھوٹ جائے تو ان کو اعتدال اور سجدوں کے درمیانی بیٹھک میں ملاکر نہیں پڑھنا چاہئے۔بلکہ سجدہ والی اور سجدہ ثانیہ میں ملاکر پڑھنا چاہئے۔کیونکہ اعتدال اور سجدوں کے درمیانی بیٹھک دونوں مختصر ارکان ہیں ان دونوں کو ان میں پڑھنے کے اذکار سے زیادہ دیر طویل نہیں کرنا چاہئے۔

سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں ضم سورہ پڑھنا سنت ہے۔پہلی رکعت میں الھاکم التکاثر اور دوسری رکعت میں والعصر اور تیسری میں قل یاایھا الکافرون اور چوتھی رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔

باجماعت سنت نمازیں

وہ سنت نمازیں جن میں جماعت سنت ہے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

ا) **صلوٰۃ العیدین (عیدین کی نماز):** عید الاضحیٰ (بقرعید) ذی الحجہ کی دس تاریخ کو اور عید الفطر (رمضان کی عید) شوال کی پہلی تاریخ کو۔ان دنوں میں خاص طور پر پڑھی جانے والی نماز کو عیدین کی نماز کہتے ہیں اس نماز کو باجماعت ادا کرنا سنت ہے۔اس کی رکعت دو ہیں۔اس کا وقت دونوں میں طلوع آفتاب سے شروع ہوکر استوا (سورج بیچ آسمان پر پہنچنے) تک ہے۔

مرد، عورت، باندی، غلام، مسافر بھی کے لیے یہ نماز سنت ہے۔مسجد میں اور عیدگاہ میں باجماعت پڑھنا صرف مردوں کے لیے سنت ہے۔عورتیں گھر میں تنہا یا باجماعت پڑھیں۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

عید کی نماز کا طریقہ

پہلے نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے تکبیر باندھنا چاہیئے۔عیدالفطر کی نیت:

أُصَلِّیَ سُنَّتَ الْعِیْدِالْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰی ۔

اگر امام ہو کر پڑھیں تو مُتَوَجِّھا اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ کے بعد اِمَاماً لِلّٰهِ تَعَالٰی اور مقتدی ہو کر نماز پڑھیں تو مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَةِ الْکَعْبَةِ کے بعد مع الامام لله تعالیٰ (عیدالفطر کی دو رکعت سنت نماز میں ادا کرتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف کے)

عیدالاضحیٰ کی نیت میں سُنَّتَ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی کی سنت نماز دو رکعت پڑھتا ہوں کی نیت کرنا چاہیئے۔امام ہو کر پڑھیں تو امامت کرتا ہوں کی نیت اور اگر امام کے ساتھ مقتدی ہو کر پڑھیں تو امام کی اقتدا کرتا ہوں کی نیت کرنا چاہیئے عربی میں کہنا ضروری نہیں مادری زبان میں کہنا کافی ہے۔دل میں نیت ہوتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہنا چاہیئے۔ہاتھ باندھنے کے بعد توجیہ پڑھنا چاہیئے اس کے بعد ہر تکبیر کے لیے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھانا اور سینہ اور ناف کے درمیان باندھنا سنت ہے۔ہر دو تکبیر کے درمیان حرکت تھمنے کی دیر رکنا اور سبحان الله والحمد لله ولا اِلٰه الا الله وَالله اکبر ۔کہنا سنت ہے اس تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں کہنا سنت ہے اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر عام نمازوں کی طرح سورہ فاتحہ اور ضمہ سورہ پڑھنا چاہیئے۔ اسکے بعد مابقیہ اعمال کرتے ہوئے رکعت مکمل کرنا چاہیئے دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد پہلی رکعت کی طرح پانچ مرتبہ تکبیر کہنا چاہیئے۔ہر دو تکبیر کے درمیان حرکت تھمنے کی دیر رکنا چاہیئے اور مذکورہ تسبیح پڑھنا چاہیئے۔اس کے بعد تعوذ کے ساتھ سورہ فاتحہ ضمہ سورہ

پڑھ کر رکوع اور مابقیہ پوری نماز دوسری نمازوں کی طرح پڑھنا چاہیئے۔

یہ دونوں رکعت کی تکبیریں فرض یا سنن ابعاض سے نہیں ہیں۔اسی لیے ان کے چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ان کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو بھی سنت نہیں۔ اگر تکبیر کہے بغیر سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کریں تو تکبیریں فوت ہو جائیں گی عید کی نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کو قرأت جہری پڑھنا سنت ہے۔پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قاف (سورۃ نمبر ۵۰، پارہ ۲۶) دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قمر (سورۃ نمبر ۵۴ پارہ نمبر ۲۷) پڑھنا زیادہ افضل ہے یا سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ پڑھنا سنت ہے۔

نماز کے بعد دو خطبے بھی سنت ہیں جمعہ کی نماز میں خطبہ نماز سے پہلے اور عیدین کی نماز میں خطبہ نماز کے بعد ہے۔پہلا خطبہ نو تکبیر سے اور دوسرا سات تکبیر سے شروع کریں۔

عیدین کی نماز مسجد میں ادا کرنا زیادہ افضل ہے اگر مسجد چھوٹی ہو یا مسجد میں تمام لوگوں کے لیے جگہ ناکافی ہو تو کسی میدان میں ادا کرنا بہتر ہے۔بارش جیسی مشکلات کے وقت میدان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔اگر میدان میں نماز ادا کریں تو میدان جانے سے معذور بوڑھے اور بیماروں کے لیے مسجد میں ایک امام کو مقرر کرنا چاہیئے۔عید کی نماز کے لیے جاتے وقت ایک راستہ سے جانا اور واپس ہوتے وقت دوسرے راستہ سے آنا سنت ہے۔عید کی نماز کے لیے امام کا نماز کے عین قبل حاضر ہونا اور باقی لوگ صبح سے حاضر رہنا سنت ہے۔عیدالفطر کے لیے کچھ کھا کر اور عیدالاضحیٰ کے لیے کھانے سے پہلے جانا سنت ہے۔

عید کے دن نہانا بھی سنت ہے۔عید کی رات آدھی ہونے کے بعد سے نہانے کا وقت شروع ہوتا ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

خوبصورت بہترین لباس پہن کر مزین ہونا بھی عید کی سنتوں میں سے ہے۔ عید میں کپڑوں کی بہتری اور خوبصورتی کا لحاظ رکھنا چاہیے تو جمعہ کے دن سفید لباس کا لحاظ رکھنا سنت ہے۔ عید کے دن پانی سے نہانا بہترین لباس پہننا مزین ہونا تمام لوگوں کے لیے سنت ہے چاہے وہ نماز کو جانے والے ہوں یا نہ جانے والے ہوں۔

دونوں عیدوں میں تکبیر پڑھتے رہنا بھی سنت ہے۔ دونوں عیدوں کی رات شروع ہونے کے بعد سے عید کی نماز کے لیے امام تکبیر کہنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہنا سنت ہے۔ گھر میں، مسجد میں، راستہ میں آواز سے تکبیر پڑھتے رہنا سنت ہے۔ لیکن عورت غیر مردوں کے سامنے بلند آواز سے تکبیر نہ پڑھے۔ اس کے علاوہ ذی الحجہ کی ۹ رتاریخ کو فجر کی نماز سے ۱۳ رذی الحجہ کی عصر کی نماز ختم ہونے تک ہر نماز کے فوری بعد تکبیر پڑھنا سنت ہے۔ فرض نمازوں کے بعد عید کی نماز کے بعد جنازہ کی نماز کے بعد سنت نمازوں کے بعد تکبیر پڑھنا سنت ہے۔ تکبیر کے لیے بہتر کلمات یہ ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ (تین بار) o لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ o اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ o

ذیل کے کلمات کو پڑھنا بھی مستحب ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔

صلوٰۃ التراویح (تراویح کی نماز): رمضان شریف کی راتوں میں پڑھی جانے والی خاص سنت نماز نماز تراویح ہے۔ جس کو قیام رمضان بھی کہا جاتا ہے۔ عشا کی نماز پڑھنے کے بعد سے اس کا وقت شروع ہوتا ہے۔ فجر صادق طلوع ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے جس کی رکعتیں بیس ہیں۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہوئے اسے پڑھنا

چاہئے۔ دیگر سنت نمازیں دو رکعت زائد ملا کر پڑھی جا سکتی ہے لیکن تراویح اس طرح ملا کر نہیں پڑھی جا سکتی۔ تین چار رکعت ملا کر اگر پڑھیں تو یہ نماز فاسد ہوگی۔

تراویح کی نیت: اُصَلِّیْ سُنَّۃَ التَّرَاوِیْحِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالیٰ۔ (تراویح کی دو رکعت سنت نماز میں ادا کرتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف کے)

تراویح کی نماز تنہا پڑھی جا سکتی ہے لیکن باجماعت پڑھنا خاص سنت ہے۔ ہجرت کے دوسرے سال کے رمضان سے اس کا حکم شروع ہوا۔

صلوٰۃ الکسوف والخسوف (سورج گہن اور چاند گہن کی نماز): سورج یا چاند کو گہن لگ جائے تو ایک خاص نماز سنت ہے۔ سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں۔ دونوں گہن کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے۔ اس کی رکعتیں دو ہیں۔ یہ نماز ہر ایک کے لیے سنت ہے۔ باجماعت ادا کرنا سنت ہے۔

سورج گہن کی نماز کے لیے نیت: میں سورج گہن کی سنت نماز دو رکعت ادا کرتا ہوں واسطے اللہ کے منہ طرف کعبہ شریف کے۔

چاند گہن کی نماز کے لیے نیت: میں چاند گہن کی سنت نماز دو رکعت ادا کرتا ہوں واسطے اللہ کے منہ طرف کعبہ شریف کے اس طرح نیت کرنا چاہئے امام کے ساتھ اگر ہے تو اس کی نیت کر لینا چاہئے۔

سورج گہن کی نماز کا وقت: سورج گہن شروع ہوتے ہی اس کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور سورج گہن چھوٹ جائے یا گہن کے ساتھ سورج غروب ہوجائے تو اس کا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وقت ختم ہوجاتا ہے۔

چاند گہن کا وقت: چاند گہن شروع ہوتے ہی اس کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور چاند سے گہن چھوٹ جائے یا چاند گہن کے ساتھ سورج طلوع ہوجائے تو اس کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

وقت گزرنے کے بعد یہ نمازیں شروع نہیں کرنا چاہئے۔ وقت گزرنے سے پہلے شروع کردہ نماز وقت گزرنے کے بعد بھی پوری نہیں ہوتی تو پوری کرنا چاہئے۔ یہ نماز تین طرح ادا کی جاسکتی ہے۔ ایک مختصر طریقہ دوسرا کامل طریقہ اور تیسرا اکمل طریقہ اس طرح تین طریقے سے ادا کی جاسکتی ہے۔

مختصر طریقہ: عام طور پر فجر وغیرہ کی سنت نماز جس طرح ادا کی جاسکتی ہے اسی طرح دو رکعت گہن کی نماز کی نیت کے ساتھ ادا کرنا۔ یہ مختصر طریقہ ہے۔

کامل طریقہ: سورج گہن یا چاند گہن کی نماز کی نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لینا اس کے بعد توجیہ سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹا ضمہ سورہ پڑھ لینا۔ اس کے بعد رکوع کرنا رکوع سے اٹھنے کے بعد اعتدال کی دعا پڑھ لینا دعا کے بعد دوبارہ سورہ فاتحہ اور ایک ضمہ سورہ پڑھ لینا اس کے بعد دوبارہ رکوع کرنا رکوع سے اٹھنا اعتدال کی دعا پڑھنا سجدے وغیرہ ادا کرتے ہوئے رکعت مکمل کرکے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح دو رکوع اور قیام دو قرأت کرتے ہوئے نماز مکمل کرنا یہ کامل طریقہ ہے۔

اس طرح پڑھنے کے ارادہ سے نماز اگر شروع کی گئی تو اسی طرح مکمل کرنا چاہئے۔ عام سنت نمازوں کی طرح نہیں پڑھنا چاہئے۔ نماز کے درمیان میں اسے مختصر طریقہ میں

بدلنا نہیں چاہئے۔

اکمل طریقہ: نیت تکبیر تحریمہ توجیہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا اس کے بعد سورہ بقرہ یا اس کے مثل سورہ پڑھنا اس کے بعد رکوع کرنا، رکوع کے بعد کھڑا ہوکر اعتدال کی دعا پڑھنا دعا کے بعد دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھنا اس کے بعد سورہ آل عمران یا اس کی مثل سورہ پڑھنا اسکے بعد دوبارہ رکوع کرنا رکوع کے بعد اعتدال سجدے وغیرہ عام نمازوں کی طرح کرتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نساء یا اس کی مثل سورت تلاوت کرنا پہلی رکعت کی طرح رکوع کرنا رکوع سے اٹھنا اعتدال کی دعا کرنا دعا کے بعد دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھنا اس کے اس کے سورہ مائدہ یا اس کی مثل سورہ تلاوت کرنا اس کے بعد رکوع اعتدال سجدے وغیرہ کرتے ہوئے نماز مکمل کرنا رکوع اور سجدوں کو طویل کرتے ہوئے ادا کرنا یہ اکمل طریقہ ہے۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت سری اور چاند گہن کی نماز میں قرأت جہری پڑھنا چاہئے۔ یہ نماز بھی مسجد میں پڑھنا بہتر ہے۔ دو رکعت نماز مکمل کرنے کے بعد دو خطبے بھی سنت ہیں۔

صلواۃ الاستسقا (بارش کے لیے نماز): بارش کی سخت ضرورت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے بارش کے لیے دعا کرنا سب لوگوں کیلئے سنت ہے۔

بارش کی نماز کی وجہ: اگر پانی سوکھ جائے یا ضروریات کے لیے ناکافی ہوجائے یا پانی ناکارہ ہوجائے تو بارش کی نماز پڑھنا چاہئے۔ اس طرح کی حالت سبھی کے لیے واقع ہونے کی ضرورت نہیں مسلمانوں میں ایک مختصر جماعت کو ایسی تکلیف لاحق ہوجائے تو تمام مسلمانوں پر بارش کی نماز پڑھنا سنت ہوجاتا ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

بارش طلب کرنے کی تین صورتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعا کرنا، خاص وقت یا موقع کا لحاظ کیے بغیر تنہا یا جماعت کی شکل میں ہر وقت دعا کرنا اس کا طریقہ ہے۔

(۲) نمازوں کے بعد اور جمعہ کے خطبہ میں دعا کرنا دوسری صورت ہے۔ عالم کی محفل، دینی مدارس جیسے خاص جگہوں پر دعا کرنا یہ بھی دوسری صورت ہے۔

(۳) خاص شرائط کے ساتھ دو رکعت نماز کے بعد دو خطبے دینا اور خطبہ میں بارش کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تیسری صورت ہے۔ بارش طلب کرنے کی مکمل صورت یہی ہے ان تین طریقوں میں کسی ایک طریقہ کے لحاظ سے دعا کرنے کے باوجود بارش نہ ہو تو بارش ہونے تک بار بار دعا کرتے رہنا سنت ہے۔

یہ تیسری صورت کی نماز صلواۃ الاستسقاء (بارش کی نماز) کہلاتی ہے۔

اس نماز سے پہلے چند امور شرط ہیں۔ جو درجہ ذیل ہے۔ (۱) مسلسل چار دن روزے رہنا:۔ امام یا ان کا نائب روزے رہنے کا دن تعین کر کے لوگوں کو روزہ کا حکم دینا چاہئے۔ اس طرح امام روزے کا حکم دیں تو ان تمام لوگوں پر روزہ واجب ہے جن پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔

اس کے علاوہ تمام لوگوں کو گناہوں سے توبہ کرنے کی ہدایت دینا چاہئے۔ گناہوں سے پرہیز کرنا آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا، اور سابقہ گناہوں پر ندامت پیدا کرنے کا نام خالص توبہ ہے۔ تمام لوگ اس طرح توبہ کرنا اور آپس کے معاملات میں کچھ ناراضگیاں ہیں تو اسے ختم کرنا کچھ مال پیسے وغیرہ دینا باقی ہے تو دیدینا، اور گفتگو وغیرہ میں کچھ غلطیاں سرزد ہو جائیں تو معاف کروانا چاہئے۔

اس کے علاوہ نیکیوں میں اضافہ کرتے ہوئے خدا سے قریب ہونے کی کوشش کرنا چاہئے۔ یہ تمام چیزیں دل میں خشیت پیدا کرتے ہوئے عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرنے کی تیاری ہے۔ مذکورہ تمام چیزیں چوتھے دن بھی کرتے ہوئے روزہ کی حالت میں تمام لوگ ایک میدان میں جمع ہونا چاہئے۔ جاتے وقت مختلف لوگوں کو ساتھ لے جانا چاہئے۔ ضعیفوں کو، بیماروں کو، ایسے پاگل لوگ جو کسی پر ظلم نہیں کرتے ان کو، بدصورت بوڑھیوں کو (نوجوان عورتوں کو اور خوبصورت بوڑھیوں کو نہیں لے جانا چاہئے) بکری، گائے، جیسے چالتو جانوروں کو پالتو کتے بلی وغیرہ کو ساتھ لے جانا چاہئے۔ تمام جانوروں کو ایک خاص جگہ پر ٹھہرانا چاہئے۔ جانوروں میں ماں اور بچہ کو جدا رکھنا چاہئے۔

تمام لوگ جاتے وقت ادب سے خشوع کے ساتھ جانا چاہئے۔ خوبصورت کپڑے کوئی بھی نہیں پہننا چاہئے۔ گھر میں رہتے وقت اور کام کے وقت پہننے کے کم تر لباس پہنتے ہوئے جانا جو نماز پڑھنے کے قابل ہو۔ لیکن جسم اور کپڑے میں اگر کوئی گندگی بدبو ہے تو اسے دور کرنا چاہئے۔ غیر مسلم بھی ساتھ چلیں تو انہیں نہ روکیں بلکہ ان کے لیے الگ جگہ کا تعین کرنا چاہئے۔ میدان میں پہنچنے کے باجماعت دو رکعت صلواۃ الاستسقا (بارش کی نماز) پڑھنا چاہئے۔ میں بارش طلب کرنے کی نماز دو رکعت ادا کرتا ہوں واسطے اللہ کے منہ طرف کعبہ شریف کے تابع اس امام کے اس طرح نیت کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ امام کے لیے امامت کی نیت کرنا سنت ہے عید کی نماز جس طرح پڑھتے ہیں اسی طرح یہ نماز پڑھنا چاہئے۔ پہلی رکعت میں سات مرتبہ تکبیر کہتے ہوئے اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہتے ہوئے پڑھنا چاہئے۔ عید کی نماز میں پڑھنے کے ضمہ سورہ اور تکبیر کے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

درمیان کی تسبیح اسی طرح پڑھتے ہوئے نماز ادا کرنا چاہئے۔ یہ نماز کسی خاص وقت ہی میں ادا کرنا لازم نہیں۔ کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن عید کی نماز کے وقت یعنی طلوع آفتاب کے بعد۔ استوا تک ادا کرنا بہتر ہے۔ اس نماز میں امام کو قرأت جہری پڑھنا چاہئے۔ نماز کے بعد دو خطبے بھی سنت ہے خطبہ اولی میں خطیب بلند آواز سے دعا کرے اور خطبہ ثانیہ میں جہری اور سری دعا کرے۔ خطیب کے جہری دعا کرتے وقت تمام لوگوں کو آمین کہنا چاہئے۔ اور سری دعا کرتے وقت خطیب کے ساتھ تمام لوگ دعا کرنا چاہئے خطبہ ثانیہ تقریباً ۳/۱ انتہائی حصہ ہونے کے بعد خطیب کو قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا چاہئے۔ دعا ختم ہونے تک خطیب قبلہ رخ کھڑا رہے خطیب قبلہ کی طرف پلٹتے وقت خطیب اور تمام لوگ اپنے سروں پر ڈالا ہوا مشجرہ الٹانا چاہئے۔ مشجرہ (یعنی چادر کے نچلے حصے کو اوپری حصے کو نیچے کرنا، اسے تحویل بھی کہا جاتا ہے) کا نچلا حصہ اوپر اور دایاں حصہ بائیں جانب کرتے ہوئے سر پر اوڑھنا چاہئے۔ گھر جا کر کپڑے بدلنے تک اسی طرح اوڑھے رہنا چاہئے۔

مسافر کی نماز

جمع اور قصر کے احکام: شرعاً جائز سفر کرنے والوں کے لیے اسلام میں کچھ رعایتیں ہیں۔ بشرطیکہ سفر طویل ہو۔ نماز روزہ وغیرہ میں بھی ان کے لیے رعایتیں ہیں۔

نماز کی رعایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ فرض نمازوں میں خاص طور پر دو طرح کی رعایتیں ہیں: (۱) قصر (۲) جمع۔

☜ قصر: فرض نمازوں میں چار رکعت والی نمازیں تین ہیں (۱) ظہر (۳) عصر (۴) عشاء: یہ ان نمازوں کو سفر کی حالت میں بجائے چار رکعتوں کے دو رکعت پڑھنے

کا نام قصر ہے۔ مغرب تین رکعت والی نماز ہے اور فجر دو رکعت والی نماز ہے ان دونوں نمازوں کو مزید کم نہیں کیا جا سکتا۔ قصر صرف ظہر، عصر اور عشا میں ہی جائز ہے۔ اگر کوئی سنت نماز پڑھنے کی نذر مانے تو ان کو بھی سفر میں قصر نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر غیر سفر میں قضا شدہ نمازیں اگر سفر میں پڑھ لیں تو ان نمازوں کو بھی قصر نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ سفر میں قضا شدہ نمازیں اگر حالتِ سفر میں پڑھیں تو چار رکعت والی نمازیں قصر کرتے ہوئے ادا کی جا سکتی ہیں۔ سفر کی قضا نماز وطن پہنچنے پر پڑھنے سے قصر نہیں کیا جا سکتا۔

جس محلّہ سے سفر شروع ہوا ہے اس محلّہ کے حدود پار ہونے کے بعد سے مسافر کہلاتا ہے۔ اس لیے اس محلّہ کے حدود میں داخل ہوتے ہی سفر ختم ہو جائے گا۔ جس جگہ جانے کے ارادہ سے سفر شروع کیا گیا ہے اس جگہ پر یا درمیان میں کسی اور مقام پر چار دن یا اس سے زیادہ دن رکنے کے ارادہ سے سفر کرتے ہوئے اس جگہ پہنچ جائیں تو عارضی طور پر سفر ختم ہو جائے گا۔ اس کے برخلاف اس مقام پر اگر چار دن سے کم رکنے کا ارادہ ہے تو اس جگہ پہنچنے سے سفر ختم نہیں ہوگا۔ اور مسافر کی تمام رعایتیں جائز ہوں گی۔ کچھ ارادہ کئے بغیر کسی جگہ پر مسافر چار دن رک جائے تو چار دن کے مکمل ہوتے ہی مسافر کی حیثیت ختم ہو جائے گی۔

اگر کوئی مسافر کسی ضرورت کے تحت ایک جگہ پہنچ جائے اور اس امید پر وہاں رکے کہ ضرورت پوری ہوتے ہی فوراً وہاں سے نکل جاؤں گا تو ایسے وقت وہ اٹھارہ دن تک مسافر کی حیثیت سے قصر پڑھتے ہوئے وہاں رک سکتا ہے اٹھارہ دن مکمل ہونے کے بعد بھی ضرورت پوری نہیں ہوئی تو اب اس کو مسافر میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے ہی اگر یہ معلوم

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہوجائے کہ چار دن سے پہلے ضرورت پوری نہیں ہوگی تو اس مقام پر پہنچے ہی مسافر کی حیثیت ختم ہوگی۔

مسافر کو قصر جائز ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر قصر جائز نہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

۱﴾ سفر طویل: مسافر کے لیے رعایت ہے مگر چار یا دس بیس میل کے فاصلہ کا سفر کرنے والے کو قصر کرنے یا دیگر مسافر کی رعایتوں سے استفادہ کی اجازت نہیں۔ صرف طویل سفر کے لیے یہ رعایتیں ہیں۔ طویل سفر کی مسافت دو مرحلے ہیں۔ قدیم زمانہ میں پیدل یا اونٹ پر سفر کرنے والے صبح سفر شروع کریں تو ایک دن اور ایک رات یا دو دن (۲۴ گھنٹے) سفر کرنے کی دوری کو دو مرحلے کہتے ہیں۔ خلافت عباسیہ کے دور میں اس کے لیے شمار کردہ فاصلہ ۴۸ میل ہے۔ جو موجودہ دور کے حساب سے ۸۲ میل یعنی ۱۳۲ کلومیٹر ہوتا ہے۔ الغرض کم سے کم ۸۲ میل کا سفر کرنے والے ہی قصر کر سکتے ہیں۔ مذکورہ فاصلہ کا سفر پیدل ہونا ضروری نہیں۔ بس میں کار میں ٹرین، ہوئی جہاز یا کوئی بھی سواری پر مذکورہ فاصلہ کا سفر طویل سفر میں شمار ہوگا۔ اور مسافروں کے لیے شرع میں جو کچھ رعایتیں ہیں وہ حاصل ہوں گی۔

۲﴾ منزل مقصود کا علم ہونا: کسی مقام کا تعین کر کے (اس مقام کے لیے) سفر کرنا چاہئے۔ اس مقام تک کی دوری بھی پہلے ہی معلوم رہنا چاہئے۔ منزل مقصود دو مرحلے (۸۲ میل) یا اس سے زیادہ دوری والا مقام ہے اس کا علم ہونا چاہئے۔ اگر سفر کرتے وقت یہ معلوم نہ ہو تو قصر جائز نہیں۔

کسی خاص مقام کا تعین کئے بغیر جہاں پہنچے وہاں تک جائیں گے کا ارادہ کر کے

سفر کرنے والے کتنی ہی دور کا سفر کریں ان کے لیے قصر جائز نہیں نہیں۔ کسی گم شدہ یا بھاگ جانے والے آدمی کی تلاش میں نکلنے والا۔ اس آدمی کے ملنے کے بعد ہی وطن واپس ہوں گا کے عزم سے سفر کیا تو ان کا بھی شمار مقام کا تعین کئے بغیر سفر کرنے والوں میں ہے اس لیے اس کے لیے بھی قصر جائز نہیں۔ ایسا شخص دو مرحلے یا اس سے زیادہ فاصلہ کے کسی مقام کا تعین کر کے اگر سفر شروع کرے تو اس مقام پر پہنچنے تک قصر جائز ہے اس کے آگے جائز نہیں۔

اگر منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہیں۔ ان میں ایک راستہ کی دوری دو مرحلے ہے اور دوسرے راستہ کی دوری دو مرحلے سے کم ہے تو دور والے راستے سے سفر کرنے کی اگر کوئی خاص ضرورت ہے (جس کے سبب دور والے راستہ سے سفر کریں تو) قصر جائز ہے۔ مثلاً راستہ امن کا ہونا۔ زیادہ سہولت اس راستہ میں ہونا۔ دل کو سکون اس راستہ سے سفر کرنے میں رہنا وغیرہ۔ صرف مقامات دیکھنے کی غرض سے یا اس طرح کی دوسری وجوہات سے دور والا راستہ اختیار کریں تو قصر جائز نہیں ہوگا۔

۳﴾ سفر معصیت کا نہیں رہنا: سفر کی رعایتیں حاصل ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ سفر اسلام میں جائز مقاصد کے لیے ہونا چاہئے ناجائز مقاصد کے لیے بھی نہ ہونا چاہئے۔ اسلام میں کسی بھی حرام مقصد کے لیے سفر کرنا معصیت کا سفر ہوگا۔ قرضدار کے لیے قرض کی ادائیگی کی مدت گزرنے کے بعد جبکہ اس کی ادائیگی کے ذرائع موجود ہوں قرضدار (ساہوکار) کی اجازت کے بغیر سفر کرنا گناہ ہے۔ شوہر سے روٹھ کر جانے والی بیوی کا سفر بھی معصیت کا سفر ہے۔ جن امور کے لیے اولاد کا ماں باپ کی اجازت کے بغیر سفر کرنا منع ہے اولاد کا ان امور کے لیے بغیر ان کی اجازت کے سفر کرنا بھی معصیت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کا سفر ہے۔اس طرح کے سفر میں قصر جائز نہیں۔

جس سفر میں خطرہ کا خوف لاحق ہو اس میں اولاد کے لیے ماں باپ سے اجازت لینا واجب ہے۔اگر سفر میں کوئی خطرہ کا خدشہ نہیں لیکن طویل سفر ہے تو اس کے لیے بھی ماں باپ سے اجازت لینا واجب ہوگا۔اگر اجازت نہیں تو سفر کرنا منع ہے۔لیکن فرض حج، یا دینی علوم سیکھنا جیسے امور کے لیے بغیر اجازت بھی سفر کر سکتے ہیں۔جائز مقاصد کے لیے سفر شروع کیا گیا لیکن دوران میں اگر سفر معصیت کا ہو جائے تو اس وقت سے قصر جائز نہیں اسی طرح سفر معصیت کا شروع کیا گیا لیکن دوران سفر توبہ کر لی گئی تو اس وقت سے نیا سفر شمار ہوگا۔وہاں سے اگر منزل مقصود تک دو مرحلے یا اس سے زیادہ مسافت ہے تو قصر جائز ہے۔

۴﴾ کامل نماز پڑھنے والوں کی تقلید: قصر پڑھنے والوں کو بھی باجماعت نماز سنت ہے۔کامل نماز پڑھنے والے کے پیچھے (مقیم امام کی اقتداء میں) قصر پڑھنا جائز نہیں۔قصر کرنے والا اگر ان کی تقلید کرتا ہے تو (قصر کیے بغیر) پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔اگر تھوڑی دیر بھی کامل نماز پڑھنے والے کی تقلید میں نماز پڑھ لیا تو کامل نماز پڑھنا واجب ہے۔اسی طرح بالفرض کامل نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز ادا کرتے وقت امام یا مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی تو چونکہ نماز کو دوبارہ لوٹانا لازم ہے۔اسلئے لوٹاتے وقت بھی کامل نماز کو ہی لوٹانا واجب ہے۔ایک مسافر نے کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس گمان سے کہ وہ قصر پڑھ رہا ہے مسافر نے اس کی تقلید کی تو تقلید کرنے والے کو کامل نماز ادا کرنا چاہئے۔امام کے مسافر یا مقیم ہونے میں شک ہو تو مقتدی کو اتمام لازم ہے۔

اس کے برخلاف امام کا مسافر ہونا مقتدی پر واضح ہو گیا لیکن قصر پڑھنے کا علم نہیں

ہے تو ایسی حالت میں ان کی اقتدا درست ہے۔امام اگر قصر پڑھ رہا ہے تو مقتدی قصر پڑھ سکتا ہے اور اگر امام کامل پڑھنے والا ہے تو مقتدی کو بھی کامل نماز پڑھنا لازم ہے۔

کیونکہ امام کا مسافر ہونا واضح ہونے کے بعد امام اگر قصر پڑھ رہا ہے تو میں بھی قصر پڑھ رہا ہوں یا امام اگر کامل پڑھ رہا ہے تو میں بھی کامل پڑھ رہا ہوں اس نیت کے ساتھ اقتدا کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔امام اگر قصر پڑھ رہا ہے تو مقتدی بھی قصر پڑھنا چاہئے اور اگر کامل پڑھ رہا ہے تو کامل پڑھنا چاہئے۔

۵﴾ قصر کی نیت کرنا: نماز کی نیت میں جیسے کہ نیت کی تفصیلات کو تکبیر تحریمہ کے وقت شامل کرنا لازم ہے ویسے ہی قصر کی نیت بھی تکبیر تحریمہ کے وقت شامل کرنا لازم ہے۔اگر اس وقت شامل نہ کریں تو پھر کامل نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

۶﴾ نیت کے برخلاف امور نماز میں واقع نہیں ہونا: قصر پڑھنے کی نیت کرنے کے بعد اختتام نماز تک اسی نیت پر ٹکنا چاہئے۔نیت کے برخلاف اگر کامل پڑھنے کا ارادہ کر لیا یا کامل پڑھنے کا تردد واقع ہو جائے یا قصر کی نیت میں شک واقع ہو جائے تو کامل ہی پڑھنا لازم ہے۔امام اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ان کا کھڑا ہونا بھول کی وجہ سے ہے یا کامل پڑھنے کے لیے ہے اس بات میں مقتدی کو پس و پیش واقع ہو گیا تو ایسے وقت بھی قصر نہیں کرنا کامل پڑھنا چاہئے۔

قصر کرتے ہوئے نماز پڑھنے والا کامل پڑھنے کا ارادہ کیے بغیر عمداً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔اگر بھول کر اس طرح کھڑا ہو جائے تو یاد آتے ہی فوراً قعدہ میں لوٹ آنا یعنی بیٹھنا۔اور سلام پھیرنا چاہئے۔ایسے وقت سجدہ سہو کرنا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

بھی سنت ہے۔ یاد آتے ہی کامل پڑھنے کا ارادہ کرنا بھی مناسب ہے۔ لیکن ایسے وقت دوبارہ بیٹھ کر اٹھنا واجب ہے۔

۷ ﴿ نماز ختم ہونے تک سفر میں رہنا: نماز کے دوران سفر کے اختتام کا ارادہ کرلیں یا سفر ختم کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں فکر کریں یا سواری دورانِ نماز وطن پہنچ جائے تو اب نماز قصر نہیں کرسکتا۔

۸ ﴿ قصر کے جائز ہونے کا علم ہونا: مسافر کو قصر (چار رکعت والی نمازیں دو رکعت کرتے ہوئے ادا کرنا) کے جائز ہونے کا علم نہ ہو اور اگر قصر کرتے ہوئے نماز پڑھ لیا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ ایسا کرنا نماز سے مذاق کرنے کے مترادف ہے۔ مذکورہ آٹھ شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے سفر کرنے والا چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت کرتے ہوئے قصر کرنا جائز ہے۔ لیکن بعض وقت قصر پڑھنا افضل ہوتا ہے اور بعض وقت کامل پڑھنا افضل ہوتا ہے۔ اور بعض وقت قصر پڑھنا واجب بھی ہوتا ہے۔ ان کے مواقع ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔ ہم یہ جان چکے ہیں کہ دو مرحلہ (۸۲ میل) کے فاصلہ کے سفر میں قصر کے سفر میں جائز ہے۔ اگر مسافت تین مرحلہ (۱۳۲ میل یعنی ۱۹۷ کلومیٹر) یا اس سے زیادہ ہے تو افضل قصر پڑھنا ہے۔ اگر مسافت تین مرحلہ سے کم ہو تو افضل کامل نماز پڑھنا ہے۔

قصر جائز ہونے کے تمام شرائط جمع ہونے کے باوجود قصر جائز ہونے یا نہ ہونے کا شک واقع ہوجائے یا قصر پڑھنے میں اطمینان قلب نہ ہو تو ایسے لوگوں کو قصر افضل ہے۔ کامل نماز پڑھنا ان کے لیے مکروہ ہے۔

مسلسل جہاز چلانے والے یا جہاز میں کام کرنیوالے کے لیے کامل نماز پڑھنا

افضل ہے۔ کئی مہینے جہاز چلاتے رہیں تو بھی ان کو کامل نماز پڑھنا ہی افضل ہے۔ کیونکہ ان کے تمام ضروریات کا تکملہ جہاز میں ممکن ہے اور جہاز ان کے لیے وطن کے مماثل ہوچکا ہے اس لیے کامل نماز پڑھنا ہی ان کے لیے ہمیشہ افضل ہوگا۔ اسی طرح اپنے وطن کے علاوہ جگہوں میں مسلسل خشکی میں سفر کرنے والوں کو بھی کامل نماز افضل ہے۔

پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ کسی ضرورت کے لیے اگر مسافر (اس گمان سے کہ ضرورت فوراً پوری ہوگی) کسی جگہ رک جائے تو اٹھارہ دن تک ان کے لیے قصر جائز ہے۔ لیکن ایسے مسافر کو چار دن مکمل ہونے کے بعد کامل نماز پڑھنا افضل ہے۔

دائم الحدث (مسلسل پیشاب خارج ہونے والا بیمار جیسے وضو نہ ٹکنے والے) جب سفر کریں تو ان کے شرائط کے مطابق وہ وضو کرلیں۔ وضو کے بعد ناپاک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز کا وقت ملنے کا امکان ہے تو قصر پڑھنا ان کے لیے واجب ہے۔ کیونکہ حتی الامکان پاک ہوکر نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اگر کسی نے جمع تاخیر کی نیت کی (جمع کے مسائل تفصیل سے بعد میں بیان ہوں گے) اور دونوں نمازیں دوسرے وقت کے آخری وقت میں پڑھ رہا ہے۔ اس وقت وہ اگر دونوں نمازیں کامل پڑھ لے تو ایک نماز وقت گزر جانے کے بعد ادا ہوگی اور اگر قصر کرکے ادا کرے تو دونوں نمازوں کے وقت پر ادا ہونے کا یقین ہے تو قصر کرتے ہوئے پڑھنا (اس کے لیے) واجب ہے۔

جمع

مسافر کی رعایتوں میں دوسری رعایت جمع ہے دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کرنے کو جمع کہتے ہیں۔ پانچ نمازوں میں کسی بھی دو نماز کو آپس میں ملا کر ایک وقت میں پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ صرف ظہر اور عصر کو آپس میں ملا کر پڑھنا جائز ہے اور مغرب اور عشا کو آپس میں ملا کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس طرح جمع کرتے وقت ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع تقدیم کرتے ہوئے اور ظہر اور عصر کو عصر کے وقت جمع تاخیر کرتے ہوئے ادا کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح مغرب اور عشا کو مغرب کے وقت میں جمع تقدیم کرتے ہوئے اور مغرب عشا کو عشا کے وقت میں جمع تاخیر کرتے ہوئے بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ نمازوں کو آپس میں ملا کر جمع کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ عصر اور مغرب کو آپس میں جمع کرنا یا عشا اور فجر کو آپس میں جمع کرنا یا فجر اور ظہر کو آپس میں جمع کرنا جائز نہیں۔

جمع کی شرائط

جمع کی بھی کچھ شرائط ہیں: ان شرائط کے بغیر جمع جائز نہیں۔ جمع چونکہ خاص طور پر مسافروں کی رعایت ہے۔ لہٰذا جمع کرنے والا مسافر ہونا لازم ہے۔ ہر مسافر کو جمع جائز نہیں۔ اسلام میں جائز طویل سفر کرنے والے مسافر کو جمع جائز ہے۔ پہلے بیان کر چکے کہ ۸۲ میل کی مسافت کا سفر ہی طویل سفر کہلاتا ہے۔ اسی لیے ۸۲ میل سے کم دوری کے سفر کرنے والوں کو جمع کی اجازت نہیں۔ یعنی اس سے کم کا سفر کرنے والا شرعی طور پر مسافر ہی نہیں۔

الغرض طویل سفر جو معصیت کا نہ ہو سفر شروع کردہ محلّہ کی حدود پار ہونے کے بعد سے جس طرح قصر جائز ہے جمع بھی (ایسے مسافر کے لیے) جائز ہے۔ پہلی نماز کے وقت مسافر اگر چل رہے ہیں تو پہلی نماز کو دوسری نماز کے وقت میں جمع تاخیر کرتے ہوئے پڑھنا اور اگر اس وقت رکے ہوئے ہیں تو دوسری نماز کو پہلی نماز کے وقت میں جمع تقدیم کرتے

ہوئے پڑھنا افضل ہے۔ مثلاً ظہر کے وقت، مسافر چل رہے ہیں تو ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھنے کے لیے جمع تاخیر کرنا اور اگر مغرب کے وقت میں چل رہے ہیں تو مغرب اور عشا کو عشا کے وقت میں پڑھنے کے لیے جمع تاخیر کرنا افضل ہے۔ اور اگر ظہر کے وقت یا مغرب کے وقت نہیں چل رہے ہیں یا کہیں آرام کے لیے رکے ہوئے ہیں تو ظہر کے اور عصر کو ظہر کے وقت میں اور مغرب اور عشا کو مغرب کے وقت میں جمع تقدیم کرتے ہوئے پڑھنا افضل ہے۔ جمع تقدیم کے لیے چار شرائط ہیں۔ جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱﴾ جمع کرتے وقت پہلی نماز سے شروع کرنا: یعنی ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت اگر پڑھیں تو پہلے ظہر کی نماز پڑھنا لازم اسی طرح مغرب اور عشا ادا کرتے ہوئے پہلی مغرب کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ عصر اور عشا کو بعد پڑھنا چاہئے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی پہلے عصر کی نماز اور بعد میں ظہر یا پہلے عشا اور بعد میں مغرب پڑھیں تو پہلے پڑھی جانے والی نمازیں یعنی عصر اور عشا درست نہیں ہوں گی۔ کیونکہ جمع تقدیم کرتے وقت اس وقت کی نماز پڑھنے کے بعد ہی بعد والی نماز پڑھنا شرط ہے۔ اگر ترتیب کے خلاف کوئی پڑھے تو ظہر اور مغرب پڑھنے کے بعد عصر اور عشا کو دوبارہ پڑھنا یا پھر ان نمازوں کو ان کے وقت پر ہی ادا کرنا چاہئے۔

اگر ترتیب سے جمع تقدیم کرتے ہوئے نماز پڑھ لینے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ پہلی نماز درست نہیں ہوئی تو بعد والی نماز بھی درست نہیں ہوگی۔ لہٰذا دونوں نمازوں کو دوبارہ ترتیب سے لوٹانا چاہئے۔ یا دونوں کو اپنے اوقات میں ہی پڑھ لیں تو یہ بھی درست ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

۲﴿ جمع کی نیت کرنا: جمع تقدیم کرتے وقت دوسری نماز کو اس نماز کے ساتھ ملا کر (جمع کرتے ہوئے) میں پڑھ رہا ہوں کی نیت کرنا دوسری شرط ہے۔ یہ نیت پہلی نماز میں کرنا چاہئے۔ پہلی نماز شروع کرنے کے بعد نماز ختم ہونے سے پہلے کسی بھی وقت نیت کی جاسکتی ہے۔ لیکن پہلی نماز کے تکبیر تحریمہ کے وقت ہی نیت کرنا افضل ہے۔

۳﴿ دوسری نماز میں داخل ہونے تک سفر جاری رہنا: جمع کی نیت کے باوجود دوسری نماز میں داخل ہونے سے پہلے سفر ختم ہوجائے یا ختم کرنے کا ارادہ کرلیں تو پھر جمع جائز نہیں۔ البتہ اس سے پہلی نماز جو ادا کی گئی ہے فاسد نہیں ہوگی لیکن دوسری نماز اس کے اپنے وقت میں ادا کرنی ہوگی۔ اس کے برخلاف دوسری نماز ختم ہونے کے بعد یا دوسری نماز کے درمیان سفر ختم ہوجائے یا سفر ختم کرنے کا ارادہ کرلیں تو دونوں نمازیں جو جمع کرتے ہوئے ادا کی گئی ہیں درست ہوں گی۔ دوسری نماز کو پھر اس کے وقت پر دہرانے کی ضرورت نہیں۔

۴﴿ دونوں نمازیں پے درپے ادا کرنا: پہلی نماز ادا کرنے کے فوری بعد دوسری نماز شروع کرنا چاہئے۔ دونوں نمازوں کے درمیان زیادہ دیر کا وقفہ نہیں رہنا چاہئے۔ زیادہ دیر کی حد (صرف نماز کے فرائض ادا کرتے ہوئے) دو رکعت نماز پڑھنے کی دیر ہے۔ اتنی دیر کا وقفہ دونوں نمازوں کے درمیان نہیں رہنا چاہئے۔ اگر اتنا وقفہ ہوجائے تو دوسری نماز کو پہلی نماز کے ساتھ جمع تقدیم نہیں کیا جاسکتا لہٰذا دوسری نماز اس کے اپنے وقت پر ہی ادا کرنی ہوگی۔ پہلی نماز کے بعد والی سنت نماز دوسری نماز سے پہلے ادا نہیں کرسکتے۔ دونوں نماز ختم ہونے کے بعد سنتوں کو ادا کرنا چاہئے۔ جمع تقدیم کرنے والے فرض سے

پہلے اور بعد پڑھنے کے رواتب اس طرح پڑھیں۔ پہلے فرض سے پہلے والی سنت نماز ادا کریں اس کے بعد پہلی فرض نماز ادا کریں اور فوری بعد دوسری فرض نماز ادا کریں اس کے بعد پہلی نماز کے بعد والی سنت نماز اس کے بعد دوسری نماز سے پہلے والی سنت نماز اس کے بعد والی سنت نماز ادا کریں۔

صرف فرض نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھنے کی دیر دونوں نمازوں کے درمیان رکنا جائز ہے اس لیے دوسری نماز پڑھنے سے پہلے اقامت کہی جاسکتی ہے پہلی نماز سے پہلے اذان اور اقامت دونوں کہنا سنت ہے۔ یہ اذان کے باب میں بیان کرچکے ہیں۔

تیمّم کرکے نماز پڑھنے والے بھی سفر میں جمع کرسکتے ہیں۔ لیکن ایک تیمم سے ایک سے زیادہ فرض ادا نہیں کرسکتے۔ لہٰذا دوسری نماز کے لیے ایک اور تیمم کرنا لازم ہے۔ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کررہے ہیں تو پانی کی ہلکی تلاش کرنے سے کوئی ضرر نہیں۔ لیکن اس تلاش کا وقفہ دو رکعت نماز کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔

جمع تاخیر: ظہر کو عصر کے وقت میں اور مغرب کو عشا کے وقت میں پڑھنے کے لیے تاخیر کرنے کا نام جمع تاخیر ہے۔ جمع تاخیر کی دو شرائط ہیں۔

۱﴿ جمع تاخیر کی نیت کرنا: پہلی نماز کا وقت گزر جانے سے پہلے جمع تاخیر کی نیت کرنا چاہئے۔ یعنی اگر ظہر کو عصر کے وقت (جمع تاخیر کرتے ہوئے) پڑھنا چاہتے ہیں تو ظہر کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی میں ظہر کو عصر کے وقت میں جمع تاخیر کرتے ہوئے پڑھوں گا کی نیت کرنا چاہئے۔ اسی طرح مغرب کو عشا کے وقت میں جمع تاخیر پڑھوں گا کی نیت کرلینا چاہئے۔ اس طرح نیت کئے بغیر تاخیر کرنا گناہ ہے اور پہلی نماز قضا ہوگی۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

۲﴾ دونوں نماز ختم ہونے تک سفر جاری رہنا۔ دونوں نماز ختم ہونے سے پہلے اگر سفر ختم ہوجائے یا ختم کرنے کا ارادہ کرلیں تو ادا کردہ نماز کے لیے کوئی خامی نہیں لیکن پہلے والی نماز قضا ہوگی۔ اس کے برخلاف دونوں نمازیں ختم ہونے کے بعد اگر سفر ختم ہوجائے تو دونوں نمازیں درست اور ادا ہوں گی۔ جمع تقدیم میں دونوں نمازوں کے درمیاں وقفہ کا نہیں رنا۔ ترتیب (پہلی نماز پہلے ادا کرنا) اور پہلی نماز میں جمع کی نیت کرنا یہ تینوں باتیں واجب تھیں لیکن جمع تاخیر میں یہ تینوں چیزیں واجب نہیں بلکہ سنت ہیں۔

باجماعت نماز

باجماعت نماز کے لیے کم سے کم دو آدمی ہونا چاہئے۔ دو آدمی کی جماعت ہو یا زیادہ لوگوں کی ان میں ایک امام اور دوسرے مقتدی ہوتے ہیں۔ پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ اجر باجماعت نماز پڑھنے میں ہے۔ مردوں کے لیے باجماعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کے لیے سنت مؤکدہ نہیں۔ جماعت کی فضیلت پانچ وقت کی نمازوں میں ہر نماز کو ہے۔ لیکن بعض کے لیے زیادہ افضل ہے۔ افضلیت کی ترتیب اس طرح ہے۔ جمعہ کی نماز میں جماعت چونکہ فرض ہے اس لیے یہی سب سے افضل جماعت ہے اس کے بعد جمعہ کے دن فجر کی جماعت زیادہ افضل ہے اس کے بعد مابقیہ دنوں کی فجر کی جماعت اس کے بعد عشا کی جماعت اس کے بعد عصر کی جماعت اس کے بعد ظہر کی جماعت اسکے بعد مغرب کی جماعت افضل ہے۔

پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا فرض کفایہ ہے ہر علاقہ کے رہنے والے عاقل، بالغ، مقیم آزاد مرد پر بستی کے کسی ایک مقام پر جماعت قائم کرنا فرض کفایہ ہے۔ (ان میں

سے کچھ لوگ ادا کردیں تو تمام لوگوں سے جماعت کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو تمام لوگ گناہگار ہوں گے) اسلامی شعار کا اظہار کرتے ہوئے جماعت قائم کرنا چاہئے۔ صرف گھر جیسے خانگی مقامات پر باجماعت نماز ادا کرنے سے فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک بڑی آبادی والے علاقہ میں صرف ایک جگہ جماعت قائم کرنا کافی نہیں بلکہ ایک سے زائد مقامات پر جماعت کرنا چاہئے۔ اور فرض کفایہ ادا ہونے کے لیے ایسی جگہ پر جماعت قائم کرنا چاہئے جہاں جماعت میں شریک ہونے والوں کو گھر سے جاکر شریک ہونے میں کوئی قابل ذکر مشقت نہ ہو۔

صرف دو آدمی اگر باجماعت نماز پڑھیں تو بھی جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ لیکن مقتدیوں کی تعداد جتنی بڑھے گی جماعت کی فضیلت بھی اتنی زیادہ ہوگی۔ لیکن بعض جماعتیں مقتدیوں کی کثرت سے افضل نہیں ہوں گی۔ امام اگر فاسق یا بدعتی ہے یا ایسا شخص ہے جس کے پیچھے جماعت مکروہ ہے (جس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی) ایسی جماعت میں شریک ہونے سے جماعت کی فضیلت یا مقتدیوں کی کثرت کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسی جماعت میں شریک ہونے سے بہتر تنہا نماز پڑھنا ہے۔

وہ مسجد میں جو خالص حلال زمین پر نہیں بنی ہے یا خالص پیسے خرچ کرکے نہیں بنائی گئی ہے وہاں ہونے والی عظیم جماعت سے افضل خالص حلال زمین پر بنی ہوئی مسجد میں حلال مال سے بنائی گئی مسجد میں ہونے والی چھوٹی جماعت ہے۔

مسجد کے علاوہ جگہوں پر ہونے والی بڑی جماعت سے افضل مسجد میں ہونے والی چھوٹی جماعت ہے۔ تاخیر سے ہونے والی بڑی جماعت سے افضل وقت کے شروع میں

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہونے والی چھوٹی جماعت ہے۔اطمینان سے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے کا وقت مقتدیوں کو نہ دیتے ہوئے تیزی سے قرأت کرنے والے امام کے پیچھے ہونے والی بڑی جماعت سے افضل اطمینان سے قرأت کرنے والے امام کے پیچھے ہونے والی چھوٹی جماعت ہے۔

امام کے ساتھ ایک فرض ادا کریں تو بھی جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔چنانچہ مقتدی تکبیر تحریمہ کہتے ہی امام سلام پھیرلے تو اس سے بھی جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔لیکن پوری نماز امام کے اقتدا میں حاصل ہونا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔امام آخری رکعت کی رکوع سے اٹھنے کے بعد اگر زیادہ لوگوں کی ایک جماعت آجائے۔تو یہ لوگ سلام پھیرنے تک انتظار کرلیں۔اس کے بعد یہ لوگ الگ جماعت بنا کر نماز پڑھ لیں تو بہتر ہے۔وقت میں وسعت ہے تو اس طرح پڑھنا افضل ہے۔وقت اگر تنگ ہے تو انتظار کیے بغیر فوراً جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔

امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شامل ہونا افضل ہے۔اس فضیلت کے حاصل ہونے کے لیے امام کے تکبیر کہنے کے فوری بعد مقتدی کو بھی تکبیر تحریمہ کہنا چاہیے۔اس وقت حاضر نہ ہونے والوں کو یہ فضیلت نہیں ملے گی۔

تکبیر تحریمہ کی فضیلت چھوٹ جائے یا جماعت ہی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی جماعت کے لیے دوڑنا نہیں چاہیے۔اطمینان سے چلتے ہوئے جاکر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔اس کے برخلاف جمعہ کی نماز چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو یا وقت گزر جانے کا خوف ہو تو بھاگتے ہوئے جانا واجب ہے۔

امام کو نماز طویل کرنا نہیں چاہیے لیکن سنت ابعاض اور سنت ہیأت کو ادا کرنا

چاہیے۔تنہا نماز پڑھنے والے کو جن سنت اور اذکار کا پڑھنا سنت ہے امام ان کی طرح طویل نماز نہ کرے۔اگر صرف طویل نماز سے راضی ہونے والے مقتدی جماعت میں شریک ہیں دیگر لوگ آکر جماعت میں شریک نہیں ہوں گے تو امام نماز کو جتنی چاہے طویل کرسکتا ہے۔اس طرح کی حالت اگر نہیں ہے تو طویل نماز امام کے لیے کروہ ہے۔ دوسروں کی شرکت کے انتظار میں طوالت دینا مکروہ ہے مگر کچھ شرائط کے ساتھ ایسا انتظار جائز ہے۔

۱۔انتظار میں مبالغہ نہ کرے۔

۲۔انتظار صرف رکوع میں یا تشہد آخر میں کرے۔

۳۔وقت کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔

۴۔انتظار رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے۔

۵۔جس شخص کا انتظار کیا جائے وہ مقام نماز میں داخل ہوا ہو خارج نہ ہو۔

۶۔انتظار کیے جانے والے شخص کی حیثیت میں امتیاز نہ کیا جائے یعنی کسی کی بزرگی،منصب اور عہدہ دیکھ کر انتظار نہ کیا جائے۔

آگ میں جلنے یا پانی میں ڈوب کے ہلاک ہونے کی اطلاع نماز پڑھنے والے کو ہوجائے تو ان کو بچانے کے لیے نماز جلد ختم کرنا بہتر ہے۔ایسے جاندار جن کی جان کا احترام ہے جیسے انسان اگر فوت ہو رہا ہو تو اس کی حفاظت کے لیے نماز توڑنا پڑے تو توڑنا واجب ہے۔اگر مال فوت ہو رہا ہے تو اس کے لیے نماز کو توڑنے کی ممانعت نہیں۔

تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز کو لوٹانا

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سنت ہے۔ اس طرح ایک سے زائد مرتبہ نماز پڑھیں تو پہلی بار جو نماز پڑھی گئی ہے وہی فرض میں شمار ہوگی۔ دوسری بار کی نماز میں بھی فرض کی نیت ہی کرنی چاہیے۔ اگر بعد میں معلوم ہوجائے کہ پہلی نماز کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہے۔ اور دوسری نماز میں کوئی خامی نہیں ہے۔ تب بھی یہ دوسری نماز فرض نماز میں شمار نہیں ہوگی۔ چنانچہ فرض ادا ہونے کے لیے دوبارہ نماز ادا کرنی ہوگی۔

جماعت کے عذرات

باجماعت نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ جماعت ترک کرنا مکروہ ہے۔ بعض علماء کی رائے کے مطابق جماعت ترک کرنا گناہ ہے۔ لیکن بعض مشکلات کی وجہ سے جماعت میں شریک ہونا دشوار ہوجائے تو جماعت ترک کرنا کراہت یا گناہ نہیں ہوگا یہی امور جماعت کے عذرات ہیں۔

۱ بارش: اگر شدت کی بارش ہے۔ اور جماعت کے لیے پیدل جانا ہے۔ چھتری جیسی بارش سے بچانے والی کوئی چیز میسر نہیں۔ اگر جماعت کے لیے جائیں تو بھیگنا پڑے گا۔ جو باعث تکلیف ہے۔ ایسے وقت گھر میں تنہا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ عذر قابل قبول ہے۔

۲ ہوا: شدت کی ہوا اس سے مراد ہے رات میں اگر شدت کی ہوا چل رہی ہے تو یہ جماعت چھوڑنے کے لیے عذر ہے۔ دن کے وقت شدت کی ہوا اور رات کے وقت ہلکی ہوا ترک جماعت کے لیے عذر نہیں۔ اگر لُو چل رہی ہے۔ (وہ ہوا جس میں آگ کی سی کیفیت ہے) تو دن اور رات دونوں میں یہ ترک جماعت کے لیے قابل قبول عذر ہے۔

۳ بیماری: ایسی بیماری مراد ہے جس کی وجہ سے جماعت کے لیے چل کے

جائیں تو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ترک جماعت کے لیے قابل قبول عذر ہے۔ ہلکا بخار معمولی سر میں درد یا معمولی دانتوں کا درد۔ جیسی ہلکی بیماریاں جماعت ترک کرنے کے لیے قابل قبول عذر نہیں۔

۴ بھوک یا پیاس: شدت کی بھوک یا شدت کی پیاس لگ رہی ہے۔ بھوک اور پیاس بجھانے کی چیزیں سامنے ہیں تو یہ جماعت چھوڑنے کے لیے قابل قبول عذر ہے۔ اس طرح کے موقعہ پر تھوڑا سا کھا پی کر شدت تھمنے کے بعد جماعت میں شریک ہونے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد بھی اگر جماعت چھوٹ جائے تو یہ قابل قبول عذر ہے۔

۵ بیت الخلاء کی ضرورت پیش ہوجائے: پیشاب پاخانہ کی ضرورت یا ریح خارج کرنے کی ضرورت پیش ہوجائے تو نماز سے پہلے ان ضروریات سے فارغ ہونا چاہیے فارغ ہونے کے بعد وضو کرکے آنے تک جماعت چھوٹ جائے تو یہ قابل قبول عذر ہے۔

۶ جماعت کے لیے جانے سے اگر جان یا مال یا عزت وآبرو کو خطرہ لاحق ہونے کا خوف لاحق ہوجائے تو یہ جماعت چھوڑنے کے لیے قابل قبول عذر ہے۔ معینہ مدت کے قرضدار کو ساہوکار کے پکڑنے کا خوف ہے تو بھی یہی حکم ہے۔

۷ لباس کا نہ ہونا: ہمیشہ پہننے کے لباس اگر نہ ہوں۔ اور دوسرے لباس پہننا ان کے وقار کے خلاف ہو تو جماعت چھوڑنے کے لیے یہ قابل قبول عذر ہے۔ ستر ڈھانکنے کا لباس موجود ہے تو بھی ایسی حالت میں جماعت ترک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو صرف ستر ڈھانکنے کا لباس پہن کر باہر نکلنے کی عادت ہے ان کے لیے یہ عذر قبول نہیں۔

۸ سفر کی تیاری: ساتھیوں کے ساتھ سفر (جو معصیت کا نہ ہو) کی تیاری ہے۔ اگر

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ایسے وقت جماعت کے لیے رک جائے تو ساتھی چلے جائیں گے۔ تو یہ جماعت میں شریک نہ ہونے کے لیے قابل قبول عذر ہے۔ وہ ساتھیوں کے ساتھ سفر میں جاسکتا ہے۔

۹﴾ بدبو: اگر کسی شخص سے ایسی بدبو اٹھتی ہے جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے یہ کیفیت جماعت چھوڑنے کے لیے قابل قبول عذر ہے۔ لہسن جیسی بدبودار چیز کھانے کی وجہ سے یا جسم یا کپڑے پر بدبودار چیز لگنے کی وجہ سے یا کسی دوسری وجوہات سے بدبو اٹھے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے تو جماعت میں شریک ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر بدبو دور کر کے جماعت میں شریک ہونا اس کے لیے ممکن ہو تو بدبو دور کر کے شریک ہونا چاہئے۔

۱۰﴾ بیمار کی تیمارداری: رشتہ دار ہو یا اور کوئی اگر بیمار پڑ گئے۔ ان کی تیمارداری کے لیے کوئی دوسرا موجود نہیں ہے۔ تو جماعت کے لیے جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تیمارداری کے لیے دوسرے لوگ ہیں لیکن بیمار کو ان کی موجودگی سے خاص سکون پہنچتا ہے تب بھی جماعت کے لیے جانے کی ضرورت نہیں۔ رشتہ دار یا کوئی اگر قریب المرگ ہے اور تیمارداری کے لیے دیگر لوگ بھی ہے پھر بھی جماعت ترک کر سکتے ہیں۔

کن کی تقلید کی جاسکتی ہے

ہم یہ جانتے ہیں کہ باجماعت نماز کے لیے امام اور مقتدی دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ باجماعت نماز میں قیادت کرنے والے کو امام اور اس قائد کی تقلید کرنے والوں کو ماموم یا مقتدی کہتے ہیں۔ ہر کسی کو امام یا قائد نہیں بنا سکتے۔ کچھ شرائط کے رکھنے والے ہی امام بن سکتے ہیں۔ اب کس کی تقلید کی جاسکتی ہے کس کی تقلید نہیں کی جاسکتی بیان

کیا جاتا ہے۔

۱۔ صرف صحیح نماز پڑھنے والے کی تقلید کی جاسکتی ہے: تقلید کرنے والے کے عقیدہ کے مطابق (مسلک کے مطابق) صحیح نماز پڑھنے والے کی ہی تقلید کی جاسکتی ہے۔ یعنی امام دوسرے مسلک کے مقتدیوں کی رعایت کرے اگر کسی نماز کے متعلق معلوم ہوجائے کہ نماز فاسد ہورہی ہے تو ایسے امام کی تقلید جائز نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ نماز کے شرائط یا فرائض اگر ترک کریں تو نماز فاسد ہوگی۔ اسی لیے اگر مقتدی کو معلوم ہوجائے کہ امام نماز کے شرائط یا فرائض ترک کر رہا ہے تو ان کی تقلید نہیں کی جاسکتی۔ یعنی امام اگر بے وضو ہے۔ یا نجاست کو اٹھائے ہوئے یا کافر ہے تو ان کی تقلید نہیں کی جاسکتی۔ اگر ایسے لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے نماز پڑھ لے تو وہ نماز درست نہیں ہوگی۔

۲۔ مقتدی کی تقلید نہیں کی جاسکتی: کسی امام کی تقلید کرتے ہوئے نماز پڑھنے والے کی حالت اقتدا میں تقلید درست نہیں۔ البتہ بعد میں آکر جماعت میں شامل ہونے والا (مسبوق) امام سلام پھیرنے کے بعد جب کھڑا ہوجائے تو اس کی تقلید کی جاسکتی ہے۔

۳۔ نماز لوٹانے والے کی تقلید درست نہیں: نماز کی بعض شرائط مکمل نہ ہونے کی وجہ سے وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے نماز ادا کرنا پڑتی ہے اور بعد میں ان شرائط کی تکمیل کرکے اس نماز کو لوٹانا پڑتا ہے مثلاً وطن میں رہنے والا پانی نہ ملنے کی وجہ سے اگر تیمم کرکے نماز ادا کر رہا ہے تو اس کی اقتداء صحیح نہیں اور پانی ملنے کے بعد ایسے شخص کو دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھنا لازم ہے۔

۴۔ قرأت نہیں جاننے والے کی تقلید جائز نہیں: قرآت نہیں جاننے والے سے مراد

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

سورہ فاتحہ یا فاتحہ کے بعض حروف یا تشدیدات قاعدہ کے مطابق پڑھنا نہیں جاننے والا ہے۔ جو صحیح پڑھنا جانتا ہے اس کو ایسے امام کی تقلید جائز نہیں۔ کسی حرف کو دوسرے حرف کے مخرج سے پڑھنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسی غلط تلاوت جس سے معنی میں تبدیلی آتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ زبان میں لکنت ہونے کی وجہ سے تلفظ برابر ادا نہیں کرنے والے کا بھی شمار قرآت نہیں جاننے والوں میں ہے۔ ان کی بھی تقلید جائز نہیں۔

۵۔ مرد کو (بڑے ہوں یا چھوٹے) عورت کی تقلید جائز نہیں: اسی طرح خنثیٰ (وہ جو کہ مرد ہے نہ عورت) کی یا عورت کی تقلید جائز نہیں۔ مرد صرف مردوں کی تقلید کر سکتا ہے۔ عورت عورتوں کی ہجڑوں کی اور مردوں کی تقلید کر سکتی ہے۔ وضو کیا ہوا آدمی تیمم کیے ہوئے کی اور تیمّم کیا ہوا آدمی وضو کیے ہوئے کی تقلید کر سکتا ہے۔ کھڑے رہ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اور بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی تقلید کر سکتا ہے۔ بالغ آدمی نابالغ لڑکوں (باشعور) کی اور آزاد آدمی غلام کی تقلید کر سکتے ہیں ممانعت نہیں لیکن یہ تقلید مکروہ ہے۔

ایسے لوگ جو امام بننے اور اقتدا کیے جانے کے قابل نہیں ہیں مختصراً بیان کیے گئے۔ کسی میں مذکورہ خامی کا علم ہو جائے تو پھر ان کی تقلید نہیں کی جا سکتی۔ اقتدا کرنے والے کی نماز درست نہیں ہوگی۔

اگر نماز کے درمیان مقتدی کو یہ معلوم ہو جائے کہ امام کا وضو نہیں ہے۔ یا غسل واجب ہے تو فوراً امام سے جدا ہونا چاہیے۔ یعنی میں امام سے جدا ہو چکا ہوں کی نیت دل میں کرتے ہوئے تنہا نماز مکمل کرنا چاہیے۔ امام کے بدن یا لباس میں نجاست ہونے کا علم

نماز کے درمیان ہو جائے تو بھی یہی حکم ہے۔ فوراً جدائی کی نیت کرتے ہوئے تنہا نماز مکمل کرنا چاہیے۔ اگر نماز کے بعد امام کے بدن یا کپڑے میں نجاست کا ہونا معلوم ہو جائے اور نجاست ظاہر نہیں تھی تو اعادہ کرنا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست ظاہر تھی یا نظر آ سکتی تھی تو نماز کا اعادہ لازم ہے۔

اس طرح کی خامیاں امام میں تھی کا علم مقتدی کو نماز ختم ہونے کے بعد ہو جائے تو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں۔ مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

لکنت کی وجہ سے ایک ہی حرف کو بار بار دہرانے والے کی معنی بدلے بغیر خطا کرتے ہوئے پڑھنے والے کی، فاسق یا بدعتی یا وسوسہ والے کی (شکی کی) یا ایسے شخص کی جس کا ختنہ نہیں ہوا ہے تقلید درست ہے لیکن تقلید میں کراہت ہے۔ ہمارے مسلک کے مطابق فرائض اور شرائط ادا نہ کرنے والے بدعتی کی تقلید درست نہیں۔ اگر ہمارے مسلک کے مطابق فرائض و شرائط ادا کرنے والا ہے تو تقلید میں کراہت ہے۔ زنا سے پیدا ہونے والے کی تقلید مکروہ نہیں خلاف اولیٰ ہے۔

امامت کے لیے زیادہ قابل

امامت کے لائق اور تقلید کے قابل ہر کسی کی اقتدا کی جا سکتی ہے اور یہ نماز درست بھی ہے۔ لیکن امامت کے قابل ایک سے زائد لوگ اگر رہیں تو کس کو فوقیت دینا چاہیے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ تقلید درست ہونے والے کئی لوگ ہیں تو ان میں عادل فاسق اور بدعتی بھی ہے تو فاسق اور بدعتی کو ہٹا کر عادل کو امام بنانا چاہیے۔ عادل بھی اگر ایک سے زائد ہیں تو نماز کے مختلف مسائل زیادہ جاننے والے کو امام بنانا چاہیے۔ علم میں بھی اگر ایک ہی درجے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کے کئی لوگ ہیں تو ان میں بہترین قاری کو امام بنانا چاہئے، اگر قاری بھی ایک سے زیادہ ہیں تو زیادہ ورع (عفت اور پاکدامنی) رکھنے والے کو امام بنانا چاہئے۔ اس میں بھی سب برابر ہیں تو اسلام میں زیادہ قدیم شخص امامت کا حق دار ہے۔ اگر اس میں بھی برابری کے لوگ ہیں تو لوگوں میں نیک شخص کو امام بنانا چاہئے اس میں برابری کے لوگ ہیں تو جس کے لباس اور بدن میں میل کچیل نہ ہو اسے امامت کرنا چاہئے۔ اس میں بھی برابری کے لوگ اگر ہیں تو سننے میں خوش الحان والا امامت کرنا چاہئے اس طرح کی کوئی عظمت کسی میں بھی زیادہ نہیں ہے تو قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ یہ تمام باتیں کسی ریگستان میں یا مختلف لوگ ایک ایسی مسجد میں جمع ہوگئے جہاں کوئی مستقل امام نہیں ہے۔ تو وہاں کا مسئلہ ہے۔ جس مسجد میں مستقل امام ہے وہاں کے امام ہی کو امامت کا حق ہے۔ اگر وہ اپنا حق دوسرے کو دے دے تو وہاں یہ تمام چیزیں ان میں دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مسجد میں مقرر کردہ امام امامت کے قابل ہونا چاہئے۔ جن کی تقلید میں کراہت ہے ان کی تفصیل جو پہلے بیان کی جاچکی ہے ان کو مساجد میں امام نہیں بنانا چاہئے۔ مسجد کے متولی کسی ایسے کو امام بنائیں تو یہ تقرر اصول کے خلاف اور ناجائز ہے۔ اصول کے خلاف تقرر شدہ امام کو مذکورہ امامت کا حق نہیں ہوگا۔

مسجد مین امامت کا حق جس طرح وہاں کے امام کو ہوتا ہے اسی طرح کسی گھر میں (جو ذاتی ہو یا کرایہ کا) امامت کا حق اس میں رہنے والوں کو ہے۔ گھر والے امامت کے قابل نہیں تو وہ کسی قابل شخص کو امامت کے لیے منتخب کرے۔ اس علاقہ کا قاضی اگر موجود ہے تو مذکورہ تمام لوگوں سے زیادہ مستحق اور قابل قاضی ہوگا۔ اگر قاضی کسی کو منتخب کرے تو وہ بھی مستحق ہوگا۔

راستہ کی عام مساجد جہاں مختلف لوگ آکر نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں امام کی اجازت کے بغیر جماعت بنائی جاسکتی ہے۔ مقررہ امام کے پیچھے جماعت کھڑی ہے تب بھی ان سے پہلے یا بعد میں جماعت بنانا کراہت نہیں۔

جماعت کی شرائط

باجماعت نماز پڑھنے کی مختلف شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱﴾ امام سے آگے کھڑا نہیں رہنا: امام کی تقلید کرتے ہوئے اگر نماز پڑھیں تو امام سے آگے کھڑا نہیں رہنا چاہئے۔ آگے اور پیچھے کا لحاظ ایڑی سے کیا جانا چاہئے۔ انگلیوں کے سرے سے نہیں۔ چنانچہ امام کے پیر کی ایڑی سے مقتدی کی ایڑی آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ اگر آگے بڑھ جائے تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔ دونوں اگر کھڑے رہ کر نماز پڑھیں تو یہ حکم تھا۔ اگر دونوں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں تو دونوں کے سرین کے پچھلے حصے کا لحاظ کرنا چاہئے۔ اگر ان میں ایک کھڑا ہے اور دوسرا بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو کھڑے رہنے والے کی ایڑی اور بیٹھنے والے کے سرین کا لحاظ کیا جائے گا۔ اور کروٹ لیٹ کر نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ کے لحاظ سے اور لیٹ کر نماز پڑھنے والوں کے سر کے لحاظ سے آگے اور پیچھے شمار کیا جائے گا۔

مذکورہ طریقہ قدم پر کھڑے رہنے والوں کا اور سرین کے بل بیٹھنے والوں کا ہے۔ اگر اس طرح کی قدرت نہیں رکھنے والا پیر کے نچلے حصہ کے بل کھڑا ہے یا گھٹنہ کے بل کھڑا ہے تو ان کے پیر کے پچھلے حصہ کے لحاظ سے آگے اور پیچھے کا شمار کیا جائے گا۔ پیر نہ ہونے کی وجہ لکڑی ٹیک کر کھڑا رہنے والے کی لکڑی کے لحاظ سے شمار ہوگا۔ کعبۃ اللہ شریف

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

کے نزدیک ایک امام کے پیچھے کئی لوگ نماز پڑھتے وقت مقتدی امام کے سامنے ہوجانے کی ممانعت نہیں۔کعبہ کے چوطرفہ مقتدی کھڑے رہ سکتے ہیں۔لیکن امام کی جانب کھڑے والے مقتدی امام سے آگے کھڑے نہ ہوں۔تینوں جانب والے مقتدی امام سے بھی زیادہ کعبہ کے قریب ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

امام سے آگے یا پیچھے ہوئے بغیر امام کی ایڑی سے ایڑی لگاتے ہوئے۔امام کے برابر کھڑا ہوکر نماز پڑھنا کسی بھی جگہ منع نہیں۔لیکن اس طرح کھڑا ہونے میں کراہت ہے۔جس سے جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔صرف ایک مرد اگر تقلید کرے تو اسے امام کے دائیں جانب تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔امام کی ایڑی کے پچھلے حصہ سے اس کے پیر کی انگلیاں آگے نہ ہوتے ہوئے تین ہاتھ سے زیادہ امام سے پیچھے ہوئے بغیر کھڑا ہونا چاہئے۔ امام کی بائیں جانب یا پیچھے کھڑا نہیں رہنا چاہئے۔ اس طرح کھڑا ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن جماعت کی فضیلت مفقود ہوگی صرف ایک عورت اگر تقلید کررہی ہے تو وہ امام کے پیچھے کھڑی ہونی چاہئے۔وہ امام کی بیوی یا محرم عورت ہو تب بھی پیچھے ہی کھڑی ہو۔دائیں جانب کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔امام اور ایک مقتدی دونوں اگر عورت ہیں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑی ہو۔ امام اور ایک مقتدی جماعت سے نماز پڑھتے وقت اگر تیسرا ایک شخص جماعت میں شریک ہونے کے لیے آیا تو اسے امام کے بائیں جانب ٹھہر کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہونا چاہئے۔دونوں مقتدی تکبیر باندھنے کے بعد ایک ساتھ پیچھے ہٹ کر امام کے پیچھے صف بنائیں۔امام بائیں جانب اگر جگہ نہیں ہے تو آنے والا شخص امام کے پیچھے ٹھہر کر تکبیر کہے۔اور امام کے

دائیں جانب ٹھہرنے والا مقتدی پیچھے ہٹ کر آنے والے نئے مقتدی کے ساتھ صف بندی کرے اگر پیچھے ہٹنے کے لیے جگہ نہیں ہے تو امام آگے بڑھ جائے اور دونوں مقتدی صف بندی کرلیں۔اس طرح بھی سہولت اگر نہیں ہے تو جیسی سہولت ہے کھڑا ہونا چاہئے۔ تیسری ایک عورت اگر اقتدا کے لیے آجائے تو وہ امام کے دائیں جانب ٹھہرنے والے مقتدی کے پیچھے کھڑی ہو۔امام کا سامنے بڑھنا یا مقتدی کا پیچھے ہٹنا قیام یا رکوع کی حالت میں ہوسکتا ہے۔رکوع وقیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں آگے یا پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔

اگر شروع میں ہی دو یا زیادہ لوگ ہیں تو وہ امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہوں۔ بڑے ہو یا چھوٹے ایک ہی صف میں ٹھہرنا چاہئے۔اگر بڑے چھوٹے اور عورت تینوں اقتدا کے لیے رہیں تو پہلی صف میں بڑے اور دوسری صف میں چھوٹے اور تیسری صف میں عورتیں اس ترتیب سے صف بندی کریں۔امام اور پہلی صف کے درمیان اور مردوں کے صفوں کے درمیان تین ہاتھ سے زیادہ دوری نہیں رہنی چاہئے۔

اگر مذکورہ آداب میں کسی ایک کی خلاف ورزی کریں تو جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

آخری صف میں اکیلے شخص کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے کسی آگے والے صف میں شامل ہونا چاہئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو آگے والی صف سے کسی کو پیچھے کھینچے۔اگر سامنے کی صف سے کسی کو پیچھے کھینچیں تو اسے پیچھے کی صف میں آنا چاہئے۔تکبیر باندھنے کے بعد سامنے سے کسی کو پیچھے کھینچنا چاہئے۔تکبیر باندھنے سے پہلے نہیں کھینچنا چاہئے۔یہ حرام ہے۔اور جس صف میں صرف دو شخص ہیں ان میں ایک کو کھینچنا بھی حرام ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

٢﴾ امام کی نقل وحرکت کو جاننا: امام کیا کر رہے ہیں اس کو اگر مقتدی نہیں جان سکا تو پھر اقتدا کیسے کر سکے گا۔ لہٰذا امام کے (ایک فرض سے دوسرے فرض میں داخل ہونے) بدلنے کی حالت کا جاننا مقتدی کے لیے شرط ہے۔ اگر نہ جانیں تو اقتدا درست نہیں ہوگی۔ چنانچہ مقتدی کا امام کو دیکھنا یا اقتدا کرنے والوں میں سے کسی کو دیکھنا یا امام کی آواز سننا ضروری۔ اگر آواز نہ سن سکے تو امام کی آواز پہنچانے والے مکبّر کی آواز سننا چاہئے۔

٣﴾ امام اور مقتدی دونوں ایک جگہ جمع ہونا: امام کی حرکتوں کو جاننے والا مقتدی امام کے پیچھے جہاں چاہے ٹھہر کر نماز پڑھے تو جماعت نہیں ہوگی۔ امام اور مقتدی اس طرح ٹھہرنا چاہئے جس سے ان کا ایک جگہ جمع ہونا شمار ہو جائے۔ باجماعت نماز مسجد میں اور مسجد کے علاوہ جگہوں میں بھی درست ہے۔ لیکن امام اور مقتدی دونوں مسجد میں ہوتے وقت کے احکام اور مسجد کے علاوہ جگہوں پر ہوتے وقت کے احکام میں تھوڑا سا فرق ہے۔ جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

امام اور مقتدی دونوں اگر مسجد کے اندر ہیں تو مقتدی امام کے پیچھے مسجد کے کسی بھی حصہ میں کتنی بھی دور ٹھہر سکتا ہے۔ ایڑی کے لحاظ سے امام سے آگے نہیں بڑھنا، اور امام کی حرکتوں کو جاننا کافی ہے۔ امام اور مقتدی کے درمیان دیوار یا کوئی پردہ ہے تو امام کے نزدیک داخل ہونے کی سہولت مسجد کے اندر رہنی کافی ہے۔ چنانچہ مسجد کے نیچے اور اوپر نماز ہو رہی ہے تو اوپر سے نیچے کی منزل کو ملانے والی سیڑھی مسجد کے اندر ہونی چاہئے۔ باہر سے سیڑھی کافی نہیں۔ امام اور مقتدی مسجد کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھیں یا دونوں میں ایک مسجد کے اندر اور دوسرا مسجد کے باہر نماز پڑھے تو امام اور مقتدی یا پیچھے کی صف اور ان کے پیچھے

کھڑے رہنے والے مقتدی کے درمیان تین سو ہاتھ سے زیادہ دوری نہیں رہنی چاہئے۔ دیوار یا کوئی دوسری چیز حجاب نہیں بنی چاہئے۔ حجاب (پردہ) اگر ہے تو امام یا صف میں کسی ایک کو دیکھنے اور ان کے پاس داخل ہونے کے لیے کھلا دروازہ ہونا چاہئے۔ مسجد کی طرح کا داخلہ یہاں کے لیے کافی نہیں۔ قبلہ سے پلٹے بغیر اور پیچھے ہٹے بغیر داخلہ ممکن ہونا چاہئے۔ اس دروازہ کے سامنے (جہاں سے امام کے قریب جا کے ملنا ممکن ہے) ایک شخص یا ایک صف رہنی چاہئے۔

امام اور مقتدی دونوں ہموار جگہ پر کھڑے رہنا بہتر ہے۔ امام کی جگہ سے اونچی جگہ پر یا نچلی سطح پر مقتدی کا کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ اگر اس طرح کھڑے رہنے میں نماز سے متعلق کچھ ضرورت ہے تو کراہت نہیں۔ نماز کے طریقے مقتدیوں کو سکھانے کے لیے امام اونچی جگہ پر ٹھہرنا۔ امام کی آواز مقتدیوں کو سنانے کے لیے مکبر اونچی جگہ پر ٹھہرنا یہ نماز کی ضروریات میں شامل ہے۔ اس طرح کی ضروریات اگر ہیں تو امام اونچی یا نیچی جگہ پر ٹھہر سکتے ہیں۔ اور یہ سنت بھی ہے۔ امام سے اونچی یا نیچی جگہ کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں ہے اس صورت میں کراہت نہیں۔ ہموار جگہ ہونے کے باوجود اونچی یا نیچی جگہ ٹھہرنا کراہت ہے۔

اقامت کہنے کے فوری بعد بیٹھنے والے نماز کے لیے کھڑے ہوں۔ اقامت ختم ہونے سے پہلے کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بالکل آہستہ ہی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اقامت کے بعد کھڑے ہو جائیں تو ان کو امام کے ساتھ تکبیر کی فضیلت مفقود ہوگی۔ اس لیے یہ لوگ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ حاصل

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہونے کے لیے۔ پہلے ہی اندازہ سے کھڑے ہوں۔ اقامت ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔

اقامت کہنا شروع ہو جائے تو جماعت میں شریک ہونے کے لیے آئے ہوئے لوگوں کو سنت نماز میں داخل ہونا کراہت ہے اگر جمعہ کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو سنت پڑھنے والے کو نماز مکمل ہونے تک امام کی دوسری رکعت کا رکوع چھوٹ جانے کا امکان ہے تو سنت نماز توڑ کر جمعہ کی جماعت میں شامل ہونا لازم ہے۔

اگر کوئی تنہا فرض نماز شروع کر لیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہاں جماعت ہو رہی ہے۔ اگر اس کی نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں ہوئی ہے تو اس فرض کو سنت میں بدل کر (سنت کی نیت کرتے ہوئے) دو رکعت مکمل ہونے کے بعد سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہونا سنت ہے۔ اگر دو سے زیادہ رکعت ختم ہونے کے بعد جماعت سے نماز ہونے کا علم ہوا تو شروع کردہ فرض نماز مکمل کر لینا چاہیے۔

۴﴿ مقتدی کا اقتدا کی نیت کرنا: امام کے ساتھ اقتدا درست ہونے کے لیے ''میں امام کی تقلید کر رہا ہوں'' کی نیت کرنا لازم ہے نماز کی نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے وقت یہ بھی نیت کرنی چاہیے۔ اقتدا کی نیت نہ کرتے ہوئے کسی کی نماز کی تابعداری کرتے رہیں اور ان کے افعال کے مطابق افعال طویل کرتے رہیں تو نماز فاسد ہوگی۔ اقتدا کا ارادہ نہ کرتے ہوئے کسی سے نماز میں موافقت ہو جائے یا ہلکی سی تابعداری ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اقتدا کی نیت میں شک کے ساتھ متابعت کریں تو بھی نماز فاسد ہوگی۔

امام کے نام کا تعین کرتے ہوئے نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک سے زائد لوگ ایک ساتھ نماز پڑھتے وقت ان میں جو امام ہے۔ ان کی تقلید کرتا ہوں کی نیت کافی

ہے۔ اس کے برخلاف نام کا تعین کرتے ہوئے امام کی تقلید کی اس کے بعد معلوم ہوا کہ امام وہ نہیں ہے تو یہ نماز فاسد ہوگی۔ کسی معینہ شخص کی تقلید کر لی اور ان کا نام فلاں ہوگا کا گمان کر لیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ان کا نام وہ نہیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

امامت کرنے والے کو ''میں امام ہوں'' کی نیت (جمعہ کے علاوہ نمازوں میں) فرض نہیں۔ صرف سنت ہے۔ اقتدا کرنے والے پیچھے ہیں کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے امام امامت کی نیت نہیں کیا تو بھی مقتدیوں کو جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ لیکن امامت کی نیت کے بغیر امام کو جماعت کی فضیلت نہیں ملے گی۔ اگر نماز کے درمیان میں ''میں امام ہوں'' کی نیت کریں تو نیت کے بعد سے جماعت کی فضیلت ملے گی۔ جمعہ کی نماز میں امام کا اپنی نیت میں ''میں امام ہوں'' کی نیت کو شامل کرنا واجب ہے اگر نیت نہیں کیا تو امام کا جمعہ درست نہیں ہوگا۔

۵﴿ امام اور مقتدی کی نماز میں صورتاً ایکسانیت ہونا: آپ جانتے ہیں کہ نماز کی مختلف صورتیں ہیں۔ سورج گہن کی نماز، جنازہ کی نماز وغیرہ فرض نمازوں سے صورتاً بدلی ہوئی ہیں۔ اس لیے ان نمازوں کے پڑھنے والے سے دوسری نمازوں کے پڑھنے والے کی آپس میں تقلید درست نہیں۔ یعنی افعال وارکان میں امام اور مقتدی کی نماز ایک جیسی ہو۔ امام اور مقتدی کی نماز صورتاً اگر ایک ہے تو تقلید کی جاسکتی ہے۔ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں تو بھی تقلید کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ادا پڑھنے والا قضا پڑھنے والے کی اور قضا پڑھنے والا ادا پڑھنے والے کی تقلید کر سکتا ہے۔ فرض پڑھنے والا سنت پڑھنے والے کی اور سنت پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی تقلید کر سکتا ہے۔ امام اور مقتدی کی نمازوں میں رکعتوں کی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تبدیلی ہے تو بھی تقلید کی جاسکتی ہے۔ اسی لیے ظہر یا عصر یا عشا پڑھنے والا مغرب یا فجر پڑھنے والے کی تقلید کرسکتا ہے۔ اس طرح تقلید کرتے وقت مقتدی مسبوق کی طرح نماز مکمل کرنا چاہئے۔ یعنی امام کی نماز کم رکعت والی ہونے کی وجہ سے وہ پہلے ختم ہوگی۔ امام کی نماز ختم ہونے کے بعد مقتدی کو اپنی باقی رکعتیں تنہا پڑھ لینا چاہئے۔ اگر فجر کی نماز پڑھنے والے کی دوسری نماز پڑھنے والا تقلید کرے تو امام جب قنوت پڑھے تو مقتدی بھی قنوت میں شریک ہونا چاہئے۔ مغرب پڑھنے والے کی تقلید ظہر یا عصر یا عشا پڑھنے والا کرے تو امام کی آخری رکعت کے قعدہ میں یعنی تیسری رکعت میں بھی بیٹھنا چاہئے۔ ایسے وقت (امام قنوت پڑھنے لگے یا تیسری رکعت میں بیٹھ جائے تو) امام سے جدا ہوجائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں اس طرح جدا ہونے سے جماعت کی فضیلت ضائع نہیں ہوگی۔ لیکن امام کی متابعت اور سلام پھیرنے تک انتظار بہتر ہے۔

کم رکعت والی نماز پڑھنے والا زیادہ رکعت والی نماز پڑھنے والے کی تقلید کرسکتا ہے۔ لہٰذا فجر پڑھنے والا مغرب یا ظہر اور عصر (جیسی چار رکعت والی نماز) پڑھنے والے کی تقلید کرسکتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی تقلید کرے تو امام جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو مقتدی سلام نہ پھیرتے ہوئے وہیں بیٹھ کر انتظار کرسکتا ہے یا امام سے جدا ہوسکتا ہے۔ دونوں جائز ہے لیکن جدا ہوئے بغیر انتظار کرنا بہتر ہے۔ اس طرح کرتے وقت مقتدی کو التحیات پڑھنا اور دعاؤں کو طویل کرنا چاہئے۔ امام اگر قاعدہ اولیٰ کو ترک کرے تو مقتدی کو جدا ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ دوسری رکعت میں قنوت پڑھنے کا موقع مقتدی کو اگر مل جائے تو پڑھنا سنت ہے۔ اگر موقع نہ ملے تو قنوت چھوڑ دینا چاہئے۔

قنوت پڑھنے کے لیے امام سے جدائی بھی اختیار کرسکتا ہے۔ جدا ہوئے بغیر اگر قنوت پڑھیں تو سجدہ اولیٰ میں امام کے ساتھ شریک ہونا چاہئے۔ ورنہ مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔

چار رکعت والی ظہر جیسی نماز پڑھنے والے کی مغرب پڑھنے والا تقلید کرسکتا ہے۔ جب امام چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے تو مقتدی ان کا انتظار نہ کرے۔ بلکہ فوراً امام سے جدا ہوکر اپنی نماز مکمل کرلے۔

۶﴾ امام سے مقتدی کی موافقت: اس سے مراد سنت افعال میں امام اور مقتدی کے درمیان مخالفت نہیں ہونی ہے۔ یعنی ایسی سنتیں جن کو امام کرے اور مقتدی چھوڑ دے یا امام چھوڑ دے اور مقتدی کرلے تو اس کی وجہ سے امام سے علانیہ مخالفت ظاہر ہوتی ہے (مثلاً پہلا التحیات سجدہ تلاوت وغیرہ) ان سنتوں کے کرنے یا چھوڑنے میں امام سے موافقت کرنا مقتدی کے لیے لازم ہے اگر موافقت نہیں کرے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔

چنانچہ امام اگر سجدہ تلاوت کرے تو مقتدی بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر امام اس سجدہ کو چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے۔ اگر ایسا نہیں کیا تو امام اور مقتدی کے درمیان علانیہ مخالفت ظاہر ہوتی ہے۔ جانتے ہوئے اور عمداً مقتدی اس طرح مخالفت کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ پہلا التحیات بھی اسی طرح ہے۔ بھول کر یا کسی اور وجہ سے امام اسکو ترک کرے تو مقتدی بھی اس فعل کو ادا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جو کام امام نہ کرے اور مقتدی کرلے تو یہ امام سے علانیہ مخالفت شمار ہوتی ہے۔ اسی طرح امام اسے ادا کرے اور مقتدی اسکو چھوڑ دے تو بھی یہی حکم ہے جس سے مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔

وہ سنتیں جن کے کرنے یا چھوڑنے سے امام کی علانیہ مخالفت نہیں ہوتی ان میں

مرکزالعلوم الشافعیہ کوکن

امام کے ساتھ موافقت ضروری نہیں۔ مثلاً دوسری رکعت کے لیے سجدہ کے بعد اٹھتے وقت قعدہ استراحت سنت ہے۔ اسکو امام کرے اور مقتدی چھوڑ دے یا اس کے برعکس تو علانیہ مخالفت میں شمار نہیں ہوتا۔ اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اگر نماز کا کوئی فرض امام سے ترک ہو جائے تو اس صورت میں مقتدی امام کی مخالفت کرتے ہوئے اس فرض کو ادا کرے یعنی امام کی موافقت نہ کرے اگر موافقت کرے گا تو مقتدی کی نماز درست نہ ہوگی۔

۷﴿ امام سے متابعت: نماز کے افعال میں امام کی تابعداری اور متابعت مقتدی کے لئے لازم ہے۔ مقتدی کوئی فعل امام کے ساتھ یا امام سے پہلے یا امام کے بہت دیر بعد نہیں کرنا چاہئے۔ امام سے متابعت کا یہی مطلب ہے۔ اس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ نماز کے ارکان دو طرح کے ہیں۔ ایک ارکان قولی یعنی زبان سے کہنے کے فرائض مثلاً تکبیر تحریمہ کہنا، فاتحہ پڑھنا وغیرہ۔ دوسرا ارکان فعلی جسم سے کرنے کے فرائض مثلاً رکوع، سجدہ وغیرہ ارکان قولی میں تکبیر تحریمہ امام مکمل کہنے کے بعد ہی مقتدی کو کہنا چاہئے۔ امام کے ساتھ یا امام سے پہلے نہیں کہنا چاہئے۔ اگر کہیں تو مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اس گمان سے مقتدی تکبیر تحریمہ کہی کہ امام کہہ چکے ہیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ امام تکبیر نہیں کہی ہے تو ایسے مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ لہذا وہ دوبارہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہونا چاہئے۔ ارکان قولی میں امام کے سلام سے پہلے مقتدی سلام نہیں پھیرنا چاہئے۔ اگر امام پہلا سلام کہنے سے پہلے مقتدی سلام پھیر لیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ مسبوق (بعد میں آ کے جماعت میں شامل ہونے والا) اگر باقی نماز ادا کرنے کے لیے امام کے سلام کہنے سے پہلے عمداً اُٹھ گیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ لیکن اگر مقتدی امام سے جدا ہونے کی نیت کرتے ہوئے سلام پھیر لیا یا کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز

فاسد نہیں ہوگی لیکن امام کے ساتھ یا پہلے ادا کرنے میں کراہت ہے۔ ارکان فعلی (جسم سے ادا کئے جانے والے ارکان) مثلاً رکوع، سجدہ وغیرہ ان میں امام مکمل داخل ہونے کے بعد اور امام اس فعل سے فارغ ہونے سے قبل مقتدی داخل ہونا چاہئے ارکان فعلی میں متابعت کی بہتر صورت یہی ہے۔ اس کے برخلاف امام کے ساتھ ادا کرنا کراہت ہے۔ جس سے جماعت کی فضیلت مفقود ہوگی۔

امام سے پہلے ان کو ادا کرنا بھی درست نہیں۔ صرف ایک رکن فعلی امام سے پہلے مقتدی کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ لیکن عمداً اس طرح کرنا حرام ہے۔ اس طرح کیا ہوا عمل دوبارہ امام کے ساتھ کرنا سنت ہے۔ اگر دو ارکان فعلی عمداً امام سے پہلے مقتدی کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ بھولنے سے یا لاعلمی سے ایسا کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن یاد آجائے یا علم ہو جائے تو لوٹ کر امام کے ساتھ ان کو دوبارہ ادا کرنا چاہئے۔ ورنہ مقتدی کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی امام سلام پھیرنے کے بعد مزید ایک رکعت مقتدی کو پڑھنی ہوگی۔

مقتدی کا امام س پیچھے رہنا ایک یا ایک سے زائد فرائض میں ہو سکتا ہے۔ امام رکوع سے اٹھنے تک مقتدی رکوع میں نہیں گیا تو یہ ایک فرض میں امام سے پیچھے ہونے کی مثال ہے۔ اس طرح امام سے ایک فرض میں پیچھے ہو جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ لیکن یہ متابعت کی بہتر صورت کے خلاف ہے۔ ایک سے زائد (دو) فرائض میں مقتدی امام سے تاخیر نہیں کرنا چاہئے۔ امام رکوع اور اعتدال ادا کرنے کے بعد سجدہ میں جانے تک مقتدی کا رکوع میں داخل نہیں ہونا دو فرائض میں امام سے پیچھے رہ جانے کی مثال ہے۔ اگر بلا عذر مقتدی اس طرح امام سے پیچھے ہو جائے تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔ اگر عذر ہو تو فاسد نہیں ہوگی۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

امام سے تاخیر کے عذرات

(ا) امام تیزی سے تلاوت کرنے والا اور مقتدی آہستہ سے تلاوت کرنے والا ہونا۔

(ب) جہری نمازوں میں امام کا اپنی فاتحہ ختم ہونے کے بعد مقتدیوں کو فاتحہ پڑھنے کے لیے تھوڑی دیر خاموش ٹھہرنا سنت ہے۔لیکن امام کا اس طرح خاموش نہ رکنا یہ بھی تاخیر کا عذر ہے۔

(ج) مقتدی فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور امام رکوع میں جانے کے بعد اس کو یاد آتا۔

(د) امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو گیا۔لیکن مقتدی فاتحہ پڑھ کر ختم کرنے سے پہلے امام کا رکوع کرنا۔یہ سب مقتدی کے لیے تاخیر کے عذرات ہیں۔اس طرح کے عذر ہونے کی وجہ سے مقتدی امام سے پیچھے رہ گیا اور مقتدی کی فاتحہ ختم ہونے سے پہلے امام رکوع کر لیا تو ایسے موقع پر مقتدی کو اپنی فاتحہ مکمل کرنا لازم ہے۔اگر فاتحہ ختم ہونے تک امام تین طویل فرضوں سے بھی آگے نہیں بڑھے تو مقتدی کو رکوع کر کے ترتیب سے باقی فرائض ادا کرنا چاہئے۔(رکوع اور دو سجدے یہ طویل تین فرائض میں شامل ہیں اعتدال، اور سجدوں کے درمیان بیٹھک قصیر فرائض ہیں) مقتدی فاتحہ ختم کئے تک امام یہ تینوں فرائض ادا کر کے آگے بڑھ گیا تو مقتدی رکوع نہ کرتے ہوئے امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔جس سے مقتدی کی ایک رکعت چھوٹ جائے گی۔امام سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اسے ادا کرنا پڑے گا۔یہ تمام مسائل ایسے مقتدی کے ہیں جس کو امام کے رکوع میں جانے سے پہلے فاتحہ پڑھنے کا وقت ملا ہے۔اور جس مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ ملے اسے مسبوق کہا جاتا ہے ان کے مسائل درج ذیل ہیں۔

مسبوق تکبیر تحریمہ کہتے ہی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔اور امام رکوع میں جانے تک فاتحہ پڑھتا رہے امام رکوع میں جاتے ہی فاتحہ کا بچا ہوا حصہ چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع کرے۔امام کے ساتھ اگر رکوع میں شامل ہو تو اس کو رکعت مل جائے گی۔توجہ (وجھت وجہی الخ) جیسی سنتیں ادا کرنا مسبوق کے لیے سنت نہیں۔لیکن اگر امام رکوع میں جانے سے پہلے توجیہہ آخر تک اور سورہ فاتحہ مکمل پڑھ لینے کا گمان ہے تو پڑھنا سنت ہے۔اس طرح کا مقتدی رکوع نہ کرے۔عمداً اور جانتے ہوئے اتنی مقدار سورہ فاتحہ نہ پڑھتے ہوئے اگر رکوع کیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔بھول کر یا لاعلمی سے نہ پڑھ کر رکوع کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن یہ رکوع شمار نہ ہوگا۔چنانچہ ایک رکعت بعد میں پڑھنی ہوگی۔سورہ فاتحہ سے (جتنی پڑھنا لازم ہے) اتنی پڑھنے کے لیے تاخیر کیا اور جب تک امام رکوع سے کھڑے ہو گئے تو وہ رکعت فوت ہو گئی۔امام سجدہ میں جانے سے پہلے اگر پڑھ کر ختم کیا تو وہ رکوع کئے بغیر امام کے ساتھ سجدہ میں جانا چاہئے۔امام سجدہ میں جانے تک بھی اگر ختم نہیں ہوا تو ایسے مقتدی کو امام سے جدائی کے سوا کوئی راستہ نہیں۔

مقتدی کو فاتحہ کی تلاوت کرنے یا نہ کرنے یا شک اگر رکوع میں ہو جائے تو سورہ فاتحہ پڑھنے کے لیے اسے قیام کی طرف نہیں لوٹنا چاہئے۔امام رکوع میں جانے کے بعد اور مقتدی قیام کی حالت میں ہے ایسے وقت اگر شک آئے تو فاتحہ پڑھ لینا چاہئے۔یہ امام سے پیچھے ہونے کے لیے جائز عذر ہے اس کے لیے تین طویل فرض تک وہ تاخیر کر سکتا ہے چنانچہ وہ ترتیب سے باقی اعمال ادا کرے۔

امام سے تعلق ٹوٹنا وغیرہ: باجماعت نماز ادا کرتے وقت مقتدی کا امام سے تعلق

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ٹوٹنے کے کچھ وجوہات ہیں جن کو بیان کیا جارہا ہے۔

۱۔ اگر امام نماز سے جدا ہو جائے تو یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ نماز میں وضو ٹوٹنے وغیرہ سے امام نماز سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح امام اگر نماز سے جدا ہو جائے تو مقتدی اور امام میں کوئی تعلق نہیں رہتا۔ وضو ٹوٹنے کا علم نہ ہونے سے وغیرہ۔ امام اگر نماز کو جاری رکھے تو یہ جاننے والا مقتدی امام سے جدا ہونا چاہئے۔ امام نماز سے پلٹ کر بیٹھ جائیں یا اٹھ کر چلے جائیں تو امام سے جدائی کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ جس مقتدی کا تعلق امام سے ٹوٹ چکا ہے وہ تنہا نماز پڑھنے والا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کی تقلید کرسکتا ہے۔ یا وہ کسی دوسرے کی وہ تقلید کرسکتا ہے۔

۳۔ مقتدی اگر خود سے تعلق توڑ لیں تو بھی اس کا تعلق امام سے ٹوٹ جائے گا۔ میں امام سے جدا ہو چکا ہوں کی نیت سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے بلا عذر امام سے جدا ہونا میں کراہت ہے۔ جماعت کی فضیلت ایسا کرنے سے چھوٹ جائے گی۔ اگر عذر کی وجہ سے جدا ہو جائیں تو یہ کراہت نہیں اور جماعت کی فضیلت بھی مفقود نہیں ہوگی۔

امام سے جدا ہونے کے عذرات

ا) امام نماز کو طویل کرنا: امام کو مقتدیوں کی رعایت کرنا چاہئے۔ مقتدیوں میں کمزور، بیمار، جلد جانے والے کام کرنے والے اور مسافر وغیرہ ہوسکتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر رکوع یا سجدے وغیرہ طویل نہیں کرنا چاہئے۔ اگر طویل کریں تو مقتدی امام سے جدائی اختیار کرکے تنہا نماز پڑھ سکتا ہے۔

ب) اہم سنتوں کا ترک کرنا: اہم سنتوں کو امام چھوڑ دیا جس کی وجہ سے مقتدی کو وہ

سنتیں ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو مقتدی امام سے جدا ہو کر ان سنتوں کو بجالاسکتا ہے۔ اہم سنتیں پہلا التحیات، قنوت، سورہ اور رکوع، سجدے وغیرہ کی تسبیحات ہیں۔ ان سنتوں کو اگر امام ترک کرے تو مقتدی ان کو نہیں بجالاسکتا۔ اگر کرنا چاہے تو پھر امام سے تاخیر کرنا پڑے گا۔ مقتدی کی تاخیر کے احکام تو پہلے بیان کرچکے۔ لہٰذا اس طرح کی سنتوں کو ادا کرنے کے لیے امام سے جدا ہوسکتا ہے۔ بعض سنتیں ایسی ہیں جن کو امام ترک کرنے کے باوجود مقتدی بلا تاخیر ادا کرسکتا ہے۔ مثلاً رفع یدین، ہاتھ باندھنا، ایک فعل سے دوسرے فعل میں جاتے وقت کی تکبیرات، قعدہ استراحہ وغیرہ اس طرح کی سنتوں کو امام چھوڑ دے۔ تو مقتدی ان کے ادا کرنے کے لیے امام سے جدا نہیں ہوسکتا بلکہ امام کی تقلید کرتے ہوئے ہی مقتدی ان سنتوں کو ادا کرسکتا ہے۔ امام سے جدائی کے لیے جو اعذار بیان کئے گئے ان عذروں کی وجہ سے جدائی اختیار کرنا جمعہ کے علاوہ نمازوں میں جائز ہے۔ جمعہ کی نماز میں اگر پہلی رکعت میں اس طرح کے وجوہات واقع ہو جائیں تب بھی امام سے جدائی اختیار نہیں کرسکتے۔

مسبوق (جماعت میں دیر سے شامل ہونے والے) کو ملحوظ رکھنے کے امور

امام رکوع کرتے وقت اس رکوع میں کوئی شامل ہوا تو اسے وہ رکعت مل جائے گی۔ لیکن اس رکعت کے ملنے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔

پہلی شرط: وہ رکوع امام کے لیے شمار ہونا۔ جس امام کا وضو ٹوٹ چکا ہے ان کی نماز چونکہ فاسد ہے ان کا رکوع بھی شمار نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے رکوع میں تقلید کے وقت امام کے بے وضو ہونے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کا علم بعد میں ہوجائے تو وہ رکعت مقتدی کو نہیں ملے گی۔امام بھول سے جس رکعت کو زیادہ کیا اس کا بھی حکم یہی ہے۔اس رکعت میں تقلید کرنے والے مقتدی کو رکعت نہیں ملے گی۔

دوسری شرط: امام رکوع سے اٹھنے سے قبل مقتدی کو رکوع میں حرکت تھمنے کی دیر بلاشبہ حاصل ہونا۔اتنی دیر اگر نہیں ملی یا اس میں شک واقع ہوا تو وہ رکعت بھی مقتدی کو نہیں ملے گی۔رکوع میں تقلید کرنے والا مقتدی پہلے تکبیر تحریمہ کہنا چاہئے۔اس کے بعد رکوع میں جاتے وقت الگ تکبیر کہے۔

امام کے اعتدال میں اگر تقلید کریں تو مقتدی کو وہ رکعت نہیں ملے گی۔لیکن اس وقت بھی امام کی متابعت کرتے ہوئے ہر عمل بجالانا، انتقلات کی تکبیرات کہنا بعد کی تسبیحات، التحیات، دعا وغیرہ امام کے ساتھ پڑھتے رہنا چاہئے۔سجدہ کی حالت میں امام کے ساتھ تقلید کرنے والا تکبیر تحریمہ کہتے ہی فوراً سجدہ میں جانا چاہئے۔سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں۔

مسبوق (بعد میں آکے تقلید کرنے والا مقتدی) اپنی باقی نماز ادا کرنے کے لیے امام سلام پھیرنے کے فوری بعد کھڑے ہونا چاہئے۔اس طرح کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا اور نہ کہنا دونوں صورتیں پیدا ہوسکتی ہے۔تنہا نماز پڑھتے وقت التحیات کے لیے بیٹھنے کے محل سے اگر کھڑے ہوجائیں تو تکبیر کہنا سنت ہے۔مثلاً چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت میں اور تین رکعت والی نماز میں دوسری رکعت میں آکے ملنے والے مقتدی کے لیے یہ تکبیر کہنے کا محل ہے کیونکہ ایسے مقتدی کو امام کے ساتھ دو رکعت کامل ملتی ہے۔لہٰذا یہ التحیات کا محل ہے۔التحیات سے اٹھتے وقت مقتدی کو تکبیر کہنا چاہئے۔

تنہا نماز پڑھتے وقت التحیات میں اگر بیٹھنے کا محل نہیں ہے تو اٹھتے وقت تکبیر کہنا سنت نہیں۔امام کی آخری رکعت میں یا چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت میں آکے ملنے والے مقتدی کی حالت یہی ہے۔ان حالتوں میں مقتدی کو امام کے پیچھے ایک رکعت یا چار رکعت والی نماز میں تین رکعت ملے گی۔یہ دونوں محل تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے التحیات کے لیے بیٹھنے کے محل نہیں ہے۔اس لیے اٹھتے وقت تکبیر کہنا ان کے لیے سنت نہیں۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کے دن زوال کے بعد پڑھی جانے والی ایک خاص نماز کا نام جمعہ کی نماز ہے۔ نہایت عظمت وفضیلت والی اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ چند مخصوص لوگوں کے سوا تمام افراد پر یہ نماز فرض ہے۔جمعہ کی نماز کن لوگوں پر فرض ہے۔اس کی شرائط کیا ہیں۔اس کے آداب کیا ہیں۔ترتیب سے بیان کیا جارہا ہے۔

پہلے جمعہ کن لوگوں پر فرض ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ایسے مسلمان عاقل، بالغ، آزاد مرد پر جمعہ کی نماز فرض ہے جو بیماری یا اس قسم کی تکلیف میں مبتلا نہ ہوں جو سفر کی حالت میں نہ ہوں۔جس کسی میں مذکورہ شرائط میں کوئی ایک شرط پائی نہ جائے تو ان پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔چنانچہ بیمار پر مسافر پر بچوں پر، دماغی توازن نہ رکھنے والوں پر (پاگلوں پر) غلاموں پر اور عورتوں پر جمعہ فرض نہیں۔ایسے بیماروں پر جمعہ واجب نہیں ہے جن کو جمعہ میں شریک ہونے سے خاص تکلیف محسوس ہوتی ہے۔بیمار کو جس طرح کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ویسی تکلیف یا اس سے زیادہ تکلیف محسوس ہونے والی بعض دوسری وجوہات کے رکھنے والوں پر بھی جمعہ فرض نہیں۔اپنے قریبی لوگ بیمار ہوجائیں تو

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ان کی تیمارداری، جنازہ کی تجہیز وغیرہ اس کی مثال ہے۔ چلنے کی طاقت نہ رکھنے والے ضعیف حضرات اور نابینا حضرات پر بھی جمعہ کی نماز فرض نہیں۔ لیکن ایسے ضعیفوں کو اگر سواری کی سہولت میسر ہے اور سواری پر بیٹھنے کی طاقت بھی ہے تو نماز جمعہ واجب ہے۔

اور نابینا حضرات کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا مددگار اگر ہے تو ان پر جمعہ کی نماز واجب ہے۔ مزدوری اور ملازمت تکلیف میں شامل نہیں ہوتا۔ کیونکہ صبح آٹھ بجے سے شام میں چار بجے تک وقت معین کر کے مزدوری یا ملازمت کرنے والا اس معینہ اوقات کے درمیان کھانا، رفع حاجت جیسی ضرورتوں سے چونکہ فارغ ہوتا ہے اسی طرح ظہر کی نماز اور جمعہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ مسافر پر جمعہ کی نماز واجب نہیں۔ ایسا مسافر جس کا سفر اسلام کی رو سے جائز ہے ان کیلیے یہ رعایت ہے۔ ناجائز سفر کرنے والوں کو جس طرح مسافر کی دوسری رعایتیں نہیں ملتی ہے اسی طرح جمعہ کی نماز کے لیے بھی چھوٹ نہیں ملے گی۔ اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر عارضی طور پر رہنے والوں پر بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہونا واجب ہے۔ سفر کے دوران راستہ میں مسافر کسی جگہ رک جائے تو جس طرح ان کے لیے قصر جائز نہیں ہوتا اسی طرح جمعہ کی نماز کے لیے بھی ان کو رعایت نہیں ملتی جمعہ میں شرکت ان پر واجب ہوگی۔ جن کے لیے قصر جائز ہے ان پر جمعہ میں شرکت واجب نہیں۔ (قصر کے مسائل پہلے بیان کر چکے ہیں)

جمعہ جن پر فرض ہے ان کا جمعہ کے دن فجر صادق طلوع ہونے کے بعد سفر شروع کرنا حرام ہے۔ لیکن منزل مقصود پر پہنچ کر یا راستہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا جن کے لیے ممکن ہے ان کے لیے سفر جائز ہے۔ جمعہ کے لیے اگر رک جائے تو سفر کے ساتھی چلے جائیں

گے جس سے تکلیف ہوگی تو جمعہ سے پہلے سفر کر سکتے ہیں۔

نابالغ بچوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں لیکن جس طرح ان کو سات سال کی عمر سے نماز کے لیے کہنا اور دس سال کے بعد نہ پڑھنے پر مارنا ان کے سرپرستوں پر لازم ہے اسی طرح جمعہ کی بھی مشق کروانا ان پر واجب ہے۔ عقل کی تمیز نہ رکھنے والے پاگلوں پر اور خود کا ہوش نہ رکھنے والوں پر جس طرح دوسری نمازیں فرض نہیں اسی طرح جمعہ کی نماز بھی فرض نہیں اور ان کے ہوش میں آنے کی طرح ان کے لیے دوسری نمازوں کی قضا نہیں ٹھیک ایسے ہی جمعہ کی قضا پڑھنا فرض نہیں۔ نشہ آور چیز کے استعمال سے عقل زائل ہو جائے تو جمعہ کی نماز ادا کرنا ممکن نہیں۔ لیکن جمعہ کی نماز ترک کرنے سے وہ گناہگار ہوں گے اور بجائے جمعہ کے ظہر قضا پڑھنا ان کے لیے واجب ہے غلاموں پر اور عورتوں پر جمعہ فرض نہیں۔

مذکورہ جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے ان میں دماغی توازن نہ رکھنے والے اگر ظہر پڑھیں تو بھی درست نہیں ہوگی۔ مابقیہ تمام لوگ ظہر پڑھیں تو درست ہوگی۔ یہ لوگ بجائے ظہر کے اگر جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو وہ بھی درست ہوگی اور وہ اس دن کی ظہر میں شمار ہوگی۔ یہ لوگ جمعہ کی جگہ پہنچنے کے بعد نماز سے پہلے واپس آسکتے ہیں۔ لیکن نماز کی جگہ پر پہنچے والے بیمار کا جمعہ کا وقت شروع ہونے کے بعد لوٹنا حرام ہے۔ البتہ نماز کے انتظار سے تکلیف محسوس کرنے والا بیمار لوٹ سکتا ہے۔

لیکن نماز شروع ہونے کے بعد لوٹنا حرام ہے۔ تکلیف اگر نا قابل برداشت ہے تو نماز کے درمیان بھی لوٹ سکتا ہے۔

چالیس آدمی جن پر جمعہ کی نماز فرض ہے وہ اگر کسی علاقہ میں متوطن (مستقل رہنے

والے) ہیں تو ان پر اس علاقہ میں جمعہ قائم کرنا فرض ہے۔ اس علاقہ میں جمعہ قائم کئے بغیر کسی دوسری جگہ وہ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں تو بھی اس علاقہ میں جمعہ قائم نہ کرنے کی وجہ سے اس علاقے کے لوگ گناہ گار ہوں گے۔ مذکورہ چالیس آدمی اگر کسی علاقہ میں نہیں ہیں تو جس قریبی علاقہ میں جہاں جمعہ کی نماز قائم ہے اس کی آخری سرحد پر ٹھہر کر ایسے وقت بلند آواز سے اذان دیں جب کہ دوسری آوازیں نہ ہوں اور ہوائیں بھی نہ چلتی ہوں۔ اس وقت اذان کی آواز جہاں پہنچتی ہے وہاں کے لوگوں کا اس جمعہ میں شریک ہونا واجب ہے۔ اگر اذان کی آواز نہیں پہنچتی تو اس علاقہ والوں پر جمعہ فرض نہیں۔ جمعہ فرض نہ ہونے کے لیے دو طرح کے عذر بیان کئے گئے ان میں ایک عذر وہ ہے جو ہمیشہ لگا رہتا ہے جیسے ضعیفی اور دوسرا عذر وہ ہے جو ٹل جاتا ہے جیسے بیماری یہ ٹلنے والا عذر رکھنے والے کو جمعہ کی نماز سے ناامید ہونے تک ظہر پڑھنے میں تاخیر کرنا سنت ہے۔ نہ ٹلنے والا عذر رکھنے والا ظہر کی نماز میں تاخیر نہ کرے۔ الغرض ضعیف لوگ اور عورتیں وقت شروع ہونے کے بعد ظہر پڑھ لینا چاہئے۔ جن پر جمعہ کی نماز فرض ہے وہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اگر ظہر کی نماز شروع کریں تو ان کی ظہر صحیح نہیں ہوگی۔

جمعہ کی شرائط

جمعہ کی نماز درست ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں: دیگر فرض نمازوں کی تمام شرائط جمعہ کے لیے بھی شرط ہیں۔ ان کے علاوہ جمعہ کے لیے کچھ خاص شرائط ہیں۔ جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

جمعہ کی شرائط پانچ ہیں: (۱) ظہر کے وقت میں واقع ہونا (۲) محلّہ کی حدود کے اندر

کسی جگہ پر واقع ہونا (۳) ایک اور صحیح جمعہ اس محلّہ میں اس سے قبل یا اس کے ساتھ واقع نہیں ہونا (۴) جماعت کے ساتھ واقع ہونا (۵) نماز سے پہلے دو خطبے دینا۔

۱﴾ ظہر کے وقت میں واقع ہونا: ظہر کی نماز کا جو وقت ہے۔ اسی وقت کے اندر جمعہ کی نماز ادا کرنا چاہئے اگر اس کے علاوہ دیگر اوقات میں جمعہ ہوگا تو وہ درست نہیں ہوگا۔ ظہر کے وقت سے پہلے یا اس کے بعد کا تھوڑا سا بھی حصہ الگ واقع ہوجائے تو جمعہ درست نہیں ہوگا کم سے کم (جہاں تک ممکن ہو اتنے) دو خطبے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت اگر نہ ہو ظہر پڑھنا چاہئے۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے درمیان اگر وقت ختم ہوجائے تو اس جمعہ کو ظہر میں تبدیل کرنا چاہئے۔ یعنی جمعہ کی ادا کی ہوئی نماز کو شامل کرتے ہوئے جملہ چار رکعت پڑھ لینا چاہئے۔ جمعہ کی نماز میں بعد آکے شامل ہونے والے (مسبوق) کی اپنی نماز کے درمیان اگر وقت ختم ہوجائے تو وہ بھی اسی طرح جمعہ کو ظہر میں بدلتے ہوئے چار رکعت مکمل کرنا چاہئے۔ جمعہ اگر چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا ممکن نہیں لیکن جمعہ کے بجائے ظہر قضا پڑھ لینا چاہئے۔ جمعہ کی نماز مکمل پڑھنے کا وقت اگر ہے تو جمعہ پڑھ لینا چاہئے۔ اگر وقت کے متعلق شک ہے تو جمعہ میں داخل نہ ہو کر ظہر پڑھنا چاہئے۔

۲﴾ محلّہ کی حدود کے اندر واقع ہونا: ایک علاقہ جو کسی نام سے مشہور ہے اس کی حدود کے اندر بسنے والوں کا جمعہ اس علاقہ میں کسی جگہ واقع ہونا چاہئے۔ اس محلّہ کی حدود کے باہر ادا کریں تو درست نہیں ہوگا۔ اسی لیے اگر کسی مسجد کے اطراف میں رہنے والے وہاں سے رہائش تبدیل کرکے دوسرے نام سے مشہور علاقہ میں آباد ہوجائیں اور اس پر پرانی مسجد میں ہی جمعہ کی نماز ادا کریں تو ان کا جمعہ صحیح نہیں ہوگا۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

۳﴾ ایک اور صحیح جمعہ اس محلّہ میں اس سے قبل یا اس کے ساتھ واقع نہیں ہونا: ایک علاقہ جو کسی نام سے مشہور ہے وہاں صرف ایک ہی جمعہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ ایک سے زائد جمعہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس محلّہ کے تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جمعہ پڑھنا دشوار ہوجائے تو ضرورت کے مطابق اور جمعہ قائم کر سکتے ہیں۔ ایک سے زائد جمعہ اس وقت قائم کیا جاسکتا ہے جبکہ جمعہ جن پر واجب ہے وہ اور جمعہ جن پر واجب نہیں (لیکن ہمیشہ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں) دونوں کا ایک جگہ جمع ہونا دشوار ہوجائے، ایسے وقت ضرورت کے مطابق ایک سے زائد جمعہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس طرح کی دشواری نہ ہوتے ہوئے کسی محلّہ میں ایک سے زائد جمعہ قائم کریں تو پہلے ادا ہونے والا جمعہ صحیح ہوگا۔ باقی جمعہ فاسد ہوں گے۔ امام کی تکبیر تحریمہ کے لحاظ سے پہلا اور بعد کا شمار کیا جائے گا۔ یعنی جو امام پہلے تکبیر تحریمہ کہے ان کا جمعہ پہلا جمعہ ہوگا اور وہ درست ہوگا بالقیہ جمعہ فاسد ہوں گے اس لیے دوبارہ ظہر کی نماز ادا کرنا ان کو لازم ہوگا۔ ایک سے زائد جمعہ جس محلّہ میں جائز نہیں وہاں اگر ایک سے زائد جمعہ ایک ہی وقت میں ادا ہوجائیں (ہر جمعہ کا امام ایک ساتھ تکبیر تحریمہ کہے) یا ایک ساتھ ادا ہونے کا شک واقع ہوجائیں تو کوئی جمعہ صحیح نہیں ہوگا۔ اس لیے دوبارہ جمعہ پڑھ لینا چاہئے۔

۴﴾ جماعت کے ساتھ واقع ہونا: جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنا واجب ہے۔ تنہا پڑھنے سے درست نہیں ہوگی جمعہ کی نماز میں صرف پہلی رکعت میں جماعت شرط ہے۔ اس لیے پہلی رکعت اگر جماعت سے ادا ہوچکی اور دوسری رکعت تنہا پڑھ لئے تب بھی درست ہوگی۔ جمعہ کی جماعت صحیح ہونے کے لیے جماعت کی شرائط کے علاوہ چالیس آدمیوں کی

جماعت ہونا بھی شرط ہے یعنی کم سے کم چالیس آدمیوں کا جمعہ میں شریک ہونا لازم ہے اور وہ چالیس کیسے ہوں ان کے بھی کچھ شرائط ہیں۔ جس محلّہ میں جمعہ قائم ہے وہاں کے متوطن (مستقل رہنے والے) آزاد، بالغ، عاقل، مسلمان، مرد ہونا لازم ہے۔ اور یہ تمام لوگ خطبہ کے فرائض کو سنے ہوں۔ اور سورہ فاتحہ غلطی کے بغیر پڑھنا جانتے بھی ہوں۔ ان چالیس آدمیوں میں ایک بھی شخص اگر خطبہ نہیں سنا یا فاتحہ صحیح پڑھنا نہیں جانتا تو وہ جمعہ صحیح نہیں ہوگا۔ غیر متوطن حضرات جن پر جمعہ میں شرکت واجب ہے وہ اور متوطن دونوں مل کر چالیس آدمی مکمل ہوجائیں تو ایسا جمعہ درست نہیں ہوگا۔ دوسری نمازوں میں مردوں کی جماعت کے لیے جو شخص امام بن سکتا ہے جمعہ میں بھی وہ امام بن سکتا ہے۔ اگر امام اس محلّہ کا متوطن نہیں ہے یا بچہ ہے تو امام کے علاوہ چالیس ایسے آدمی رہنا لازم ہے جن کا جمعہ میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

۵﴾ نماز سے پہلے دو خطبے دینا: دو خطبوں سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھیں تو نماز درست نہیں ہوگی۔ جمعہ کے خطبہ کے لیے کچھ شرائط و فرائض و سنتیں ہیں جن کو بیان کیا جاتا ہے۔

خطبہ کے ارکان یا فرائض: (۱) اللہ عزوجل کی حمد بیان کرنا (۲) حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا (۳) تقویٰ کی وصیت کرنا (۴) کسی ایک آیت کی تلاوت کرنا (۵) ایمان والوں کے لیے دعا کرنا۔ ہر ایک کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱﴾ اللہ عزوجل کی حمد بیان کرنا: الحمد للہ کہتے ہوئے یا اس طرح کے کلمات کہتے ہوئے خطیب کو حمد کرنا چاہئے دونوں خطبوں میں حمد کرنا فرض ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

۲﴾ درود شریف پڑھنا: ایسے جملے استعمال کرتے ہوئے درود شریف پڑھنا چاہیے جس میں سرکار دو عالم ﷺ کا نام مبارک اور درود کے الفاظ شامل ہوں۔ مثلاً صلی اللہ علی محمد درود شریف پڑھنا دونوں خطبوں میں فرض ہے۔

۳﴾ تقویٰ کی وصیت کرنا: ایسے جملے استعمال کرتے ہوئے تقویٰ کی وصیت کریں جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا گناہوں سے بچنے کی ہدایت ونصیحت ہو۔ مثلاً اوصیکم بتقوی اللہ کہنا، تقویٰ کی وصیت بھی دونوں خطبوں میں فرض ہے۔

۴﴾ کسی ایک آیت کی تلاوت کرنا: کسی ایک خطبہ میں ایک آیت پاک کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ لیکن خطبہ اولیٰ میں پڑھنا خاص سنت ہے۔

نیکوکاروں کو جزا کی خوشخبری، بدکاروں کو سزا سے ڈرانا، کوئی اچھی نصیحت، دینی احکام جیسے مفاہیم رکھنے والی آیت تلاوت کرنا لازم ہے۔

۵﴾ دعا کرنا: ایمان والوں کی اخروی بھلائی کو شامل کرتے ہوئے دعا کرنا لازم ہے۔ صرف دنیوی بھلائی کی دعا کرنا کافی نہیں دعا خطبہ ثانیہ میں کرنا چاہیے۔

خطبہ کی شرائط

(۱) ظہر کے وقت کے اندر واقع ہونا: ہم جان چکے ہیں کہ زوال شمس (سورج بیچ آسمان سے ڈھلنے) کے بعد ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد خطبہ میں داخل ہونا چاہیے ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے خطبہ اگر دیں تو وہ صحیح نہیں ہوگا۔ خطبہ اگر صحیح نہیں ہوا تو جمعہ بھی صحیح نہیں ہوگا۔

۲﴾ طہارت: خطیب حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک رہنا چاہیے یعنی بے

وضو حالت میں یا غسل واجب ہونے کے بعد غسل کیے بغیر خطبہ دیں تو خطبہ صحیح نہیں ہوگا۔

۳﴾ خطیب کا جسم، لباس، اور خطبہ کی جگہ نجاست سے پاک رہنا: جس طرح نماز میں نجاست سے پاکی شرط ہے اسی طرح خطبہ میں بھی خطیب کے لیے نجاست سے پاکی شرط ہے۔ جسم اور لباس کے علاوہ جس جگہ خطبہ دیا جائے وہ جگہ بھی پاک ہو۔

۴﴾ ستر ڈھانکنا: جس طرح نماز میں ستر ڈھانکنا شرط ہے۔ اسی طرح خطبہ میں بھی ستر ڈھانکنا شرط ہے۔ کھڑے رہنے کی طاقت رکھنے والے کو بیٹھ کر خطبہ نہیں دینا چاہیے اگر کھڑے رہنے کی طاقت نہیں ہے تو بیٹھ کر خطبہ دیا جاسکتا ہے۔ ایسے وقت کھڑے رہنے کی طاقت رکھنے والے کو بدلنا بہتر ہے۔

۵﴾ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا: خطبہ اولیٰ ختم ہونے کے بعد بیٹھنا شرط ہے۔ حرکت تھمنے کی دیر دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا لازم ہے۔ اس بیٹھک میں خطیب سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد الخ) پڑھنا سنت ہے۔

۶﴾ عربی زبان میں خطبہ دینا: عربی کے سوا دوسری زبانوں میں خطبہ دیں تو وہ خطبہ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ خطبہ کے فرائض عربی زبان میں کہنا، جاننے والا اگر وہاں موجود ہے تو عربی میں ہی خطبہ دینا لازم ہے۔ اگر جاننے والا نہیں ہے تو سیکھنا چاہیے۔ سیکھنے کی سہولت ہونے کے باوجود کوئی بھی نہ سیکھے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور جمعہ کی نماز پڑھنا ان کے لیے ممکن نہیں لہٰذا وہ ظہر کی نماز پڑھیں۔ عربی میں دیے جانے والے خطبہ کا معنی خطیب اور اہل مجلس جاننا ضروری نہیں۔

۷﴾ چالیس آدمی کو خطبہ سننا: جمعہ میں شمار کیے جانے والے چالیس آدمی کو خطیب

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اپنی آواز بلند کرتے ہوئے خطبہ سنانا اور سننا چاہئے خطبہ کے تمام فرائض چالیس آدمی کا سننا لازم ہے۔ خطیب کے ساتھ چالیس آدمی کا سننا کافی ہے۔ اس جمعہ میں شمار کئے جانے والے چالیس آدمی اگر خطبہ نہ سنیں تو خطبہ صحیح نہیں ہوگا۔

۸﴾ موالات: خطبہ کے فرائض کے درمیان، دونوں خطبوں کے درمیان، آخری خطبہ اور نماز کے درمیان موالات شرط ہے یعنی ایک فرض کے بعد دوسرے فرض میں داخل ہونے سے پہلے اس فرض سے غیر متعلق کچھ گفتگو کرنا یا کوئی دوسری زبان میں کچھ بیان کرنا یا خاموش ٹھہرنا نہیں چاہئے۔ اس طرح کے عمل سے اگر طویل وقفہ آجائے تو موالات نہیں رہے گی مختصر دو رکعت نماز پڑھنے کی دیر درمیان میں آجائے تو یہ طویل وقفہ کہلائے گا۔ اس طرح کا طویل وقفہ خطبہ کے درمیان آجائے تو خطبہ صحیح نہیں ہوگا۔

۹﴾ ذکوریت (خطیب کا مرد ہونا:) عورت خطبہ اگر دے تو خطبہ درست نہیں ہوگا۔ خطبہ مرد ہی دینا چاہئے۔

مندرجہ بالا فرائض وشرائط جمعہ کے خطبہ کے ہیں۔ عیدین وغیرہ کے خطبہ کے لیے بھی یہی فرائض ہیں۔ خطیب کا مرد ہونا، اہل محفل کو سنانا، عربی میں ہونا جمعہ کے سوا دوسرے خطبوں کی بھی شرائط میں سے ہے مابقیہ شرائط دوسرے خطبوں کے لیے نہیں ہیں۔

خطبہ کی سنتیں

خطبہ ممبر پر ٹھہر کر دینا سنت ہے۔ ممبر اگر نہیں ہے تو اونچی جگہ پر ٹھہر کر دینا سنت ہے۔ خطیب کا خطبہ کے لیے آتے وقت پہلی صف میں بیٹھنے والوں کو سلام کہنا جو لوگ ممبر کے قریب بیٹھے ہیں ان کو دوبارہ سلام کہنا اور ممبر پر چڑھنے کے بعد اہل محفل کی طرف متوجہ

ہوتے وقت تیسرا سلام کہنا سنت ہے۔ اس کے بعد بیٹھنا چاہئے۔ خطیب بیٹھنے کے بعد ایک شخص اذان دے۔ اذان اور بعد کی دعا کے فوری بعد خطبہ شروع کرنا چاہئے۔ خطبہ فصیح زبان میں دیں بالکل مختصر یا طویل نہیں بلکہ اوسط خطبہ دینا سنت ہے۔ بائیں ہاتھ میں تلوار یا عصا وغیرہ پکڑنا اور دایاں ہاتھ ممبر کے کنارے پر رکھنا چاہئے۔ خطبہ اولیٰ کے آخر میں سورہ قاف مکمل پڑھنا یا اس سورہ سے کچھ آیتیں پڑھنا یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا شدیدا الخ والی آیت پڑھنا سنت ہے۔

خطبہ ثانیہ ختم ہونے کے بعد فوراً اقامت کہنا چاہئے۔ اقامت ختم ہونے تک خطیب کا محراب میں پہنچنا سنت ہے۔

جمعہ کی سنتیں

غسل کرنا: جمعہ میں شریک ہونے کا ارادہ رکھنے والا غسل کرے۔ جمعہ کے دن فجر صادق سے یہ غسل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جمعہ کی نماز کو جانے کے عین قبل یہ غسل بہتر ہے۔ پانی کے استعمال سے دشواری ہونے کی وجہ سے غسل نہ کر سکیں تو بجائے غسل کے تیمّم کرنا سنت ہے ”جمعہ کے غسل کے بجائے تیمم کر رہا ہوں“ کی نیت کرتے ہوئے تیمم کرنا چاہئے (۱) جمعہ کے غسل کے علاوہ مسنون غسل اور بھی ہیں (۲) عید کے دن غسل سنت ہے، جو عیدین کی رات آدھی ہونے کے بعد سے سنت ہے (۳) سورج گہن یا چاند گہن واقع ہوجائے تو غسل سنت ہے، گہن شروع ہوتے ہی اس غسل کا وقت شروع ہوتا ہے (۴) بارش کے لئے خاص نماز ادا کرنے کے لیے جاتے وقت غسل سنت ہے (۵) جنازہ کو غسل دینے والوں پر غسل دینے کے بعد غسل سنت ہے (۶) پاگل یا بیہوش وغیرہ ہوش میں

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

آنے کے بعد غسل سنت ہے۔(۷) غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کے بعد غسل سنت ہے، غیر مسلم سے اگر حدث اکبر واقع ہوجائے تو غسل ان پر واجب ہے(۸) مسجد میں اعتکاف کے لیے جانے سے پہلے(۹) مکہ معظمہ اور(۱۰) مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے پہلے(۱۱) عمر کے لحاظ سے (پندرہ سال مکمل ہونے سے) بالغ ہونے کے بعد، رمضان کی ہر رات میں، پچھنہ لگانے کے بعد غسل سنت ہے ان کے علاوہ حج اور عمرہ کے درمیان بھی مختلف مواقع پر غسل سنت ہے۔ان تمام مسنونہ غسل میں افضل غسل جمعہ کا غسل ہے۔

مزین ہونا: جمعہ کو جانے والے مرد کو مزین ہوکر جانا سنت ہے۔مزین ہونے کے جو طریقے اسلام میں جائز ہے انہیں کرتے ہوئے مزین ہونا چاہئے۔مثلاً بہتر لباس پہننا :جمعہ کے لیے بہتر لباس پہننا سنت ہے۔سفید لباس زیادہ بہتر ہے۔برخلاف جمعہ کے عیدین میں سفید لباس سے بہتر قیمتی لباس ہے۔ریشم چونکہ مرد کے لیے حرام ہے نہیں پہننا چاہئے۔اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو عید کا لحاظ کرتے ہوئے قیمتی لباس کو ترجیح دینا چاہئے۔سلوائی سے پہلے رنگا ہوا لباس سفید کے بعد کا درجہ رکھتا ہے۔جمعہ میں عمامہ باندھنا خاص سنت ہے۔خطیب کا زیادہ مزین ہوکر اور شان سے آنا سنت ہے۔

خوشبو استعمال کرنا: جمعہ کو جانے والے مرد کو عطر جیسی خوشبو استعمال کرنا سنت ہے۔ لیکن روزہ دار کے لیے یہ سنت نہیں۔ بلکہ مکروہ ہے۔حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھنے کے بعد خوشبو استعمال کرنا حرام ہے۔

ناخن کترنا: ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کے ناخن کترنا سنت ہے صرف ایک ہاتھ یا صرف ایک پیر کے ناخن نکالنا مکروہ ہے۔دونوں کے نکالنا چاہئے۔ناخن نکالنے کے کچھ

طریقے ہیں۔ہاتھوں کے ناخن نکالتے وقت پہلے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کا اس کے بعد بیچ کی انگلی اس کے بعد اس سے لگی ہوئی انگلی اس کے بعد چھوٹی انگلی اس کے بعد انگوٹھے کا ناخن نکالنا۔اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرنا اس کے بعد ترتیب سے انگوٹھے تک کی انگلیوں کا ناخن نکالنا چاہئے۔اور پیر کی انگلیوں میں دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرنا اور ترتیب سے انگوٹھے تک نکالنے چاہئے اس کے بعد بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع کرنا اور ترتیب سے چھوٹی انگلی تک کے ناخن نکالنا سنت ہے۔ناخن جمعرات کو دن کے وقت یا جمعہ کے دن صبح نکالنا سنت ہے۔ناخن نکالنے کے بعد انگلیوں کے سرے دھونا بھی سنت ہے۔دھونے سے پہلے جسم کھجلائے تو اس سے کچھ مرض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

بال نکلنا: جسم کے بعض حصوں کے بال نکالنا جمعہ کے دن سنت ہے۔بغل کے بال اور زیر ناف کے بال منڈانا چاہئے عام طور پر بڑھ جانے سے پہلے نہیں نکالنا چاہئے۔ چالیس دن سے زیادہ منڈائے بغیر نہیں چھوڑنا چاہئے۔اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔مونچھ ہونٹوں کی لالی ظاہر ہونے تک کترنا چاہئے۔مونچھ بالکل منڈانا مکروہ ہے۔سر کے بال بڑھ جانے سے جن کو تکلیف محسوس ہوتی ہے وہ اور وہ جو لوگ بال بڑھ جانے کے بعد تیل وغیرہ ڈال کر بالوں کی نگہداشت برابر نہیں کرسکتے ان کا بال منڈوانا سنت ہے۔اس طرح نہ ہوں تو بھی بالوں کو منڈوانا مباح ہے۔یعنی منڈھانا اور بڑھانا دونوں برابر ہے۔لیکن اگر بڑھائیں تو کان کے لو سے لٹکے ہوئے بالوں کو کتر دینا چاہئے۔سر کے بعض بال بڑے اور بعض کو چھوٹے کرتے ہوئے انگریزی بال رکھنا کراہت ہے۔جسم سے جدا کئے ہوئے بال اور ناخن کو زمین میں گاڑ دینا چاہئے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

بدبودار چیزوں کو جسم سے دور کرنا: جسم کے کسی بھی حصہ سے اگر بدبو آرہی ہے تو اسے دور کرنا چاہئے۔ بغل کے بال بڑھ جانے سے اگر بدبو آرہی ہے تو دوا استعمال کرتے ہوئے بدبو دور کرنا چاہئے۔ یہ تمام سنتیں صرف جمعہ ہی کے لیے مخصوص نہیں بلکہ جہاں بھی لوگ جمع ہوتے ہوں وہاں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اور جمعہ کے لیے خاص سنت موکدہ ہیں

نماز جنازہ

جب کوئی شخص نزع وسکرات کی حالت میں ہو تو حاضرین میں سے کوئی کلمۂ طیبہ کی تفہیم کرے کلمہ پڑھنے کے لیے نہ کہے اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا رہے۔ جب وہ انتقال کر جائے تو زندوں پر چار حق ہیں (۱) غسل دینا (۲) کفن پہنانا (۳) نماز پڑھنا (۴) دفن کرنا۔ فرض کفایہ ہے مگر شہید کو غسل دینا اور اور نماز پڑھانا حرام ہے اسی خون کے کپڑوں سے تکفین کر کے دفن کردیں۔ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مرے ہوئے پیدا ہوں اور کوئی زندگی کی علامت ہلنا یا رونا نہ پایا جائے تو اس کو غسل اور کفن دے کر دفن کردیں اگر علامت پائی جائے تو چاروں فرائض واجب ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد میت کو نہلا دھلا کر کفن پہنائیں کسی میدان یا مسجد میں میت کو آگے قبلہ کی طرف رکھیں امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور اگر میت عورت کی ہو تو ناف کے مقابل میں کھڑا رہے۔ مقتدی کم سے کم تین صفوں میں کھڑے ہوں۔ یا پھر پانچ، سات، نو غرض صفیں طاق عدد میں ہوں۔ اور امامت کے لئے میت کا وارث یا ولی افضل ہے اس کی اجازت سے دوسرا نماز پڑھا سکتا ہے۔ فرض عین کے بعد نماز جنازہ پڑھیں البتہ اگر میت کے متغیر ہونے کا خوف ہو تو فرضِ عین سے پہلے خواہ نماز جمعہ کیوں نہ ہو نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ کہ نماز

جنازہ پہلے پڑھنے سے فرضِ عین کا وقت نکل جائے۔ نماز جنازہ کے سات ارکان ہیں۔ (۱) نیت (۲) قیام (۳) کھڑے رہنا (۴) چار تکبیریں کہنا۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا (۵) دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا درود ابراہیمی افضل ہے (۶) تیسری تکبیر کے بعد دعا کرنا (۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نیت: اُصَلِّیْ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ عَلٰی هٰذِهِ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی غائب میت پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّیْ عَلٰی فُلَانَ بِنْ فُلَانَ الْمَیِّتِ الْغَائِبِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی۔ فلاں کی جگہ میت کا نام لیں۔ اگر میت کے نام سے واقف نہ ہوں تو اس طرح نیت کرے اُصَلِّیْ عَلٰی مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ الْاِمَامُ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی کافی ہے۔ اگر اتفاقاً چند جنازے جمع ہوجائیں تو سب پر ایک نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ان جنازوں کے ورثا اولیاء راضی ہوں۔ مگر علیحدہ علیحدہ پڑھنا افضل ہے خواہ جنازے مرد ہوں یا عورت اگر دو جنازے ہوں تو اس طرح نیت کریں: اُصَلِّیْ عَلٰی هٰذَیْنِ الْمَیِّتَیْنِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی۔ اگر تین یا زیادہ جنازے ہو تو یہ نیت کریں۔ اُصَلِّیْ عَلٰی هٰذِهِ الْاَمْوَاتِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی۔ یعنی نیت اور دعا میں بھی تثنیہ وجمع کی ضمیریں استعمال کریں۔

امام ہو تو اِمَاماً اور مقتدی ہو تو مُقْتَدِیاً کہے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور تکبیر اللہ اکبر کہو۔ پھر آہستہ سورہ فاتحہ پڑھو پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر باندھ لو اور درود ابراہیمی پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور یہ دعا پڑھو۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا.

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

پھر چوتھی تکبیر کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لواور یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (اَجْرَهَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (بَعْدَهَا) وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ (وَلَهَا)

نوٹ: اگر جنازہ عورت یا لڑکی کا ہوتو قوسین کے الفاظ ادا کیے جائیں۔ مثلاً اَجْرَهٗ کی بجائے (اَجْرَهَا) کہے۔

پھر دونوں جانب سلام پھیردو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ . اور نابالغ بچوں کے لیے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا سے عَلَی الْاِیْمَانِ تک پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ (اجْعَلْهَا) فَرَطاً لِاَبَوَیْهِ (لِاَبَوَیْهَا) وَسَلَفًا وَّذُخْراً وَّ عِظَةً وَّاعْتِبَاراً وَّ ثَقِّلْ بِهٖ (بِهَا) مَوَازِیْنَهُمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ (بَعْدَهَا) وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ (اَجْرَهَا) اگر مسبوق کی تکبیریں فوت ہوں تو امام کے سلام کے بعد ادا کرنا چاہئے اور دفن کے بعد تین دن تک قبر پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

جب جنازہ لے چلے تو آگے چلنا اور جلد لے جانا افضل ہے اور جنازہ کے ساتھ خاموش چلنا چاہئے۔ دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے۔ مگر بعض اوقات میت کے ساتھ لوگ دنیوی تذکرہ کرتے رہتے ہیں اس لیے تسبیحات کا پڑھنا بہتر ہے۔ یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا۔ ورنہ اب میت کے شعار میں داخل ہے (المبسوط)

میت کو قبر کے پائین رکھیں اور سر سے میت کو اتاریں اور بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہے اور کفن کھول کر چہرہ کو قبلہ کی طرف کریں۔ دونوں ہاتھوں سے مٹی تین

دفعہ ڈالیں۔ پہلی دفعہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ، دوسری دفعہ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ ، تیسری دفعہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی کہے اور قبر پر ہری ڈالی یا پھول ڈالنا سنت ہے۔ جب تک یہ تازہ رہے اس کی تسبیح کا ثواب میت کو پہنچتا ہے پھول یا ڈالی تازہ رہنے تک اس میں سے کچھ لینا حرام ہے۔ پھر صاف پانی قبر پر چھڑکنا سنت ہے اور کوئی ایک شخص زبانی یا کتاب دیکھ کر میت کو تلقین کرے جو مسنون ہے شہید کو تلقین نہیں دی جاتی۔ کلماتِ تلقین کو تین مرتبہ دہرانا مسنون ہے۔ دفن کے بعد قبر کے پاس کچھ لوگ ٹھہریں اور اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعا کریں کہ اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے۔

☆☆☆

شافعی حضرات کے لیے ایک لاجواب تحفہ
خلاصۂ فقہ شافعی
آپ اس کا ضرور مطالعہ کریں
انشاءاللہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا
☆
لڑکے اور لڑکیوں کے لیے یکساں مفید
دینی معلومات کا خزانہ
احکام شافعی (اول ،دوم)

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن